lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

اچانک

از قلم عظمیٰ ضیاء

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

انتباہ!

اس کہانی کی کسی کی بھی ذاتی زندگی سے مطابقت نہیں۔۔اگر ہو گی تو محض اتفاقی ہو گی۔

Ig@aestheticnovels.online

ازقلم عظمیٰ ضیاء

اہم اعلان!

اس ناول کے تمام جملہ حقوق مصنفہ کے پاس محفوظ ہیں۔

کاپی کرنے والے کے خلاف قانونی کاروائی کی جائے گی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE

Ig@aestheticnovels.online

-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

باب نمبر1

پچھلے چوبیس گھنٹے سے اس کا کچھ پتہ نہ تھا۔بلال شیخ اسے ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک چکے تھے۔"میری سمجھ سے باہر ہے کہ آخر کہاں جاسکتی ہے یہ لڑکی؟" وہ انتہائی غصے میں دانتوں کو کچکچاتے ہوئے بولے۔

"ہو سکتا ہے رابعہ کی طرف گئی ہو۔۔" وہ خاصی گھبرائی ہوئی تھیں کہ شدید سردی کے باوجود ان کے خوف کے مارے سدرہ کے ماتھے پر سے پسینہ بہنا شروع ہو گیا۔

"عروہ کی ماں تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں بے وقوف ہوں؟فضول میں بول رہا ہوں؟کیا میں نے ہر جگہ پتہ نہیں کیا ہو گا؟ہر ایک سے پوچھ چکا ہوں ۔۔لیکن نہیں۔۔۔کچھ پتہ ہی نہیں تمہاری لاڈلی کا۔۔۔"

"م۔مم۔۔مجھے کل رابعہ کی طرف جانے کا ہی بتا کر گئی تھی۔۔" وہ ذرا رک رک کر بولی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"رابعہ۔۔رابعہ۔۔رابعہ۔۔تم نے آخر جانے ہی کیوں دیا اسے؟" سدرہ کی بات سن کر وہ خوب جنجھلا کر بولے۔

"میں دو دن کے لیئے لطیف آباد کیا گیا تم نے اسے۔۔۔"

"وہ کہہ رہی تھی کہ رابعہ۔۔۔" وہ کوئی بہانا سوچنے لگیں۔جبکہ وہ اچھے سے جانتی تھیں کہ عروہ رات کے دس بجے ہی گھر سے غائب تھی۔

" بس کر دو تم سدرہ۔۔۔اور کتنا چھپاؤ گی مجھ سے اپنی بیٹی کے کارنامے؟" وہ خونخوار نظروں سے اسے دیکھ کر بولے۔

Ig@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

" رابعہ پچھلے دو دنوں سے کراچی میں ہے۔ ابھی اس کے بھائی سے پوچھ کر آیا ہوں۔ تو کیا وہ رابعہ کے بھوت کے پاس گئی ہے؟؟"

"آپ پریشان نہیں ہوں۔۔ میں کچھ کرتی ہوں۔۔" سدرہ نے فون اٹھایا اور کسی کو کال ملانا چاہی مگر بلال شیخ نے فون ان کے ہاتھ سے کھینچ کر پٹخ دیا تو وہ ہکا بکا رہ گئی مگر ان کے سامنے بولنے کی مزید جسارت نہ کر سکی۔

"اب جو بھی کروں گا۔۔ میں کروں گا۔۔ بہت برداشت کر لیا۔ تم ماں بیٹی کا ڈرامہ۔۔ لڑکے والوں کو کل شادی کی تاریخ دینی ہے اور آج تمہاری بیٹی ہی غائب ہے۔۔ اسی دن کے لیئے ہی میں اسکی پڑھائی کے خلاف تھا۔۔ اسی دن کے لیئے۔۔۔" ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ خود کو ہی پیٹ ڈالیں۔

انکے غصے کے پیشِ نظر سدرہ نے انکی نظروں سے اوجھل ہونا ہی مناسب سمجھا۔ جبکہ وہ غصہ کے مارے اپنا سر پیٹ رہے تھے۔

ایسا نہیں تھا کہ وہ عروہ سے محبت نہیں کرتے تھے۔ وہ بس لڑکیوں کی آزادی کے خلاف تھے۔ عروہ نے جذباتی ہتھ کنڈے استعمال کر کے انٹر پاس کیا۔ اس سب میں ہمیشہ سے ہی اسکی ماں سدرہ اسکی ڈھال بن جاتی تھی۔ لیکن اب بلال شیخ اسکے مزید آگے پڑھنے کے خلاف تھے تبھی انہوں نے اس سب سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیئے اسکی شادی کا سوچا۔

☆☆☆☆☆☆

دوسری طرف فاروق خان کا بھی یہی حال تھا۔ پچھلے چوبیس گھنٹوں سے ان کا بیٹا بھی غائب تھا۔ بھلے ہی وہ مشہور ماڈل اور ایکٹر تھا لیکن پھر بھی وہ اسے لے کر پریشان تھے کہ آخر وہ کہاں چلا گیا؟ اسکے فیس بک، انسٹاگرام اور دیگر سوشل میڈیا پر اس سے متعلق کوئی نئی اپڈیٹ جب انہیں نظر نہ آئی۔ وہ سمجھ چکے تھے کہ وہ ایک اور پراجیکٹ سائن کر چکا ہے اور اسکی شوٹنگ میں ہی مصروف ہو گا۔ انہوں نے اسکے مینجر تیمور جو اسکا دوست بھی تھا، کو بھی کال ملائی لیکن اسکی طرف سے فون بزی کر دیا گیا۔ جس پہ ان کا خون مزید کھولنے لگا تھا۔

"میں شروع دن سے ہی اسکے اس پروفیشن کے خلاف ہوں۔۔ پورے محلے میں بدنام کروا کر رکھ دیا ہے تمہارے اس لڑکے نے۔۔ اور اب اسکا کچھ پتہ نہیں۔۔" اب کہ عالیہ کی سختی آئی لیکن وہ اور کسی سے ڈر جائیں۔ ناممکن۔۔

"دیکھیں فاروق۔۔ وہ بچہ تھوڑی نہ ہے۔۔ کراچی میں ہو گا۔۔ آجائے گا۔۔ اور یہ جو آپ کہہ رہے ہیں پورے محلے میں بدنام۔۔ تو یہ تو غلط بات ہے فاروق۔۔ دیکھیں کتنا ہینڈسم ہے ہمارا لڑکا۔۔"

AESTHETICNOVELS.ONLINE -Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

وہ اسکی لاؤنج میں لگی خوبصورت تصویر کی طرف انگلی کا اشارہ کرتے ہوئے بولیں۔

"یہی وجہ ہے۔۔یہی وجہ ہے۔۔ کہ عادل میرے کنٹرول میں نہیں رہا۔۔جب اسکی ماں ہے اسے شے دینے پہ تلی ہے تو باپ بیچارا کیا کرے؟ میں بتا رہا ہوں تمہیں عالیہ۔۔مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا۔۔"

"اففف۔۔۔اللہ۔۔فاروق میاں۔۔کیا ہو گیا ہے آپکو؟؟ دودھ پیتا بچہ تو ہے نہیں عادل۔۔ آجائے گا۔۔"

اسکے انداز میں بے پرواہی دیکھ کر انہوں نے بھنویں سکیڑ کر اسے دیکھا۔

""کچھ چھپا رہی ہو مجھ سے؟ تمہیں بتا کر گیا ہے وہ؟؟ کیا کوئی اور فلم سائن کر لی ہے اس نے؟؟؟" انہوں نے جوں ہی اپنا خدشہ بیان کیا تو عالیہ کے چہرے پہ نیم مسکراہٹ ابھری۔

"تم دونوں ماں بیٹا۔۔عجیب مراسیوں والے کام ہیں۔۔"

"مراسی سے ہی تو شادی کی ہے آپ نے۔۔" وہ کھلکھلا کر ہنسی تو انہیں اور غصہ آیا۔

"بکواس بند کرو تم۔۔ میں بتا رہا ہوں تمہیں۔۔اب وہ مجھے ایک بھی اور ایڈ، ڈرامے یا فلم میں نظر آیا تو اچھا نہیں ہو گا۔۔ سن رہی ہو۔۔ فون لگاؤ اسے ابھی کے ابھی۔کیونکہ میرا فون تو وہ اٹھانے سے رہا۔۔"

AESTHETICNOVELS.ONLINE

وہ اسے بار بار فون ملا کر عاجز آچکے تھے تبھی انہوں نے اسکی ماں کو اسے فون کرنے کا کہا۔

-Explore, Dream and Read

ابھی دونوں آپس میں الجھ ہی رہے تھے کہ ان کے فون پہ مسلسل بیل ہونے لگی۔انہیں لگا شاید تیمور نے انہیں واپس کال کی ہے لیکن ایسا نہیں تھا۔موبائل اسکرین پہ " بلال بھائی " ڈسپلے ہو رہا تھا، تبھی فاروق صاحب نے پہلی ہی فرصت میں کال اٹھائی۔

"جی بلال بھائی؟ کیسے ہیں؟"

دوسری طرف سے گہری خاموشی تھی۔ایک فاروق صاحب ہی تھے جو بلال شیخ کے قریبی دوست اور محلے دار تھے جن سے انکی ہمیشہ بنتی تھی ورنہ پورا محلہ انکے غصے کی وجہ سے ان سے دور ہی رہتا تھا۔

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"بلال بھائی! پریشان نہیں ہوں۔۔ آپ نے صبح پیسوں کی بات کی تھی، وہ آپ کو شام تک مل جائیں گے۔۔ آپ بے فکر ہو کر عروہ بیٹی کی شادی کی تیاریاں کریں۔۔"

"فاروق بھائی۔۔ وہ عروہ۔۔۔ عروہ۔۔۔" ان کے منہ سے آواز ہی نہیں نکل رہی تھی۔ وہ کیسے انہیں یہ سب بتاتے جو ہو چکا تھا۔

"کیا ہوا عروہ کو؟ وہ ٹھیک تو ہے؟؟؟" فاروق صاحب کے الفاظ سن کر عالیہ کے بھی کان کھڑے ہو گئے۔ اس نے آنکھوں کے اشارے سے فاروق صاحب سے دریافت کرنا چاہا کہ آخر ایسا کیا ہوا؟

انہوں نے فوراً کال کو اسپیکر پہ ڈالا۔

"عروہ کو بھلا کیا ہو گا؟ ہمارے سر پہ خاک ڈال کر وہ کہیں چلی گئی ہے۔۔" انکے لہجے میں بے کسی اور آنکھوں میں نمی تھی۔

انکی بات سن کر دونوں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ "کیا؟ کہاں جا سکتی ہے وہ؟ تم نے پتہ کیا اسکا؟"

"جی بھائی صاحب! لیکن وہ کہیں بھی نہیں ملی۔۔"

"تم پریشان نہیں ہو۔۔ میں پتہ کرتا ہوں۔۔" فاروق صاحب نے فون بند کیا اور اپنے خاص بندوں کو کال ملائی۔

"فاروق۔۔ عروہ ایسی لگتی تو نہیں کہ۔۔"

"اوہ۔۔ پلیز۔۔ عالیہ۔۔ تم اپنے بیٹے پہ فوکس کرو۔۔ اسے کال کرو۔۔ ابھی کے ابھی حیدر آباد واپس آئے۔"

انکی بات سن کر عالیہ سر پکڑ کر رہ گئی۔

☆☆☆☆☆

"سر۔۔ میں یقین سے تو نہیں کہہ سکتا مگر حیدر آباد اسٹیشن سے رات گیارہ بجے دونوں کے جانے کی پکی خبر ہے۔۔" اتنا سنتے ہی انکے دماغ کی بتیاں گُل ہو گئیں۔ ان کے کان کے ساتھ لگا فون کب نیچے گرا انہیں کچھ اندازہ ہی نہ ہوا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"تو یہ دونوں۔۔ن۔۔نن۔۔نہیں۔۔نہیں یہ نہیں ہو سکتا۔۔" وہ فوراً سے لاؤنج سے ہوتے ہوئے کچن میں آئے۔

"عالیہ۔۔عالیہ۔۔۔"

"جی۔۔" اپنے گیلے ہاتھ صافی سے خشک کرتے ہوئے وہ انکے قریب آئیں۔

"کیا ہو گیا ہے فاروق میاں۔۔میرا ابھی فون نہیں اٹھا رہا عادل۔۔البتہ میں نے آپکا پیغام اسے میسج کر دیا ہے۔۔" وہ اب ساتھ ساتھ سلاد کی پلیٹ تیار کرنے لگی۔

"ہاں جیسے بہت ہی فرصت ہو گی ناں اسے۔۔کہ تمہارا میسج پڑھ لے۔۔"

"فاروق کیا ہو گیا ہے؟ اب بس بھی کریں۔۔صبح سے مرچیں ہی چبا رہے ہیں۔۔سلاد بنا رہی ہوں۔۔کھائیے اور ٹھنڈے ہو جائیے۔۔"

کھیرے کے قتلے کاٹتے ہوئے وہ انکی طرف دیکھ کر بولی۔

"بلال بھائی کی بیٹی عروہ کو بھگا کر کراچی لے کر گیا ہے تمہارا بیٹا۔۔۔" انہوں نے ایک ہی سانس میں کہا تو عالیہ نے فوراً سے انکی طرف دیکھا۔اسکا ہاتھ چھری سے کٹتے کٹتے بچا تھا۔

"ن۔۔نن۔۔نہیں۔۔یہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔ایسا نہیں ہو سکتا۔۔" وہ سلاد کاٹنا ہی بھول چکی تھی۔

"یہی ہوا ہے عالیہ۔۔میرا خون کھول رہا ہے۔۔جی چاہ رہا ہے ابھی تمہارا بیٹا میری نظروں کے سامنے ہو تو اسے گولی سے اڑا دوں۔۔" وہ اپنا ہاتھ غصے سے دباتے ہوئے بولے۔

"مجھے نہیں لگتا فاروق کہ یہ سب سچ ہے۔۔دیکھیں عادل۔۔اور عروہ۔۔نہیں فاروق۔۔مجھے نہیں لگتا کہ۔۔۔"

"اُفف۔۔عالیہ۔۔یہ سب ہو چکا ہے۔۔اب بھی تم اس پہ پردہ ڈال رہی ہو۔۔بس کرو اب تو۔۔۔یہ تمہاری ہی ڈھیل کا نتیجہ ہے کہ یہ لڑکا زندگی کو بھی ڈرامہ سمجھ بیٹھا ہے۔۔اسے لگتا ہے کہ کسی کی لڑکی کو گھر سے بھگانا بہت نارمل ہے۔۔"

اسی اثناء میں دروازے پہ دستک ہوئی۔ملازم نے دروازہ کھول کر بلال شیخ کو ڈرائنگ روم میں بیٹھایا۔

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"فاروق۔۔میرا بیٹا مجھ سے ہر بات کرتا ہے۔۔اس نے جانے سے پہلے صرف "اچانک مووی" کے حوالے سے مجھے بتایا۔ آپ کو اس لیئے نہیں بتایا کہ آپ اسے جانے نہ دیتے اور وہ فلم کا ایڈوانس لے چکا تھا۔"

جیسے جیسے عالیہ انہیں بتا جا رہی تھی وہ اپنا سر پیٹ رہے تھے۔

"یہ اچانک مووی نہیں بلکہ اچانک بمب تھا جو اس نے ہمارے سر پہ پھوڑنا تھا۔"

"مالک۔۔۔" ملازم کامی سر جھکاتے ہوئے دونوں کے سامنے نمودار ہوا۔

"کیا ہے؟؟" اب کہ فاروق صاحب اس پہ جنجھلائے۔"بولو۔۔۔"

"وہ۔۔مالک۔۔۔بلال صاحب آئے ہیں۔۔ڈرائنگ روم میں انتظار کر رہے ہیں آپکا۔۔"

"میں کیسے نظریں ملاؤں گا اس سے۔۔" وہ دانت کچکچاتے ہوئے بولے۔

"آپ خوامخواہ اووری ایکٹ کر رہے ہیں فاروق۔۔ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔آپ۔۔"

انہوں نے اسے گھور کر دیکھا اور پھر پیر پٹختے ہوئے کچن سے نکل گئے۔

بلال شیخ ڈرائنگ روم میں ان کے آنے کا انتظار نہایت بے قراری سے کر رہے تھے۔جوں ہی فاروق صاحب ڈرائنگ روم میں داخل ہوئے وہ فوراً سے اٹھے۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

دونوں ہی ایک دوسرے سے نظریں جھکائے کھڑے تھے۔

"بلال بھائی۔میں شرمندہ ہوں۔۔عادل کی اس حرکت پہ۔۔مجھے افسوس ہے کہ اس نے آپکی بیٹی۔۔اس محلے کی عزت پہ بری نظر رکھی۔۔"

"فاروق بھائی۔۔مجھے میری بیٹی آج اور ابھی واپس چاہیئے۔۔کل اس کے دن مقرر کرنے کے لیئے لڑکے والے آرہے ہیں۔۔ابھی یہ بات ڈھکی چھپی ہے۔۔میں نہیں چاہتا کہ کسی کو پتہ چلے۔۔۔"

lg@aestheticnovels.online

"بے فکر رہیں۔۔" انہوں نے انکے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر انہیں تسلی دی۔

دونوں کی باتیں سن کر عالیہ کو خوب غصہ آرہا تھا۔ وہ ایک ہی جھٹکے سے اندر داخل ہوئی۔ وہ حسبِ معمول بناء دوپٹے کے ہی تھی کہ انہیں اس طرح دیکھ کر بلال شیخ نے اپنی نظریں جھکالیں۔

"معاف کیجیئے گا بلال بھائی! مجھے یقین ہے کہ میرا بیٹا ایسی حرکت نہیں کر سکتا۔۔ آپ کی بیٹی ہو سکتا ہے کسی اور کے ساتھ۔۔"اسکے الفاظ اسکے منہ میں ہی رہ گئے جب فاروق نے گلا پھاڑ کر اسکا نام لیا۔

"عالیہ۔۔چپ رہو۔۔۔"

"فاروق میاں! آپ بھی خوامخواہ۔۔ دیکھیں میری بات کو سمجھیئے۔۔۔عادل اور عروہ کی پرسنیلٹی ہی ڈیفرینٹ ہے۔۔ دونوں ایک دوسرے کو پسند کر ہی نہیں سکتے۔۔برائے مہربانی! آپ میرے بیٹے کو اس اسکینڈل سے دور رکھیئے۔۔ پلیز۔۔ اسکی فلمز آرہی ہیں۔۔ خوامخواہ مسئلہ ہو گا۔۔۔"

اس کی بے تکی بات سن کر فاروق صاحب کے دماغ کی نسیں پھول چکی تھیں۔ بلال صاحب نظریں جھکائے آنکھوں میں آنسو لیئے ہوئے تھے۔ بھلے ہی وہ غصہ کے تیز تھے لیکن یہاں انکا غصہ دکھانا انکے اپنے لیئے ہی غلط ثابت ہو سکتا تھا۔ انہیں رہ رہ کر خود پہ افسوس ہو رہا تھا کہ وہ عروہ جیسی بیٹی کے باپ ہیں۔

"افففف۔۔۔عالیہ۔۔ تمہیں اس لمحے بھی اسکی فلمز کی پڑی ہے۔۔۔ تم سے تو میں بعد میں بات کرتا ہوں۔۔" انہوں نے موبائل پہ کال ملا کر اپنے خاص آدمی کو ضروری ہدایات دیں۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"گاڑی تیار رکھو۔۔ ہم آرہے ہیں۔۔" انہوں نے کال بند کی اور اسی لمحے بلال شیخ کے ساتھ کراچی کے لیئے نکلے۔

"عادل۔۔پلیز۔۔فون اٹھاؤ۔۔عادل۔۔۔" انکے وہاں سے جاتے ہی عالیہ نے عادل کو کال ملائی۔

اب کہ بار بھی "نو آنسر۔۔"

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"عادل۔۔پلیز۔۔میرے بچے فون اٹھاؤ۔۔میرا دم نکل جائے گا ان سب کی باتیں سن سن کر۔۔اگر واقعی تم اور عروہ۔۔دونوں۔۔" کہتے کہتے وہ رکی تھی کیونکہ وہ ایسا تصور بھی نہیں کر سکتی تھی کہ اسکے بیٹے کا نام عروہ سے جوڑا جائے۔جو بھلے ہی پڑھی لکھی تو تھی لیکن اس میں فیشن سینس بالکل بھی نہیں تھی جبکہ اس کا بیٹا مشہور زمانہ کا ہینڈسم ماڈل اور ایکٹر تھا۔

☆☆☆☆☆☆

سدرہ نے بار بار کال ملائی لیکن رابعہ کی طرف سے کال بار بار ہی منقطع کر دی جاتی تھی۔اچانک اسے عروہ اور اسکے باپ کے مابین ایک ہفتہ پہلے ہونے والی تکرار یاد آئی۔

سر پہ دوپٹہ اوڑھے وہ بے باکی سے انکے سامنے کھڑی تھی۔

"ابا۔۔مجھے پڑھنا ہے۔۔شادی نہیں کرنی۔۔" ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ وہ انکے روبرو آ کر بناء کسی خوف کے بول رہی تھی۔ورنہ وہ ہمیشہ ان سے ضد کرتی اور سدرہ اسکی ڈھال بن جایا کرتی تھی۔لیکن آج تو معاملہ ہی اسکے برعکس تھا۔اسکے اندر اتنی ہمت آخر کہاں سے آ گئی؟سدرہ ٹکر ٹکر اسے دیکھتی ہی رہ گئی۔

انہوں نے سدرہ کی طرف نظریں گھما کر دیکھا۔"عروہ۔۔اندر چلو۔۔" انکے غصے سے خوفزدہ ہو کر وہ بولی تھی۔

"امی پلیز۔۔مجھے ابا سے بات کر لینے دیں۔۔" اس نے اپنا بازو اپنی ماں کی گرفت سے آزاد کروایا۔

"انٹر کر تو لیا ہے اور کتنا پڑھنا ہے تم نے؟وہ تھوک نگلتے ہوئے اپنے غصہ کو ضبط کرتے ہوئے بولے۔

"ابا۔۔پلیز۔۔مجھے کراچی یونیورسٹی میں ایڈمیشن لینا ہے۔۔پلیز۔۔"

"اسی دن کے لیئے میں کہتا تھا کہ اسے کالج نہیں بھیجنا۔۔دیکھو اب یونیورسٹی جانے کی ضد کر رہی ہے یہ لڑکی۔۔کل کو کہے گی کہ ابا شادی کے لیے لڑکا بھی میری مرضی کا ہو گا۔۔" ان کے ایک ایک لفظ سے غصہ ٹپک رہا تھا۔

"نہیں ابا۔۔ایسا کبھی نہیں ہو گا۔۔بس کچھ سال۔۔پھر آپ جس سے کہیں گے۔۔میں شادی کر لوں گی۔۔پلیز ابا۔۔۔پلیز۔۔۔" اب کہ اس نے اپنے دونوں ہاتھ ان کے سامنے جوڑے۔

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"میں ان کو گوں کو زبان دے چکا ہوں۔۔ ایک ہفتے بعد شادی کی تاریخ طے کرنے آرہے ہیں وہ لوگ۔۔ بہتر یہی ہو گا کہ گھر داری سیکھنے میں دل لگاؤ۔۔" انہوں نے جیسے فیصلہ سنایا اور یہ جاوہ جا۔

"ابا۔۔ابا۔۔" وہ بولتی رہ گئی مگر وہ وہاں سے جا چکے تھے۔

"میں مر جاؤں گی لیکن ایسا کبھی نہیں کروں گی۔۔ سمجھے آپ۔۔ابا۔۔ابا۔۔۔" وہ کمرے سے باہر آچکے تھے لیکن اسکے الفاظ انکے کانوں میں پڑ چکے تھے۔جوان بیٹی تھی، سو وہ اپنا غصہ پی گئے۔ لیکن اس سب کے بعد انہوں نے گزشتہ روز آنے والے رشتے کو ہاں کرنے میں ذرا سی بھی دیر نہ لگائی۔

ایک ہفتہ پہلے جو کچھ ہوا تھا وہ کسی فلم کی ریل کی طرح اسکی آنکھوں کے سامنے آرہا تھا۔

"کہیں کراچی یونیورسٹی تو نہیں گئی؟" انہوں نے خود سے سوال کیا۔"عادل کے ساتھ۔۔" وہ خود کو جتنا ہو سکتا تھا، تسلی دے رہی تھیں۔

اسکا اندازہ بالکل درست تھا۔وہ اور رابعہ کراچی کی سڑک پہ کھڑی یونیورسٹی کے لیئے گاڑی کا انتظار کر رہی تھیں۔

☆☆☆☆☆☆

صبح کے نو بج رہے تھے۔ بھلے ہی دھوپ کی کرنیں سردی کے موسم میں سکون بخش رہی تھیں وہیں دھوپ کی کرنیں دونوں کی آنکھوں میں پڑ رہی تھیں جس کے باعث دونوں نے ماتھے پہ آنکھوں کو سایے کی فراہمی کے لیئے اپنے ہاتھ میں موجود فائلز کو رکھا۔

"جانتی ہو تمہارے ابا میرے گھر گئے تھے۔۔عاشر بھائی سے پوچھ رہے تھے۔۔مجھے لگتا ہے کہ تمہیں اپنی امی کو بتا دینا چاہیئے۔۔"

"ہاں۔۔اور وہ مجھے ایموشنل بلیک میل کر کے واپس بلا لیں۔۔" اس نے برا سا منہ بنا کر رابعہ کو جواب دیا۔

"نہیں۔۔یار۔۔کم از کم انہیں تسلی تو ہو گی ناں کہ۔۔۔"

"بس رہنے دو رابی۔۔ایڈمیشن ہو جائے۔اسکے بعد ہی انکو کال کروں گی۔۔"

"عاشر بھائی کو تو میں نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ مجھے کچھ پتہ نہیں۔۔بس دعا ہے کوئی مسئلہ نہ ہو۔۔"

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"آمین۔۔۔" عروہ نے دعائیہ انداز میں کہتے ہوئے اسکے ساتھ ساتھ خود کو بھی تسلی دی۔

سڑک کے کنارے دونوں کو کھڑے تقریباً بیس منٹ ہو چکے تھے لیکن ہر گاڑی سواریوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی ہی نظر آرہی تھی۔ دور سے آتی ایک گاڑی ان کے سامنے آکر رکی۔

گاڑی کا اسٹیئرنگ سنبھالے شخص نے گاڑی کا شیشہ نیچے کیا اور اپنا سر تھوڑا سا آگے کو کیا۔

"ہے؟ یو دیئر؟ عروہ۔۔۔" وہ اپنی عینک کو ناک پہ رکھے ہوئے سوالیہ انداز میں بولا۔

عروہ نے آنکھوں کو سکیڑ کر اسے بغور دیکھا۔ "مصیبت۔۔"

"اوہ۔۔ مسٹر عادل خان۔۔ آپ۔۔" رابعہ کے چہرے پہ ایک الگ ہی خوشی تھی۔

"پلیز۔۔۔ کم ان۔۔"

"نہیں۔۔ سوری۔۔ ہم چلے جائیں گے۔۔" عروہ نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"عروہ۔۔ پلیز۔۔۔ چلتے ہیں ناں۔۔۔ بہت لیٹ ہو چکے ہیں۔۔ گیارہ بجے سے پہلے یہ فارم جمع کروانے ہیں۔" اتنا کہتے ہی اس نے گاڑی کا پچھلا دروازہ کھولا اور اس میں آبیٹھی۔ اسکی ہمت دیکھ کر عروہ نے خوب آنکھیں کھول کر اسے حیرت سے دیکھا۔ اسے رہ رہ کر اس پہ غصہ آرہا تھا جو عجیب عجیب نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

باب نمبر 2

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمٰی ضیاء

"اوہ۔۔۔ہیلو۔۔۔آجاؤ تم بھی۔۔ہمسائی تم ہو میری لیکن تم سے زیادہ اعتبار تو تمہاری سہیلی مجھ پہ کرتی ہے۔" وہ اپنی ہی کہی ہوئی بات پہ بعد ازاں وہ کھکھلا کر ہنسا۔

"پلیز۔۔کم۔۔۔" اب کہ رابی نے بھی اسکی منت کی تو وہ رابی کے برابر میں آ بیٹھی۔

"یار۔۔یہ سب کو بتا دے گا۔۔اس لیئے نہیں بیٹھ رہی تھی۔۔" اس نے اسکے کان میں ذرا آہستہ سے کہا لیکن آگے بیٹھے شخص تک اسکی بات پہنچ گئی تھی۔

"کیا بتا دوں گا؟؟" اس نے گاڑی کے سامنے شیشے سے اسے دیکھ کر پوچھا۔

"ن۔نن۔۔نہیں۔۔کچھ نہیں۔۔" وہ خاصی گھبرائی ہوئی لگ رہی تھی۔

رابعہ نے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ پہ رکھ کر اسے تسلی دی۔" بے فکر رہو۔۔"

"اوہ۔۔ہو۔۔کوئی مجھے بھی تو بتاؤ۔۔دیکھو عروہ بھلے ہی گلی کی نکڑ پہ تمہارا گھر ہے۔۔دیکھا جائے تو چالیس گھروں تک ہمسایے ہوتے ہیں۔۔تمہارے ابا میرے ڈیڈ کے بہترین دوست ہیں اور تم ہو کہ۔۔اب بھی تمہیں مجھ پہ بھروسہ نہیں تو اِٹس ویری اسٹرینج۔۔تم چاہو تو مجھ سے اپنی پرابلم شیئر کر سکتی ہو۔۔"

"کہاناں کچھ نہیں۔۔آپ ایسا کریں ہمیں یہاں سائیڈ پہ اتار دیں۔۔ہم خود چلے جائیں گے۔۔" اس نے ذرا غصہ سے کہا۔

اسکا لہجہ دیکھ کر بھی عادل پہ کوئی اثر نہ ہوا۔اس نے ہنستے ہوئے گاڑی کو ڈرائیو کیے رکھا۔

"بلال انکل ساتھ نہیں آئے تمہارے؟؟"

اب کہ اسکا سانس بند ہونے کو تھا۔اس نے تھوک نگلتے ہوئے ذرا سنجیدگی سے رابی کو دیکھا۔رابی کو اب خود پہ غصہ آرہا تھا کہ کیوں وہ عادل خان کی گاڑی میں بیٹھ گئی؟وہ ایک مشہور ماڈل اور ایکٹر تھا۔اسکے ساتھ بات ہو جائے اسی میں ہر لڑکی خود کو خوش نصیب سمجھتی تھی اور یہاں یہ دونوں اسکی گاڑی میں موجود تھیں اور وہ انکو ڈرائیور کی سہولت فراہم کر رہا تھا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"کہیں گھر سے بھاگ کر تو نہیں آئی؟؟" اسکو پریشان دیکھ کر اس نے انداز اً کہا اور پھر ایک زور دار قہقہہ لگایا۔

اسکا سانس خشک ہو چکا تھا۔ "ن۔۔ نن۔۔ نہیں۔۔ ایسا تو نہیں ہے عادل صاحب۔۔" رابی نے فوراً سے کہا۔

"مجھے تو ایسا ہی لگ رہا ہے۔۔ خیر۔۔ کون ہے وہ خوش نصیب جس کے لیئے میڈم آپ نے اپنے کھڑوس باپ سے ٹکر لی؟" اسکے دانت تھے کہ اندر ہی نہیں جا رہے تھے۔

"وِل یو پلیز اسٹاپ اٹ؟" عروہ کی برداشت سے اب باہر ہو چکا تھا۔ وہ تقریباً اس پہ چیخی تھی کہ اس نے فوراً گاڑی کی بریک پہ پاؤں رکھا۔

"کیا ہو گیا ہے میڈم؟؟ میں تو بس مذاق کر رہا تھا۔۔" اس نے اپنا منہ پیچھے موڑ کر جواب دیا۔

"عادل صاحب۔۔ پلیز۔۔ آپ غلط اندازے لگا رہے ہیں۔۔" رابی نے التجائیہ انداز میں کہا۔

"جی۔۔۔ میں یہاں صرف اپنا ایڈمیشن کروانے کے لیئے آئی ہوں۔۔ اور کچھ نہیں۔۔"

"اور آپکے گھر والے؟؟"

"یہ آپکا مسئلہ نہیں۔۔ آپ پلیز ہمیں یونیورسٹی کے مین گیٹ تک اتار دیں۔۔ بات ختم۔۔۔"

اس نے اسے آنکھوں کو گول کرتے ہوئے دیکھا اور اپنا رخ سامنے کی جانب کرتے ہوئے گاڑی دوبارہ چلانا شروع کی۔

"غصہ میں دونوں باپ بیٹی ایک جیسے ہی ہیں۔۔ تیکھے ایک دم۔۔۔" وہ منہ میں بڑبڑایا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

دو گھنٹے بعد دونوں کراچی کی حدود میں داخل ہو چکے تھے۔ فاروق صاحب کے خاص آدمی کی اطلاع کے مطابق عادل کے فون کی لوکیشن کراچی یونیورسٹی کی طرف تھی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"گاڑی کراچی یونیورسٹی کی طرف موڑو۔۔" ڈرائیور نے ان کے حکم کی تعمیل کی۔ جبکہ ان کے الفاظ سن کر بلال شیخ کے کان کھڑے ہو گئے۔ ان کے ذہن میں ایک ہفتہ پہلے ہونے والا واقعہ گردش کرنے لگا۔

"تو کیا یونیورسٹی ایڈمیشن کے لیئے اس نے عادل خان کے ساتھ چکر چلایا؟" انہوں نے خود سے سوال کیا۔

"بلال بھائی۔۔پریشان نہیں ہوں۔۔ آپکی بیٹی آپکو صحیح سلامت واپس ملے گی۔۔"

"چھوڑوں گا نہیں اسے۔۔ اس نے جو گھٹیا حرکت کی ہے۔۔ شرم سے سر جھک گیا ہے میرا۔۔" انکی آنکھوں میں غصہ صاف نظر آ رہا تھا۔

"بلال بھائی! میں جانتا ہوں کہ عالیہ کی باتوں نے آپکو دکھ پہنچایا ہے۔۔ لیکن پلیز۔۔ غصہ پہ قابو رکھیئے۔۔ پلیز۔۔"

"فاروق بھائی! آپکو کیا لگتا ہے کہ میں اسکو اس حرکت کی شاباشی دوں گا؟ برا مت مانیئے گا۔۔ میرا تو جی چاہ رہا ہے کہ میں اپنی بیٹی کے ساتھ ساتھ آپکے بیٹے کا بھی گلا دبا دوں۔۔"

"چاہتا تو میں بھی یہی ہوں۔۔ لیکن ہم چاہ کر بھی ایسا نہیں کر سکتے۔۔" انہوں نے تائیدی انداز میں کہا۔

"میں تو خود آپ سے شرمندہ ہوں کہ میرے بیٹے کی وجہ سے آپکو تکلیف ہوئی۔"

دوسری طرف عادل نے یونیورسٹی کے مین گیٹ کے سامنے اپنی گاڑی روکی تو رابی اور عروہ اس سے باہر آئیں۔

تینوں اس بات سے بے خبر تھے کہ ان پہ اب کیا قیامت ٹوٹنے والی ہے؟ جوں ہی یونیورسٹی کے باہر موجود لوگوں نے اسے دیکھا تو ہر طرف عادل خان ،عادل خان کی صدائیں بلند ہونا شروع ہوئیں۔ وہ کالی پینٹ اور سفید شرٹ میں خاصا ڈیشنگ لگ رہا تھا۔ آنکھوں پہ لگایا کالا چشمہ اسکی شخصیت کو مزید دلکش بنا رہا تھا۔

اس سے پہلے رابی اور عروہ اسکا شکر ادا کرتے لڑکیوں کا ایک ہجوم اسکے پاس موبائل کا فرنٹ کیمرہ لیئے آ پہنچا تھا۔

دونوں ہجوم میں تقریباً پھنس چکی تھیں۔ اس سے پہلے دونوں وہاں سے نکلنے کی کوشش کرتیں رابی کا دھیان گاڑی سے باہر آتے شخص پہ پڑا۔ کالی کرولا گاڑی سے وہ اور فاروق صاحب ابھی کوئی دو منٹ پہلے ہی اترے تھے۔

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"بلال انکل۔۔۔" خوف اسکے چہرے پہ عیاں تھا۔ کیونکہ وہ انکے غصہ سے خوب واقف تھی۔ انہوں نے اسے کال کر کے پوچھا بھی تھا لیکن اس نے یہی کہا کہ اسے کچھ نہیں پتہ۔۔ اور یہاں یہ اسکے ساتھ تھی۔ بلاشبہ اسکی شامت آچکی تھی۔

"کہاں؟؟" عروہ نے فوراً سے نظریں گھما کر اس جانب دیکھا جہاں وہ اور فاروق صاحب انتہائی غصہ میں آرہے تھے۔

دونوں نے فوراً سے اپنا سانس بحال کیا اور وہاں سے نکلنے کی ہی کی۔ ہجوم سے دور جا کر دونوں فوراً سے یونیورسٹی میں داخل ہوئیں۔

"انکے ساتھ تو فاروق انکل بھی ہیں۔۔" عروہ کی سمجھ سے باہر تھا۔

"ان کی گاڑی میں سے تو اترے ہیں۔۔" رابی کی بات سن کر وہ اور پریشان ہوئی۔

"رابی۔۔۔ چلو۔۔ اس سے پہلے ابا یہاں آئیں۔ ایڈمیشن فارم جمع کروادیں۔۔"

"ہاں۔۔ چلو۔۔۔ چلو۔۔۔" دونوں ایڈمن آفس کی طرف تیز تیز قدم بڑھاتے ہوئے پہنچیں۔

"یار۔ انکل تو مجھے جان سے ہی مار دیں گے۔۔۔ مجھے کل پوچھا انہوں نے۔۔۔ اور میں نے صاف انکار کر دیا تھا۔۔"

"میرا ساتھ دیا ہے تو اب ہمت بھی پیدا کرو۔۔" بھلے ہی وہ خود بھی ڈری ہوئی تھی لیکن وہ خود کو کسی طرح سے نارمل رکھے ہوئے تھی۔ اسکی کانپتی آواز سے رابی کو اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ کس خوفزدہ ہے؟

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

(جاری ہے)

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

باب نمبر 3

ہجوم تھوڑا کم ہوا تو انہیں اپنا لختِ جگر نظر آیا جو ہجوم میں بالکل چھپ سا گیا تھا۔ وہ بے حد ہینڈ سم اور ڈیشنگ لگ رہا تھا لیکن اس وقت انہیں وہ زہر لگ رہا تھا۔ بناء دیر کیے انہوں نے اسکی طرف قدم بڑھایا۔ انہیں اپنی جانب آتا دیکھ کر وہ یکدم حیران سا رہ گیا تھا۔ اس نے بھنویں سکیڑ کر پہلے انہیں دیکھا اور پھر حسبِ معمول مسکرایا۔

"اوہ۔۔کم آن ڈیڈ۔۔ اب بچہ نہیں ہوں میں کہ آپ میرے پیچھے یہاں تک آ جائیں۔۔ بڑا ہو گیا ہوں۔۔ جوان ہو گیا ہوں۔۔ اور ہینڈ سم بھی۔۔۔" انکے غصے کو بناء دیکھے ہی وہ انہیں آنکھ مارتے ہوئے ذرا لاپرواہی سے بولا تو انہوں نے آؤ دیکھا نہ تاؤ اسکے منہ پہ زور سے تھپڑ مارا۔ تھپڑ کی گونج سے وہاں موجود سب لوگ دنگ رہ گئے۔ وہ خود بھی حیران تھا۔ انکی طرف سے اس قدر غیر متوقع ردِ عمل؟ یقیناً وہ اپنی آنکھیں تک جھپکانا بھول گیا تھا۔ ایسا بھی کیا کہہ دیا تھا اس نے؟ وہ یقیناً یہی سوچ رہا تھا۔

اس نے منہ پہ ہاتھ رکھ کر ساکن حالت میں انہیں جواب طلب نگاہوں سے دیکھا جو غصے سے ہانپ رہے تھے۔

"تمہیں کیا لگتا ہے کہ تم جوان ہو گئے ہو۔۔ ہینڈ سم ہو گئے ہو۔۔ تو کیا تم اپنے ہی محلے کی لڑکی کو بھگاؤ گے؟ تمہیں ذرا شرم نہیں آئی ایسا کرتے ہوئے؟"

اس سے پہلے وہ ان سے کچھ پوچھ پاتا اسکا دھیان بلال شیخ پہ پڑا۔ آگے کی کہانی وہ سمجھ چکا تھا۔ لیکن اس کو پڑنے والا تھپڑ میڈیا میں کیا کہانی بُنے گا؟ اس بات سے وہ لاعلم تھا۔ ویڈیو دو منٹ کے اندر اندر سوشل میڈیا پہ پوسٹ ہو چکی تھی۔ اور باقی کا منظر لوگوں کی انسٹاگرام پر عروہئل پہ لائیو تھا۔

"ڈیڈ۔۔ پلیز۔۔۔ جانتا ہوں کہ آپ مجھ سے بہت ناراض ہیں۔۔ لیکن اپنی تربیت پہ بھروسہ تو رکھیئے۔۔"

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمٰی ضیاء

"میری بیٹی کہاں ہے؟" اب کہ بلال شیخ نے اس سے سوال کیا۔ انکے ناک پہ نظر آنے والے غصہ کو دیکھ کر اس نے انہیں کوئی جواب نہ دیا۔

"ڈیڈ۔۔ آپ غلط سوچ رہے ہیں۔۔ ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔ پلیز گاڑی میں چل کر بات کرتے ہیں۔۔ سب دیکھ رہے ہیں یہاں۔۔"

"ہم یہیں بات کریں گے۔۔ سمجھے۔۔ جب انکی عزت کو تم وہاں سے بھگا کر لائے، تب تمہیں خیال نہیں آیا؟"

"ڈیڈ پلیز۔۔۔ آپ۔۔۔"

اس سے پہلے اسکی بات پوری ہوتی بلال شیخ زوردار آواز میں بولے۔

"مجھ سے بات کرو تم۔۔ آخر کیوں تم نے ایسا کیا؟؟ کیوں؟"

"اُفف۔۔ اللہ۔۔ کیا ہو گیا ہے آپ لوگوں کو۔۔ کیا کیا ہے میں نے؟؟" وہ اپنا سر پکڑ کر رہ گیا۔ "کیا کیا ہے؟ تو تم نہیں جانتے کہ تم نے کیا کیا ہے؟؟"

"ڈیڈ۔۔ میں مانتا ہوں کہ میں نے ہی اسے یہاں ڈراپ کیا ہے۔۔ لیکن۔۔" منہ پہ دوبارہ تھپڑ پڑتے ہی اسکے الفاظ حلق میں ہی دب کر رہ گئے۔

ایسا پہلی مرتبہ ہوا تھا کہ اس کے باپ نے اس پہ ہاتھ اٹھایا تھا اور وہ بھی ایک ہی وقت میں دو دفعہ۔۔ ساری دنیا کے سامنے۔۔

"عروہ کہاں ہے؟" فاروق صاحب اپنے غصے کو ہاتھ کی مٹھی بند کیے ضبط کر رہے تھے۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE -Explore, Dream and Read

"یونیورسٹی کے اندر۔۔ ایڈمیشن کروانا تھا اس نے۔۔" اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی تھیں۔ بھلے ہی وہ چھ فُٹ کا قد آور آدمی تھا لیکن باپ سے پڑنے والے بلاوجہ کے تھپڑ نے اسکی آنکھیں بھگو کر رکھ دیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

باہر سے سنائی دینے والے شور سے تقریباً یونیورسٹی کے تمام افراد ہی باہر آ چکے تھے۔ دونوں جوں ہی ایڈمن آفس سے باہر نکلیں تو دونوں کو مین گیٹ پہ لوگوں کا رش نظر آیا۔ اسی رش میں سے اسے اپنا باپ تیز تیز قدم بڑھاتے ہوئے نظر آیا۔

عروہ کا دل دہل کر رہ گیا۔ رابی کا بھی کچھ ایسا ہی حال تھا۔ دونوں کی آنکھیں باہر کو آ چکی تھیں۔

lg@aestheticnovels.online

اس پہ پہلا دھیان پڑتے ہی وہ فوراً سے طعروہن کی طرح آگے بڑھے۔

"تمہیں کہا تھا ناں۔۔ پھر بھی۔۔ تم یہاں آئی۔۔" دانتوں کو کچکچاتے ہوئے وہ زرا نیم آواز میں بولے۔ قریب تھا کہ وہ اسے ایک تھپڑ جھڑ دیتے مگر ہجوم کو دیکھ کر وہ چاہ کر بھی ایسا نہ کر سکے۔

وہ انکے خوف سے پوری طرح کانپ رہی تھی مگر پھر بھی ہمت باندھتے ہوئے بولی۔ "ابا۔۔ میرا ایڈمیشن ہو گیا ہے۔۔"

"میری عزت کو یوں سرعام نیلام کر کے تم کہتی ہو ایڈمیشن ہو گیا؟ گھر چلو۔۔ ابھی کے ابھی۔۔۔" انہوں نے اسکا ہاتھ پکڑ کر گھسیٹا۔

"ابا۔۔ مجھے نہیں جانا کہیں۔۔" اس نے ایک ہی جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑوایا۔ وہ اسکی ہمت پہ حیران رہ گئے۔

اپنا سانس بحال کرتے ہوئے وہ دوبارہ بولی۔ "ابا۔۔ پلیز۔۔ ایسا نہ کریں میرے ساتھ۔۔ پلیز ابا۔۔" اسکی آواز بھرا سی گئی اور آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔

"انکل۔۔ پلیز۔۔۔" رابی نے بات کرنا چاہی تو انہوں نے اپنی غصیلی نگاہوں سے اسے دیکھا تو وہ مزید بولنے کی جسارت ہی نہ کر پائی۔

"عروہ۔۔ اگلے دو منٹ میں تم میرے ساتھ نہ آئی تو اچھا نہیں ہو گا۔۔۔" انکے لہجے میں دھمکی واضح تھی۔ ارد گرد موجود لوگ بڑے انہاک سے یہ سارا منظر دیکھ رہے تھے۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

فاروق صاحب اور عادل بھی وہاں آ پہنچے تھے۔

"کیا اچھا نہیں ہو گا؟" عادل فوراً سے آگے بڑھا۔ "جب وہ کہہ رہی ہے کہ پڑھنا ہے تو آپ کیوں اسے۔۔"

"عادل۔۔ تم چپ رہو۔۔۔" فاروق صاحب نے ڈپٹ کر کہا۔

"ڈیڈ۔۔ کیا آپ بھی۔۔ دیکھ نہیں رہے بلال انکل کو۔۔۔ کیا ہو گیا ہے آپ دونوں کو۔۔"

"دیکھ لیں فاروق بھائی۔۔ آپ کا لڑکا حمایت کر رہا ہے اسکی۔۔ یہی ہے جس نے میری بچی کو ورغلایا ہے۔ بھگا کر لایا ہے یہاں۔۔"

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

ان کے منہ سے ایک ہی لفظ بار بار سن کر اسے ایسا لگا جیسے اسے کوئی گالی دے رہا ہو۔

"بس۔۔" وہ عاجز آچکا تھا۔ " ایک دفعہ بھی اور آپ نے یہ کہا تو اچھا نہیں ہو گا۔۔ آپکی بیٹی آپ سے ڈرتی ہو گی یا بیوی۔۔ عادل خان نہیں۔۔ سمجھے آپ۔۔ اور یہ کیا بھگا کر لایا کی رٹ لگائی ہوئی ہے آپ دونوں نے۔۔ فضول۔۔" وہ چیخ کر بولا اور پھر اپنا رخ عروہ کی طرف موڑ کر بولا۔

"کیا تم بھاگ کر آئی ہو؟؟" اسکے سوال کے جواب میں وہ نظریں جھکا کر رہ گئی۔

"کچھ پوچھ رہا ہوں میں؟؟ دیکھو۔۔ میں ہوں تمہارے ساتھ۔۔ تم کس کے ساتھ آئی ہو؟ کس لیئے آئی ہو؟ بولو۔۔۔"

وہ پھر چپ رہی۔

"بولو۔۔۔" وہ چیخا تو وہ سہم کر فوراً سے بولی۔

"میں ایڈمیشن کے لیئے آئی تھی یہاں۔۔ اور اکیلی آئی تھی۔۔" اسکی زبان کانپ رہی تھی۔

اب کہ اس نے اپنا رخ فاروق اور بلال شیخ کی طرف موڑا۔ "سن لیا؟؟"

"دیکھیں بھائی صاحب۔۔ میری بچی کو ڈرایا ہوا ہے اس نے۔۔ دیکھیں ذرا اسکی حالت کو۔۔ یہی بھگا کر لایا ہے اسے یہاں۔۔۔"

"اوہ۔۔ ہیلو۔۔۔ انکل۔۔ یہ بیچاری آپکی وجہ سے ڈری سہمی ہے۔۔ میری وجہ سے نہیں۔۔"

فاروق صاحب نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا اور اسے اشارۃً چپ رہنے کے لیئے کہا مگر وہ بھی عادل خان تھا آخر چپ رہنا اس نے سیکھا ہی کہاں تھا؟ اور وہ بھی اس صورت کہ اسکا باپ اس سے بدظن ہونے جا رہا تھا۔ اسکا کیرئیر داؤ پہ لگ جاتا اگر اس پہ یہ الزام عائد ہوتا۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ بے قصور ہوتے ہوئے خود ہی خود کو اس الزام کے شکنجے میں پھنسا لے گا۔

معاملہ کافی بگڑ چکا تھا۔ عروہ کو اندازہ نہیں تھا کہ اسکا ایسے آنا اس پہ بڑی بھاری تہمت لگا دے گا۔

"ابا۔۔ پلیز۔۔ بھروسہ رکھیئے مجھ پہ۔۔ میں اس کے ساتھ بھاگ کر نہیں آئی۔۔ میں تو صرف۔۔ یہاں۔۔ پڑھنے کے لیئے۔۔" اسکے الفاظ ادھورے رہ گئے۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read-

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"چٹاخ۔۔" وہ چاہ کر بھی ضبط نہ کر پائے۔" خبر دار ایک لفظ بھی نکالا اب اپنی زبان سے۔۔"

عادل فوراً سے آگے بڑھا۔ اب کہ وہ اسکے اور اسکے باپ کے درمیان آہنی دیوار کی صورت آکھڑا ہوا تھا۔

"ہاں بھگا کر لایا ہوں۔۔ تو؟ کیا کریں گے آپ؟؟ بولیں؟؟"

"لیجیئے۔۔ دیکھیئے۔۔" بلال صاحب انتہائی غصیلے لہجے میں بولے۔

فاروق صاحب تو تقریباً چکر کھا کر ہی گرنے والے تھے۔ "کیا بول رہے ہو تم؟؟" انکے چہرے کا رنگ ہی فق پڑ چکا تھا۔

"ڈیڈ پلیز۔۔" اس نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں بات کرنے سے منع کیا۔ "اور آپ۔۔ انکل پلیز۔۔۔ اب اس پہ ہاتھ اٹھایا یا اونچی آواز میں بات کی تو اچھا نہیں ہو گا۔۔ سمجھے آپ۔۔۔" اسکے لہجے میں دھمکی صاف اور واضح تھی۔

اسکی اپنے لیے حمایت دیکھ کر عروہ کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔ مگر وہ کیا کہہ رہا ہے؟ یہ سن کر وہ بھی ہڑبڑا سی گئی۔

"کیا کہہ رہے ہو تم؟؟" وہ فوراً سے بولی۔

"چپ رہو تم۔۔" وہ اسے ڈانٹ کر بولا۔ "مجھے کر لینے دو ان سے بات۔۔"

"کیوں چپ رہوں۔۔ کیوں جھوٹ بول رہے ہو تم۔۔" اسکا جی چاہ رہا تھا کہ اسکا منہ نوچ لے۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

باب نمبر4

وہ اپنے باپ کی طرف بڑھی۔"ابا۔۔یہ جھوٹ ہے۔۔سچ نہیں ہے۔۔آپ کہتے ہیں تو میں آپ کے ساتھ ابھی چلتی ہوں۔۔لیکن گھر سے اسکے ساتھ بھاگنے کا الزام نہ لگائیں مجھ پہ۔۔میں صرف ایڈمیشن کے لیئے یہاں آئی تھی۔۔" وہ ایک ہی سانس میں ذرا تیز تیز بولی۔

جوابا وہ خاموش رہے۔وہ کیا فیصلہ کر رہے ہیں؟ کوئی سمجھ نہیں پا رہا تھا۔جہاں لوگ چہ مگوئیاں اور باتیں کر رہے تھے،اب خاموشی سے سارا معاملہ بغور دیکھ رہے تھے۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"عادل۔۔پلیز۔۔۔" اسے رہ رہ کر اس پہ غصہ آ رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

"عالیہ بہن۔۔بھائی صاحب کو کال کریں۔۔پتہ کریں۔۔یہ تو عروہ کو مار ہی ڈالیں گے۔۔" سدرہ آنسو بہاتے ہوئے اس سے بولی۔

عالیہ نے پانی کا گلاس اس کے سامنے کیا اور پھر تھوڑی دیر توقف کے بعد بولی۔

lg@aestheticnovels.online

"عروہ نے ایسا کیوں کیا؟"

اسکے سوال پہ سدرہ نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔

"میرا مطلب ہے کہ اگر وہ کسی کو پسند کرتی بھی تھی تو تم لوگوں کو بتا سکتی تھی۔ بھائی صاحب اسکی جلدی شادی کرنا چاہتے تھے ناں؟ تو وہیں کر دیتے۔۔ اب دیکھو ذرا انکے غصے کے اگے کیا سے کیا ہو گیا۔۔"

اس لمحے بھی عالیہ اس سے اس قسم کی بات کر رہی ہے؟ سدرہ کو افسوس ہوا۔ ابھی بات یہیں ختم نہیں ہوئی تھی۔

"دیکھو بہن۔۔ برا نہ ماننا۔۔ عروہ ایسی لگتی تو نہیں تھی۔۔ مجھے ہمدردی ہے تم لوگوں کے ساتھ۔۔ لیکن اس سب میں میرا بیٹا بے وجہ ہی مارا جا رہا ہے۔ بے قصور ہے وہ۔۔ اس کے سامنے اسکا پورا کیریئر پڑا ہے۔۔ ایک سے بڑھ کر ایک خوبصورت لڑکی سے اسکا روز سامنا ہوتا ہے۔۔ پھر بھی وہ عروہ کو بھگائے گا؟ ناممکن سی بات ہے ناں۔۔" وہ بناء سدرہ کے تاثر پہ غور کیے اسے سنائی جا رہی تھی۔ اور سدرہ اسکی باتیں سنتے ہوئے زمین میں گڑھی جا رہی تھی۔

"ہاں بھگا کر لایا ہوں۔۔ تو؟ کیا کریں گے آپ؟؟ بولیں؟؟"

"ہاں بھگا کر لایا ہوں۔۔ تو؟ کیا کریں گے آپ؟؟ بولیں؟؟"

ڈائننگ ہال میں موجود ایل۔ ای۔ ڈی پہ جوں ہی یہ الفاظ گونجے تو عالیہ کی زبان گنگ ہو کر رہ گئی۔

یہ کیا؟ جس بیٹے کی وہ طرف داری کر رہی تھی وہ تو یہ سب قبول کر رہا ہے۔ اسکا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

نیوز میں یونیورسٹی میں پندرہ منٹ پہلے ہونے والا ڈرامہ دکھایا جا رہا تھا۔ نیوز اینکر مزے لے لے کر یہ خبر سنا رہی تھی۔

"ن۔ نن۔۔ نہیں۔۔" وہ اپنی آنکھیں جھپکانا ہی بھول گئی تھی۔ سانس بالکل ساکن ہو کر رہ گئی تھی۔

اب کہ عالیہ نے اسے جواب طلب نگاہوں سے دیکھا۔

"یہ کیا بکواس کر رہا ہے لڑکا۔۔" اس نے فوراً سے اپنے پاس موجود فون کو پکڑا اور اسکا نمبر ڈائل کیا۔

lg@aestheticnovels.online

جواب ندارد۔۔

کوئی بیسوں مرتبہ کال ملانے کے بعد نمبر لگا۔

"جی میڈم۔۔ سر ابھی بزی ہیں۔۔" مینجر نے نہایت ادب و احترام سے کہا۔

"بزی ہو گا وہ پوری دنیا کے لیئے۔۔ بولو اسے بات کرے مجھ سے۔۔"

"جی میڈم۔۔ اصل میں ایک مسئلہ ہو گیا ہے۔۔ فاروق صاحب اور انکے دوست بھی یہیں ہیں۔۔ اور انکی بیٹی بھی۔۔"

"کیا؟ کیا کہہ رہے ہو تم؟؟" اسکی آنکھیں حیرانگی کے مارے کھلی رہ گئیں۔

"وہ میم۔۔ نیوز میں۔۔"

" سب جانتی ہوں میں۔۔ عادل سے بات کرواؤ میری۔۔ ابھی۔۔۔" اس سے پہلے وہ اپنی بات پوری کرتا عالیہ نے اسے جنجھلا کر کہا۔ "انتظار کر رہی ہوں میں۔۔ دو منٹ میں مجھے کال بیک کرو۔۔" اس نے فون رکھا۔

"حد ہے۔۔ کیا ہو گیا ہے اسے۔۔"

"عالیہ بہن۔۔ میں جانتی ہوں کہ آپکا بیٹا بے قصور ہے۔۔ لیکن میری بیٹی بد کردار نہیں ہے۔۔" روتے ہوئے وہ بولی۔ " ایک بیٹی کی ماں کے دل پہ کیا بیتتی ہے جب اسکی بیٹی کے کردار پہ سوال اٹھایا جائے۔۔ کاش آپ سمجھ سکتیں۔۔" وہ اسکے پاس سے اٹھیں اور اپنے گھر کو واپس آ گئیں۔

اسکی بات سن کر عالیہ کے منہ سے ایک لفظ بھی ادا نہ ہو سکا۔

تقریباً پندرہ منٹ بعد اسے عادل کی طرف سے ایک وائس میسج موصول ہوا۔

"مام۔۔ آئی نیڈ یور ہیلپ۔۔ پلیز۔۔ مام۔۔ غلطی کر بیٹھا ہوں۔۔" گاڑی کسی ویران جگہ پہ پارک کیے وہ گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا تھا۔

اس نے صرف اتنا ہی کہا تھا۔ اسکے یہ الفاظ آخر کس بات کی طرف اشارہ کر رہے تھے؟ یہ سوچ سوچ کر اسکا دماغ درد سے پھٹا جا رہا تھا۔

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

اس سے پہلے وہ اسے کال ملاتی، فاروق صاحب کی طرف سے اسے کال موصول ہوئی۔

"آرہا ہوں تمہارے بیٹے کو لے کر۔۔اسکے نکاح کی تیاری کرو۔۔" گرین بٹن دبا کر اس نے جوں ہی فون کان کے ساتھ لگایا تو فاروق صاحب کے اس پہ بمب پھوڑا۔

"کیا؟؟" وہ یکدم چیخی۔

"اس نے جو حرکت کی ہے جی چاہ رہا ہے کہ اسکو مار دوں۔۔بلکہ مار مار کر اسکا بھڑکس نکال دوں تاکہ اسکی اداکاری کا بھوت ختم ہو۔۔" وہ گاڑی سے چند قدم کے فاصلے پہ فون کان کے ساتھ لگائے کھڑے بول رہے تھے۔عادل گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا اپنے ہی کہے ہوئے لفظوں پہ افسوس منا رہا تھا۔ان کا کہا ایک ایک لفظ اسکے کان میں پڑ رہا تھا۔

یہ تو شکر تھا کہ فاروق نے سمجھا بجھا کر بلال شیخ کو ڈرائیور کے ساتھ بھیج دیا اور اسے امید دلائی کہ وہ ابھی کہ ابھی عروہ کو خود گھر لے کر آئے گا۔

گاڑی کے اندر بیٹھی عروہ اسے دیکھ دیکھ کر آگ بگولہ ہو رہی تھی۔وہ اس بات سے بے خبر تھی کہ اسکا باپ اور فاروق صاحب کیا فیصلہ لے چکے ہیں۔اس نے جب فاروق صاحب کو گاڑی سے دور کھڑا فون پہ کسی سے الجھتے دیکھا تو خود گاڑی سے باہر آئی، جہاں عادل سر پکڑے گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا تھا۔

"تم میں شرم نام کی چیز ہے کہ نہیں؟؟" اس نے اسے پیچھے کی طرف دھکا دیا۔وہ گرتے گرتے بچا تھا۔اسکی طرف سے اسے اس سب کی امید جو نہیں تھی۔

((جاری ہے))

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

باب نمبر 5

"عروہ۔۔میری بات سنو۔۔" وہ اپنا گلہ صاف کرتے ہوئے بولا۔

"بات سنوں۔۔تمہاری۔۔تم جیسے جھوٹے انسان کی۔۔" اس نے اسکا گریبان پکڑ کر سوال کیا۔

اسکا ہاتھ تقریباً اسکی شہ رگ کے قریب ہی تھا۔اسکا سانس بند ہونے لگا تھا۔

دوسری طرف فاروق صاحب عالیہ سے الجھ رہے تھے۔

"دیکھو۔۔عالیہ۔۔تمہارے بیٹے نے خود قبول کیا ہے۔۔سارے نیوز چینل کی زینت بنا ہوا ہے اسکا یہ بیان۔۔اب بھی تم۔۔۔"

انکے الفاظ ادھورے رہ گئے جب انہوں نے اسے اسکا گریبان پکڑتے ہوئے دیکھا۔انہوں نے فوراً سے فون رکھا اور بھاگتے ہوئے آگے بڑھے۔

"کیا کر رہی ہو بیٹی۔۔چھوڑو اسے۔۔چھوڑو۔۔"

انہوں نے فوراً سے آگے بڑھتے ہوئے مزحمت کی اور اسکی گرفت سے اسکا گریبان آزاد کروایا کہ اسے زور سے کھانسی آگئی۔اور آنکھیں آنسوؤں سے بڑھ گئیں۔شکر ہے گاڑی ویران جگہ پہ تھی ورنہ یہ منظر بھی خبروں کی زینت بنتا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"مار رہے تھے وہ تمہیں۔۔آ گیا غصہ مجھے۔۔بول دیا میں نے۔۔" وہ پھر سے ویسے ہی بولا۔

"جی چاہتا ہے اس انسان کی جان لے لوں۔۔کیا سمجھتا ہے آپکا بیٹا خود کو؟کوئی ہیرو ہے یہ؟؟میرے ابا ہیں وہ۔۔مجھے مار دیتے وہ۔۔مجھے پرواہ نہ ہوتی۔۔لیکن اس نے کیوں غلط بیانی کی آخر؟؟کیوں؟؟پوچھیں اس سے انکل۔۔۔"وہ بلک بلک کر رو رہی تھی۔

"میں یونیورسٹی میں ایڈمیشن کے لیے یہاں آئی تھی۔۔ہمیشہ ہمیشہ کے لیئے گھر نہیں چھوڑا تھا۔۔اور اس نے۔۔" وہ چیخ چیخ کر بول رہی تھی۔اسکا دوپٹہ اسکے سر سے اتر کر زمین پہ جا گرا تھا۔انہوں نے اسکا دوپٹہ زمین سے اٹھایا اور اسکے سر پہ اوڑھایا۔

lg@aestheticnovels.online

فاروق صاحب اسے سمجھانے اور سنبھالنے سے قاصر تھے۔"گاڑی میں بیٹھو عروہ بیٹی۔۔" وہ خود کو مجبور اور بے بس تصور کرنے لگے تھے۔

"انکل۔۔میں اس بدنامی کا طوق گلے میں نہیں لٹکا سکتی۔۔۔اسے بولیں کہ حیدر آباد جاتے ہی ابا سے بات کلیئر کرے۔۔" انکے سامنے ہاتھ جوڑے وہ انکی منت سماجت کر رہی تھی اور وہ نظریں جھکائے زمین میں گڑھے جا رہے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

انکے حیدر آباد پہنچنے سے پہلے بلال شیخ وہاں پہنچ چکے تھے۔جوں ہی انہوں نے گھر میں پہلا قدم رکھا سدرہ کا کلیجہ منہ کو آنے لگا۔اسکی بھی خیر نہیں تھی کیونکہ ہمیشہ وہ ہی عروہ کی ضد کی خاطر انکے سامنے ڈھال بن جایا کرتی تھی۔

"عروہ؟عروہ نہیں آئی۔۔۔" انکے داخل ہوتے ہی بے اختیار اسکے منہ سے نکلا تھا۔

انہوں نے غصیلی نگاہیں لیے اسے خوب گھور کر دیکھا۔"نکاح کی تیاری کرو اپنی بیٹی کے۔۔"

"نکاح۔۔۔" اسکا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔"مگر۔۔"

اس سے پہلے وہ مزید کچھ بولتی انہوں نے اسے دھمکی آمیز نظروں سے گھورا تو وہ سہم کر رہ گئی۔

کوئی آدھا گھنٹہ وہ خود کو ضبط کیئے صوفے پہ بیٹھے رہے۔انکا غصیلہ لہجہ دیکھ کر سدرہ انہیں بس دیکھتی ہی رہ گئی۔وہ انتظار میں تھے۔۔عروہ۔۔عادل۔۔اور فاروق کے۔۔

جوں ہی اس نے گھر میں قدم رکھا تو سدرہ بھاگی بھاگی اسکے پاس گئی اور اسے دیوانہ وار اپنے گلے سے لگایا۔

"یہ کیا کر دیا تم نے عروہ۔۔۔"

اسکے پیچھے آتے عادل خان اور فاروق خان کے قدم وہیں منجمد ہو گئے۔

"امی۔۔میں نے کچھ نہیں کیا۔۔آپ جانتی ہیں ناں مجھے۔۔میں ایسی حرکت کبھی نہیں کر سکتی۔۔آپ پوچھیئے اس سے۔۔عادل۔۔بولو۔۔بتاؤ انہیں۔۔سچ کیا ہے؟" وہ اسکے پاس آکر اسکی منت کرتے ہوئے بولی۔

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"انکل۔۔میری بات سنیں۔۔ایسا کچھ نہیں ہے۔۔واقعی۔۔میں۔۔آپ اسے مار رہے تھے تو غصہ میں میرے منہ سے نکل گیا۔۔یقین مانیں۔۔میں تو اس سے آج صبح ہی ملا تھا۔"

اسکی بات سن کر وہ صوفے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"فاروق میاں۔۔بولو۔۔کیاارادہ ہے؟"

عادل نے بھنویں سکیڑ کر انہیں دیکھا۔اسکی کسی بات پہ انہوں نے کسی ردِ عمل کااظہار ہی نہیں کیا۔عجیب تھا یہ۔۔بہت عجیب۔۔اس سے بھی زیادہ عجیب انکے پاس پڑا ریوالور تھا جسے دیکھ کر وہ گھبرا سا گیا۔

"ابا۔۔اسکی بات تو سن لیں۔۔" اسکی دیدہ دلیری کو دیکھ کر وہ آگے بڑھے۔

"یہ حرکت کرنے کے بعد بھی تم مجھ سے نظریں ملا کر بات کر رہی ہو؟اسی کی تمہیں دی ہوئی جرات ہے یہ۔۔" انکا اشارہ صاف عادل کی طرف تھا تبھی وہ کچھ ہمت باندھتے ہوئے بولا۔

"وہاٹ؟؟پلیز۔۔۔انکل۔۔۔میں آج صبح ملا ہوں اس سے۔۔بس۔۔جتنے پہرے آپ نے اس پہ لگا رکھے ہیں۔محلے میں صرف آتے جاتے دیکھا ہے آپکی بیٹی کو۔۔اور وہ بھی حجاب میں۔۔بس۔۔۔آپ کو کیا لگتا ہے کہ میرا اس سے چکر ہے۔۔ہو سکتا ہے ایسی لڑکی سے مجھ جیسے لڑکے کا چکر۔۔"

پھر سے وہ اول فول بول رہا تھا۔اسکا کہا ایک ایک لفظ سن کر بلال شیخ کے تن من میں آگ لگ رہی تھی۔فاروق صاحب نے اسے خوب آنکھیں نکالیں تب جا کر وہ خاموش ہوا۔

"فاروق۔۔بولو۔۔تم اپنی بات پہ پکے ہو؟؟یا میں انکار سمجھوں؟؟" آخر ایک بیٹی کے باپ تھے وہ۔یہی کر سکتے تھے۔

"وہاٹ؟کس بات پہ؟؟" عادل ہڑبڑایا۔

انکے پاس میز پہ پڑا ریوالور وہ بھی دیکھ چکے تھے تبھی جھٹ پٹ بولے۔"نکاح کی تیاری کرو۔۔شام تک کا وقت ہے تمہارے پاس۔۔" فاروق صاحب نے جیسے اپنا فیصلہ سنایا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

"وہاٹ؟؟ نکاح؟؟" عادل کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ ہنسے یا روئے۔

عروہ بھی ہکا بکا رہ گئی۔ "نہیں۔۔ ابا۔۔ میں یہ نہیں کروں گی۔۔"

"سنیئے۔۔ دیکھیں۔۔ بچہ سچ بتا تو رہا ہے۔۔ آپ ایک دفعہ ٹھنڈے دماغ سے۔۔۔" سدرہ کی کہی بات ادھوری رہ گئی جب وہ جنجھلا کر بولے۔

"میرے صبر کا امتحان مت لو تم دونوں ماں بیٹی۔۔"

انکا اشتعال زدہ چہرہ دیکھ کر پہلی مرتبہ عادل خوفزدہ ہوا۔ اپنا سانس بحال کرتے ہوئے اس نے کچھ سوچا اور پھر الٹے قدموں واپس ہو لیا۔

"بلال۔۔ عروہ اب میری بیٹی ہے۔۔" اسکے جاتے ہی فاروق صاحب نے بھی اپنے قدم پیچھے کی جانب بڑھائے اور وہاں سے نکل گئے۔

"نکاح کے لیئے تیار کرواسے۔۔" یہ کہتے ہی بلال شیخ بھی وہاں سے نکل گئے۔

"امی۔۔ نہیں۔۔ پلیز۔۔ روک لیں یہ سب۔۔۔"

"کاش۔۔ میں ایسا کر سکتی عروہ۔۔ لیکن اس بار تمہاری ڈھال بننا میرے بس میں نہیں۔۔ شاید قسمت میں ایسا ہی لکھا ہے۔۔" اسکی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ کر بہہ رہے تھے۔ عروہ کو سینے کے ساتھ لگائے وہ بھی خوب رو رہی تھیں۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

☆☆☆☆☆☆☆

"یہ سب کیا ہے عادل؟ یہ کیا حرکت کی تم نے؟؟ سمجھاؤ گے مجھے؟؟" عالیہ نے قدرے ناگواری سے سوال کیا۔

وہ آستینیں اوپر کیے میز پہ سر اوندھے بیٹھا تھا۔

"عادل؟ کچھ پوچھ رہی ہوں میں۔۔" وہ چیخ کر بولی تو اس نے اپنا سر اوپر اٹھایا۔

"مام۔۔ اسکا باپ اسکو مار دے گا۔۔"

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

عالیہ نے بھنویں سکیڑ کر اسے خوب گھور کر دیکھا۔ "تمہیں اسکی اتنی فکر کیوں ہو رہی ہے؟"

"مام پلیز۔۔۔ایسے نہ دیکھیں مجھے۔۔" وہ خاصا شرمندہ تھا۔

"تم نے بتا تو دیا ہے اسکے باپ کو سب۔۔اب؟ اب بھی؟"

اسکے الفاظ ادھورے رہ گئے جب فاروق صاحب نے گھر کی دہلیز پہ قدم رکھا۔

"ہاں۔۔اب بھی۔۔تمہارے بیٹے کی اداکاری نے ہی اسکی راہ میں روڑے اٹکائے ہیں۔۔بھگتو اب۔۔۔" انہوں نے انتہائی غصیلے انداز میں کہا۔

"فاروق کیا ہو گیا ہے؟ بس بھی کریں اب۔۔ ختم کریں یہ سب۔۔خوامخواہ میں ہی۔۔۔"

" میں زبان دے چکا ہوں بلال بھائی کو۔۔ بہتر یہی ہے کہ تم لوگ بھی اس حقیقت کو قبول کر لو۔۔" انہوں نے اتنا کہا اور انکی نظروں کے سامنے سے چلے گئے۔

ملازم کچن سے باہر جوس کا جگ لے کر آیا۔ دونوں کے چہرے کی حالت دیکھ کر کامی نے کچھ بولنا چاہا۔ وہ نظریں جھکائے باادب طریقے سے کھڑا تھا۔

"تم جاؤ یہاں سے۔۔۔"

AESTHETICNOVELS.ONLINE

عالیہ کے کہنے کے باوجود بھی وہ کھڑا رہا۔

-Explore, Dream and Read

"کامی؟ کیا بات ہے؟ کچھ کہنا چاہتے ہو؟" اب کہ عادل نے کہا۔

"جی۔۔وہ۔۔عروہ۔۔" اس نے نظریں اوپر اٹھا کر جوں ہی کہا تو عالیہ نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔ ممکن تھا کہ وہ اسے وہاں سے چلتا کرتیں، تبھی عادل بولا۔

"مام۔۔پلیز۔۔اسے بات کرنے دیں۔۔"

lg@aestheticnovels.online

"صاحب۔۔ زہرہ آئی تھی۔۔بتا رہی تھی کہ بلال شیخ نے عروہ کو جان سے مارنے کی دھمکی دی ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ اگر اس نے عین نکاح کے وقت کوئی مسئلہ پیدا کیا تو وہ زہرہ کے بھائی سے اسکی شادی کر دیں گے۔" اس نے چیدہ چیدہ بلواسطہ طور پہ انکے سامنے بات رکھی۔ بلواسطہ طور پہ وہ اپنے لیئے کہہ رہا تھا۔

"کیا؟؟؟" عالیہ کے منہ سے حیرت کے مارے نکلا تھا۔

کامل عرف کامی شکل وصورت کے لحاظ سے بے انتہاء خوبصورت تھا لیکن پیشے کے اعتبار سے وہ انکے گھر میں خانساماں تھا۔ اور خانساماں کے طور پہ ہی انکے گھر پہ کام کر رہا تھا۔

"تو کیا تم کر لوگے؟؟" عالیہ نے پوچھا۔

"جی؟؟" وہ چونکا۔

اس سے بھی زیادہ عادل کو دھچکا لگا۔ "مام؟ یہ آپ؟؟"

"چپ رہو تم۔۔ کیا تم کرلوگے اس سے شادی؟ بولو؟؟"

"جی؟؟ لیکن میں۔۔ میرا مطلب۔۔ میں اور وہ۔۔ ن۔ نن۔۔ نہیں۔۔۔ یہ۔۔ سب ممکن نہیں۔۔" وہ اٹک اٹک کر بولا تو عالیہ ہنس دی۔

"سب ممکن ہے۔۔ تم چاہو تو۔۔ دیکھو۔۔ تم شکل سے خوبصورت ہو۔۔ بس روپیہ پیسہ نہیں ہے تمہارے پاس۔۔ وہ ہم تمہیں دے دیتے ہیں۔۔ کیا کہتے ہو؟"

اسکی پیش کش سن کر کامل کا دماغ سن ہو کر رہ گیا۔

"مام۔۔ پلیز۔۔۔ بس کر دیں۔۔ کیا ہو گیا ہے آپکو؟؟ آپ کس قسم کی بات کر رہی ہیں یہ؟؟"

اس سے پہلے کامی جواب دیتا عادل جھنجھلا کر بولا۔

"مت بھولیں کہ میرا کیریئر داؤ پہ لگا ہے۔۔ اگر اسکی شادی کامی سے ہو جاتی ہے تو میڈیا والے ایک سے بڑھ کر ایک خبر اور بنالیں گے۔۔"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

"تو کس نے کہا تھا کہ ہیرو بنو؟ یہ سب تمہارا ہی پھیلایا ہوا رائتہ ہے۔۔ بھگتو اب۔۔۔" وہ عاجز آکر بولی تھی۔

"کامی۔۔ تم عروہ سے میری بات کروا سکتے ہو؟؟؟"

"جی؟؟" ابھی اسکے دل میں چراغ جلنے ہی لگے تھے کہ بجھ سے گئے۔

"یہ لو میرا فون۔۔ زہرہ تک پہنچا دو۔ اور اس سے کہو کہ عروہ سے میری بات کروائے۔۔" اس نے اپنا فون اسکے ہاتھ میں دیا۔

"صاحب آپ اسکے گھر کے نمبر پہ کال کرلیں۔۔"

اسکا مشورہ سن کر عادل نے غصہ سے اسے دیکھا۔ "تمہیں کیا لگتا ہے کہ اسکا باپ اس سے میری بات ہونے دے گا؟؟"

"اب اس سے بات کرنے کی کیا تک ہے تمہاری؟؟" وہ اب کہ چکر کھا کر گرنے والی تھیں۔

"آپ اور ڈیڈ یہی کہہ رہے ہیں ناں کہ میں خود بھگتوں اب؟ تو یہی کر رہا ہوں۔۔"

کامی نے اس سے فون پکڑا۔ اگلے لمحے وہ انکی نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا۔

"کیا چل رہا ہے تمہارے دماغ میں؟" وہ اسکے چہرے پہ موجود الجھنوں کی گتھی کو سمجھنا چاہ رہی تھیں۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"دیکھو۔۔ عادل۔۔ تم ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔"

"مام۔۔ پلیز۔۔۔" وہ موبائل ہاتھ میں تھامے اپنا سر پکڑے ہوئے تھا۔

☆☆☆☆☆

جاری ہے۔۔

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

باب نمبر6

تھوڑی دیر بعد ہی کامی اسکے گھر کی دہلیز پہ موجود تھا۔جوں ہی اس نے گھر کے اندر کی چوکھٹ پہ قدم رکھا بلال شیخ کی زوردار آواز سے اسکے قدم وہیں ساکن ہو کر رہ گئے۔

"دستک دیئے بناء تم کیسے آسکتے ہو؟؟"

انہوں نے اسکی طرف ناگواری سے دیکھتے ہوئے سوال کیا۔وہ سمجھ چکا تھا کہ اسکی آستین سے اوپر کی جانب چڑھائے گئے بازو سے انہیں خاصی کوفت ہو رہی ہے۔اس نے فوراً سے اپنے بازو سیدھے کیئے۔

"ج۔۔جج۔۔جی۔۔۔وہ۔۔۔صاحب۔۔"

"مانا کہ تمہاری بہن یہاں کام کرتی ہے۔۔لیکن یہ کوئی طریقہ نہیں کہ تم منہ اٹھا کر ہی آجاؤ۔۔"

"وہ۔۔صاحب۔۔اصل میں۔۔میں نے دروازہ کھٹکھٹایا تھا۔۔لیکن دروازہ کھُلا ہوا ہی تھا تو میں اندر چلا آیا۔۔"

"یہ بھی تمہاری بہن کے کام ہوں گے۔۔عروہ کی ماں۔۔۔" اس سے بات کرتے ہوئے انہوں نے سدرہ کو ذرا چیخ کر پکارا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

"جی۔۔" ایک لمحے میں ہی وہ کسی کنیز کی طرح انکے سامنے حاضر تھی۔

"کہاں ہے اسکی بہن؟؟" وہ جنجھلا کر بولے۔

"وہ شاید۔۔باہر صحن دھو رہی تھی۔۔"

اسی لمحے زہرہ لان سے لاؤنج میں داخل ہوئی۔اس نے چاروں اطراف سے سر پہ دوپٹہ اوڑھا ہوا تھا۔

"کہاں تھی تم؟اور یہ گھر کا دروازہ کھلا کس لیئے چھوڑا تھا؟"

"صاحب۔۔وہ۔۔میں۔۔فرش۔۔۔"

"اچھا۔۔بس۔۔بس۔۔۔ سمجھا دو اپنے بھائی کو یوں منہ اٹھا کر تمہارے کوارٹر تک ہی آیا کرے۔۔یہاں آنے کی ضرورت نہیں۔۔۔"

"جی۔۔۔" اس نے فوراً سے کہا اور پھر کامی کو اشارۃً وہاں سے جانے کے لیئے کہا۔

دونوں بہن بھائی اگلے دو منٹ میں انکی نظروں سے غائب ہو گئے تھے۔

"فاروق۔۔۔" سدرہ نے آخری سی کوشش کے لیئے ذرا دل تھام کر انہیں پکارا۔

"تم سے اب بات تمہاری بیٹی کے رخصت ہونے کے بعد ہی ہو گی۔۔ سمجھی۔۔۔اور اسے بھی سمجھا دینا۔۔جتنی خاک وہ میرے سر پہ ڈال سکتی تھی ۔۔ڈال لی۔۔اب اور نہیں۔۔۔مزید کوئی تماشا لگایا تو تم دونوں ماں بیٹی کو جان سے مار دوں گا۔۔ سمجھی۔۔"

انکے غصے کے سامنے وہ بے بس ہو گئی تھی۔وہ انہیں لاچاری اور مجبوری سے بس دیکھتی ہی رہ گئی۔

پانچ منٹ بعد ہی زہرہ انکے سامنے سے گزرتے ہوئے عروہ کے کمرے کی جانب جانے لگی۔

"تم کہاں جا رہی ہو؟؟"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

اسکے ہاتھ میں کپڑوں کا تھیلا دیکھ کر وہ بولے۔

"وہ۔۔یہ کپڑے ہیں عروہ بی بی کے۔۔سدرہ بی بی نے ہی کہا تھا کہ انہیں تہہ کر کے عروہ بی بی کے کپ بورڈ میں سیٹ کر دوں۔۔" اسکی لڑکھڑاتی زبان سے انہوں نے شکی نظروں سے اسے دیکھا۔

سدرہ نے بھی اسے نا سمجھی والے انداز میں دیکھا۔کیونکہ اس نے تو اسے ایسا کرنے کے لیئے کہا ہی نہیں تھا۔

"یہ سب ایک بیگ میں پیک کر دینا۔۔کیونکہ آج کے بعد یہ لڑکی یہاں نہیں آئے گی۔۔"

انکے منہ سے نکلے اگلے لفظوں نے سدرہ کی جان ہی چھین لی تھی۔

"فاروق۔۔یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔۔ایک ہی تو بیٹی ہے ہماری۔۔آپ۔۔ایسے۔۔۔رو رو کر برا حال کر لیا ہے اس نے۔۔۔"

"کہاناں تم سے اب بات تمہاری بیٹی کی رخصتی کے بعد ہی ہو گی۔۔" وہ جنجھلا کر بولے تو انکے الفاظ انکے منہ میں ہی رہ گئے۔وہ تقریباً کانپ اٹھی تھیں۔

"جاؤ تم اب۔۔۔" زہرہ کی طرف دیکھ کر اب کہ وہ بولے تو اس نے وہاں سے کھسکنے میں ذرا سی بھی دیر نہ لگائی۔

"اس قدر سنگدل تو نہیں تھے آپ۔۔فاروق۔۔کیا ہو گیا ہے۔۔"

اسکی بات سنتے ہوئے انکی آنکھوں میں جھرجھری سی آئی۔انہیں وہ سب یاد آنے لگا تھا جب وہ عروہ کی ضد کے آگے ہار مان لیا کرتے تھے۔بھلے ہی وہ ایک سنگدل باپ تھے لیکن باپ تو تھے ہی۔اسکی اس حرکت نے انہیں اندر تک توڑ دیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆

عروہ اپنے گھٹنوں میں سر اوندھے رو رہی تھی۔زندگی کے ایسے مقام پہ اسکی ذات خود سے ہی فرار حاصل کرنا چاہتی تھی لیکن وہ نہ مر سکتی تھی اور نہ جی پا رہی تھی۔دروازہ کھلا تو اس نے اپنا سر گھٹنوں پر سے اٹھایا۔زہرہ نے کپڑے بیڈ پر رکھے اور دروازہ فوراً سے لاک کیا۔

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمٰی ضیاء

اسکی اس حرکت پہ عروہ نے نہ سمجھی والے انداز میں اسے دیکھا۔ زہرہ آگے بڑھی اور بیڈ پہ رکھے گئے کپڑوں میں چھپائے گئے موبائل کو کپڑوں کی تہہ میں سے نکالا۔

اپیل آئی فون کو اسکے پاس دیکھ کر وہ رونا بھول گئی تھی۔ یہ سب کیا ہے؟ وہ اس سے پوچھنا چاہتی تھی لیکن اسکی سوالیہ نظروں کو سمجھتے ہوئے وہ خود ہی بولی۔

"وہ۔۔بی بی۔۔۔" اسکی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ موبائل کی اسکرین پہ "عادل خان" ڈسپلے ہو رہا تھا۔

"یہ۔۔۔" وہ ہکا بکا رہ گئی تھی۔

"بی۔بی۔۔وہ کامی آیا تھا۔۔وہ دے کر گیا ہے عادل بابا کا فون۔۔ کہہ رہے تھے کہ آپ کی ان سے بات کروا دوں۔۔میرا مطلب ہے کہ عادل صاحب۔۔وہ آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔۔"

اس نے ذرا آہستہ سے کہا۔

"آگ لگاؤ اس فون کو۔۔۔" اس نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا اور فون اسکے ہاتھ سے پکڑ کر ڈسکنیکٹ کرتے ہوئے بیڈ پہ پٹخ دیا۔

"بی بی۔۔بات کر لیں۔۔ہو سکتا ہے کہ کوئی ہموار راہ ہی نکل آئے۔۔"

AESTHETICNOVELS.ONLINE

" ہموار راہ؟؟" وہ طنزیہ مسکرائی تھی مگر پھر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ "یہی انسان ہی ہے میری ہر راہ کو ناہموار کرنے والا۔ اللہ کرے مر جائے۔۔ایکسیڈنٹ ہو جائے اسکا۔۔اور آئے ہی ناں یہاں۔۔"

-Explore, Dream and Read

"بی۔بی۔۔اللہ نہ کرے۔۔ایسا تو نہ کہیں۔۔" اسے دکھ ہوا تھا۔

"تم نہیں جانتی کہ مجھ پہ کیا بیت رہی ہے۔۔"

موبائل پہ وائبریشن کی آواز سن کر اپنے بال نوچنے لگی۔ "کیوں پیچھے پڑا ہے یہ اب۔۔میری زندگی برباد کر کے چین نہیں ملا اسے۔۔"

اس نے ایک ہی لمحے میں آناً فاناً فون بیڈ سے اٹھاتے ہوئے سبز بٹن دبا کر ریسیو کیا۔

lg@aestheticnovels.online

اس کے فون اٹھاتے ہی اس نے فون اسپیکر پہ ڈالا کیونکہ اسکے برابر میں کھڑی عالیہ شدت سے اسکے فون اٹھانے کا انتظار کر رہی تھی۔

"مسئلہ کیا ہے تمہارا؟؟" وہ کرخت لہجے میں بولی تھی۔ وہ دنیا کی پہلی لڑکی تھی جو اس سے اتنی شدید نفرت کرنے لگی تھی۔

"عروہ۔۔ میری بات سنو۔۔۔ اتنا اوورری ایکٹ کرنے کی ضرورت نہیں۔۔ دیکھو۔۔ اگر میری تم سے شادی ہو جاتی ہے تو یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے۔۔ کامی سے اگر شادی ہو جاتی ہے تو تم کبھی بھی اپنا پڑھائی کا خواب پورا نہیں کر سکو گی۔۔ لیکن اگر مجھ سے شادی کے لیئے تم بناء کسی زور زبردستی کے ہاں کر دو گی تو ہم دونوں کے لیئے اچھا ہو گا۔۔ ورنہ تمہارے ابا شاید تمہیں مار ڈالیں۔۔ پلیز۔۔"

اسکی بات سن کر عالیہ نے عادل کو حیرت سے منہ کھول کر دیکھا۔ اس سے بھی زیادہ شاک تو عروہ کو لگا تھا۔

جاری ہے۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
Explore, Dream and Read

باب نمبر 7

"شٹ اپ۔۔۔ جسٹ۔۔ شٹ اپ۔۔۔ تم سے بڑا موقع پرست میں نے اس دنیا میں نہیں دیکھا۔۔ مجھے اپنی پرواہ نہیں۔۔ تم اپنی خیر مناؤ مسٹر عادل خان۔۔ مر جاؤں گی لیکن تم سے شادی کے لیئے ہاں نہیں کہوں گی۔۔ سمجھے۔۔۔" اسکا جی چاہ رہا تھا کہ وہ فون میں گھس کر اسکا منہ توڑ دے۔ غصہ کے مارے اسکی آنکھیں لال ہو رہی تھیں۔

"مر و گی تم۔۔ میں بتا رہا ہوں تمہیں۔۔۔"

"ہاں۔۔ تو تمہیں اس سے کیا؟" اس نے یہ کہا اور فون پٹخ دیا۔

"پاگل ہو گئی ہے یہ لڑکی۔۔ اس قدر بے خوف ہو گئی ہے یہ۔۔" عادل نے خود کے ساتھ الجھتے ہوئے کہا تھا۔

lg@aestheticnovels.online

اسکے برابر میں کھڑی عالیہ اسکی ساری گفتگو سن چکی تھی۔ "اب اسکے پاس کھونے کے لیئے کچھ بچا ہی نہیں۔۔ اس لیئے نڈر ہو گئی ہے یہ لڑکی۔۔"

"کیا مطلب؟ اپنے باپ سے خوف کھاتی تھی یہ۔۔ اور آج دیکھیں۔۔ اسے کوئی خوف ہی نہیں۔۔"

"باپ نے جو سر سے ہاتھ اٹھا لیا ہے۔۔ ایسا تو ہونا ہی تھا۔۔" وہ قدرے تاسف سے بولی۔

اسکے ایک ایک لفظ سے اسکے لیئے پرواہ دکھ رہی تھی۔ "میں جا کر بات کرتی ہوں اس سے۔۔"

عادل چونکا۔ یہ کیا؟ وہ جو اسے اس سب سے روک رہی تھی، اب مان کیسے گئی؟

"مام۔۔ آپ؟؟"

"ہاں۔۔ میں۔۔ اگر اس نے انکار کیا تو شاید اسکا باپ اسے وہیں شوٹ کر دے۔۔ میں کرتی ہوں اس سے بات۔۔" وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھیں۔

اسی اثناء میں اسکے موبائل پہ بیپ ہوئی۔ " ٹی۔ وی آن کرو ذرا۔۔ جذبہ نیوز لگاؤ۔۔" مینیجر تیمور کی جانب سے میسج تھا۔

اس نے فوراََ سے ریموٹ اٹھایا اور ٹی وی آن کرتے ہوئے اسکے بتائے گئے چینل کو لگایا۔

"ناظرین! ہم آپ کو بتاتے چلیں کہ مشہور اداکار عادل خان کو سرِ عام ان کے والد نے تھپڑ رسید کر دیا۔۔ ایک نہیں۔۔ بلکہ دو۔۔ دو۔۔"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

" ہینڈسم اداکار جن سے ملنے کے لیئے شہر کی ہر لڑکی روتی ہے۔ وہ اپنے ہی باپ سے تھپڑ کھا کر رو پڑے۔" اینکر مزے سے نیوز پڑھتے ہوئے مسکرا رہا تھا کہ عادل کا جی چاہا ٹی۔ وی میں گھس کر ہی اسکے دانت توڑ دے۔

"ناظرین۔۔ اس کی وجہ ایک لڑکی ہے۔۔ جی ہاں۔۔ ایک لڑکی۔۔ کہا جا رہا ہے کہ وہ انکے محلے کی رہنے والی ایک لڑکی ہے۔ جی ہاں ایک عام لڑکی۔۔ لڑکی کے باپ کا کہنا ہے کہ عادل خان نے ان کی بیٹی کو گھر سے بھگایا ہے۔ ہم آپکو بتاتے چلیں کہ عادل خان نے اس بات کو کنفرم بھی کیا ہے۔ اب غصہ میں کیا ہے یا ہوش و ہواس میں۔۔ یہ بات تو ہمیں عادل خان ہی بہتر طور پہ بتا سکتے ہیں۔"

"ڈسگسٹنگ۔۔۔" اس نے ریموٹ کا سرخ بٹن دبا کر ایل۔ ای۔ ڈی کو بند کیا۔

Ig@aestheticnovels.online

اگلے لمحے ہی اس نے تیمور کو فون ملایا۔ " میرے انسٹاگرام اکاؤنٹ میں خبر ڈالو کہ میری عروہ بلال سے شادی ہو رہی ہے۔"

"کیا؟؟ کیا کہہ رہے ہو تم؟؟" تیمور بمشکل ہی بول پایا تھا۔ عادل اور یہ بات؟ وہ بھی اس صورت میں جب اسکے دو بڑے پراجیکٹ نیو ائیر پہ آن ائیر ہونے والے تھے۔

"یہ سچ ہے۔۔ اور ساتھ میں یہ بھی لکھ دو کہ خود ساختہ خبریں پھیلانے سے پہلے عادل خان سے پریس کانفرنس میں سوال براہِ راست پوچھ لیں۔ اور۔ پریس کانفرنس کے لیئے کچھ دیر صبر کر لیں۔۔۔"

"عادل؟ تم کیا کر رہے ہو یہ سب؟؟ دیکھو۔۔ ابھی مجھے ڈائریکٹر کی کال آئی۔۔ اسکا کہنا ہے کہ یہ خبریں تمہیں مزید ان کروا سکتی ہیں۔۔ لیکن تم اب شادی کرنے چلے ہو۔۔ ایسے تو لوگوں کے پاس کوئی بات ہی نہیں رہے گی تمہارے بارے میں کرنے کے لیئے۔۔۔ کیسے ہو گی پروموشن۔۔"

"تیمور۔۔ تم سے مجھے اس سب کی امید نہیں تھی۔۔ میں جانتا ہوں کہ اس سب کی وجہ سے میرا کیریئر داؤ پہ لگا ہے لیکن میں ایک انسان ہوں۔۔ جیتا جاگتا انسان۔۔ میں کسی کے ساتھ زیادتی نہیں کر سکتا۔۔"

اس نے اتنا کہا اور فون رکھا۔ اگلے ہی لمحے تیمور نے انسٹاگرام اسٹوری پہ اسکا بتایا گیا پیغام اسٹیٹس کی صورت لگا دیا۔ رابی نے یہ اسٹیٹس جوں ہی دیکھا تو وہ پاگلوں کی طرح عروہ کو کال پہ کال کرنے لگی مگر اسکا نمبر مسلسل بند آرہا تھا۔

"یا اللہ۔۔۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے؟" وہ سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

"عروہ میں چاہ کر بھی تمہارے لیئے کچھ نہیں کر پا رہی۔۔ کاش۔۔ تمہارا فون آن ہوتا۔۔ کاش۔۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆

عالیہ خان نے اپنا شادی کا جوڑا نکالا اور اپنی ساری جیولری بھی، جو انہوں نے اپنی بہو کے لیئے خاص طور پہ محفوظ کر کے رکھا تھا۔ وہ نہیں جانتی تھیں کہ حالات ایسے ہوں گے کہ انہیں یہ سب اس طرح سے اپنی بہو تک پہنچانا ہو گا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

شام کے چار بج چکے تھے۔ نکاح کا وقت مغرب کی نماز کے بعد مختص کیا گیا تھا۔ اسے انتظار تھا تو کسی معجزے کا لیکن اب شاید کچھ نہیں ہو سکتا تھا جب اسے یہ معلوم ہوا کہ عادل خان کی ماں اسکے لیئے نکاح کا جوڑا اور کچھ زیورات لے کر آئی ہے۔ سدرہ بھی حیران تھی کہ آخر عالیہ کیسے اس سب کے لیئے مان گئی؟ کیونکہ اس کے چہرے پہ اب کوئی شکن نہیں تھی، وہ شکن جو صبح وہ اسکے چہرے پہ دیکھ چکی تھیں۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں۔۔ میرا مطلب ہے کہ عروہ بیٹی سے مل لوں؟؟" عالیہ نے سدرہ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

سدرہ نے ایک نظر اٹھا کر فاروق صاحب کو دیکھا اور پھر عالیہ کو۔۔

"کیا ہوا؟ کوئی مسئلہ ہے؟؟"

"لے جاؤ انہیں۔۔" فاروق صاحب نے قدرے سنجیدگی سے کہا تھا۔

اگلے دو منٹ میں اسکے کمرے کا دروازہ کھلا اور وہ اندر آموجود ہوئیں۔ انکے ہاتھ میں موجود موتی ستارے کے کام والا سرخ شادی کا جوڑا دیکھ کر اسکا خون کھول اٹھا چکا تھا مگر وہ خود پہ ضبط کیے ہوئے تھی۔ انہوں نے جوڑا اور زیورات اسکے بیڈ کے پاس موجود میز پہ رکھے اور اسکے برابر میں آ بیٹھیں۔ سدرہ نے اسے اشارۃً اسے سلام کرنے لیئے کہا لیکن عروہ جوں کی توں بناء آنکھوں کو جھکائے اسے غصہ سے دیکھ رہی تھی۔ سدرہ کی نگاہوں کو عالیہ سمجھ چکی تھی جو عروہ کو اشارۃً نظریں جھکانے کا کہہ رہی تھیں۔

"کوئی بات نہیں۔۔" اس نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا۔ "اس پہ اس وقت کیا بیت رہی ہے میں سمجھ سکتی ہوں۔۔ ایم۔ سوری۔۔" وہ سدرہ سے معذرتانہ لہجے میں بولی تھی۔

"اگر آپ برا نہ مانیں تو کیا میں عروہ سے اکیلے میں بات کر سکتی ہوں؟"

اب کہ دونوں چونکیں۔

"آپ کو مجھ سے جو بات کرنی ہے امی کے سامنے کریں۔" وہ خاصے گستاخ انداز میں بولی۔

اس نے اسے خوب غور سے دیکھا اور پھر کچھ دیر توقف کے بعد بولی۔

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"دیکھو۔۔ضد اور ہٹ دھرمی تمہاری اپنی ذات کے لیئے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔۔تم آخر کیوں خود کا امتحان لے رہی ہو؟؟"

"امتحان میں تو آپ سب کو میں ڈالوں گی۔۔" وہ بیڈ پر سے اتری اور سائیڈ ٹیبل پہ رکھے گئے جوڑے کو زمین پہ پٹخ کر بولی۔

"عروہ۔۔کیا کر رہی ہو تم۔۔۔" سدرہ نے ذرا ڈپٹ کر اسکا نام لیا۔اس نے فوراً سے جوڑا زمین پر سے اٹھایا۔ جواباً عروہ پہ کسی بھی بات کا کوئی اثر نہ ہوا۔

"آپ کے بیٹے سے شادی کرنے میں مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے اور یہ لیجیئے۔۔اسکا فون۔۔" اس نے سائیڈ ٹیبل کے دراز سے فون نکال کر اس کے ہاتھ پہ رکھا تو ہکا بکا رہ گئیں۔

"میری بچی۔۔" انہوں نے فون کو ایک سائیڈ پہ رکھا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر سہلایا۔"میں سمجھ سکتی ہوں کہ تم پہ کیا بیت رہی ہے۔۔"

"نہیں۔۔نہیں سمجھ سکتیں آپ۔۔عالیہ آنٹی میں اسکے ساتھ نہیں بھاگی۔۔میں صرف۔۔" اسکی آواز بھرا سی گئی۔"میں تو صرف اپنے ایڈمیشن کے لیئے کراچی گئی تھی۔۔اور آج شام میں نے واپس آجانا تھا۔۔ابا کو منا ہی لینا تھا۔۔لیکن۔۔آپ کے بیٹے نے۔۔اسکی ہیروگیری نے۔۔میری پوری زندگی کو ڈرامہ بنا کر رکھ دیا ہے۔۔"

"عروہ۔۔میری بات سنو۔۔دیکھو۔تم جو کچھ کر رہی ہو۔اس سب میں تمہارا نقصان ہے۔اگر تم عادل سے بخوشی نکاح کر لیتی ہو تو میں تمہیں یقین دلاتی ہوں تمہاری پڑھائی پہ کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ٹرسٹ می۔۔"

اس نے آئی برو اچکا کر اسے دیکھا اور پھر تضحیکی انداز میں مسکراتے مسکراتے رو پڑی۔

عالیہ نے اسکے بکھرے بالوں کو اسکے ماتھے سے پیچھے کرتے ہوئے اپنے گلے سے لگایا۔"میری اپنی کوئی بیٹی نہیں ہے لیکن آج سے تم میری بیٹی ہو۔۔" اسکی اپنی آنکھیں بھر آئی تھیں۔

آخر وہ اس قدر جذباتی کیوں ہو رہی ہیں؟ یہ سب دیکھ کر عروہ سے زیادہ سدرہ حیران ہو رہی تھی۔کیونکہ ابھی صبح ہی اس نے اسکی بیٹی کو اپنے بیٹے کے لیئے ریجیکٹ کیا تھا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

"اللہ تمہارے ماں باپ کا سایہ تمہارے سر پہ ہمیشہ قائم رکھے۔۔ آمین۔۔" اس وقت اسکی شادی ہونے جا رہی تھی اور وہ اسے دعا اسکے بر عکس دے رہی تھی۔ آخر کیا وجہ تھی؟ وہ سمجھ نہیں پا رہی تھیں۔

☆☆☆☆☆

جاری ہے۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

باب نمبر8

شام چھ بجے نکاح کے لیئے محلے کے چند لوگوں کو ہی مدعو کیا گیا تھا۔ جتنا وہ اسکی بے باکی سے ڈر رہے تھے، اتنا ہی معاملہ اسکے برعکس ہوا تھا۔ وہ عالیہ کی شادی کا جوڑا زیبِ تن کیے ہوئے اپنے کمرے میں بیٹھی تھی۔ ہاتھ میں موجود نفیس زیورات کو دیکھتے ہوئے اسکا جی چاہا اپنا منہ نوچ لے۔ آج اسکے پاس قیمتی زیورات تو تھے لیکن تعلیم جیسا زیور، جس کی خاطر اس نے سنگین قدم اٹھایا وہ خطرے میں تھا۔ عالیہ نے اسے امید تو دلائی تھی لیکن وہ ابھی بھی اسکی بات پہ پوری طرح سے یقین نہیں کر پائی تھی۔

"تمہیں چاہیئے تھا اسکی ہر بات کو اسکے منہ پہ مارتی۔۔" اسکے اندر سے جیسے کوئی بولا تھا۔

"میں چاہ کر بھی ایسا نہ کر سکی۔۔ جب عالیہ آنٹی نے مجھے گلے سے لگایا تو ایسے لگا جیسے کوئی دکھ باقی ہی نہیں رہا۔۔ میں انکار کرنے کے باوجود انکار ہی نہ کر سکی۔" اس نے اپنے اندر سے آنے والی آواز کو جیسے مطمئن کیا تھا۔

ابھی وہ اپنے ساتھ الجھ ہی رہی تھی کہ دروازے پہ دستک ہوئی۔ بلال شیخ اور فاروق خان قاضی صاحب کو لیئے کمرے میں آموجود ہوئے۔

اپنے باپ پہ پہلا دھیان پڑتے ہی اسکی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔

نکاح کے لیئے اسکی آمادگی کا پوچھا گیا تو اسکا دھیان اپنے باپ پہ ہی تھا کہ شاید وہ اس لمحے اپنا فیصلہ بدل لے۔ لیکن ایسا نہ ہو سکا۔ جیسے جیسے عالیہ عروہ کو دیکھتی جاتی اسکا کلیجہ پھٹ رہا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اسے کچھ یاد آ رہا ہے۔ ماضی میں گزرا وقت۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

عالیہ اور اپنی ماں پہ دھیان پڑتے ہی اس کے منہ سے تیزی سے نکلا۔ "قبول ہے۔۔"

قاضی صاحب کو نہایت احترام سے رخصت کیا گیا۔ عروہ کو کمرے سے باہر لاؤنج میں لایا جہاں عادل خان نظریں جھکائے بیٹھا ایک الگ دنیا میں محو تھا۔ اسکی شادی اس انداز میں ہو گی؟ اس نے سوچا نہیں تھا۔

وہ باہر آئی تو عادل فوراً سے کھڑا ہوا۔ اسے اپنی دلہن کے روپ میں دیکھ کر اسکا دل مقناطیس کی طرح اسکی جانب بڑھنے لگا۔ اپنی ماں کے لباس میں اسے دیکھ کر وہ خوش تھا۔ عالیہ نے جوں ہی عادل کی طرف دیکھا تو خوش دلی سے مسکرا دی۔

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"سدرہ بہن۔۔میں نے آج صبح جو کچھ کہا۔۔اسکے لیئے میں معذرت کرتی ہوں۔۔"

"ن۔نہیں۔۔ایسا نہ کہیں۔۔دیکھیں ہمارے بچے ساتھ میں اچھے لگ رہے ہیں ناں؟"

انکا سوال سن کر عالیہ بے ضبط ہنسی۔"ہاں۔۔ایسے لگتا ہے جیسے دونوں ایک دوسرے کے لیئے ہی بنے تھے۔۔ایک دوسرے کا ہونا ان دونوں کی قسمت میں ہی لکھا تھا۔۔"

اس نے صبح جو کہا تھا اب اسکی نفی کر رہی تھی۔سدرہ کا دل جہاں بے چین سا تھا، اب مطمئن ہو گیا تھا۔

"میری بیٹی کا خیال رکھیئے گا۔۔" وہ التجائیہ انداز میں بولتے ہوئے سسکی بھر کر بولیں تو عالیہ نے انکے ہاتھ میں ہاتھ رکھ کر انہیں تسلی دی اور انہیں اپنے گلے سے لگایا۔

عادل اسے دیکھے جا رہا تھا اور وہ نظریں جھکائے غصہ سے اپنی انگلیاں کاٹ رہی تھی۔

"ارے۔۔تم دونوں کھڑے کیوں ہو؟بیٹھ جاؤ۔۔" فاروق صاحب کی بات سن کر اس سے پہلے دونوں بیٹھتے بلال شیخ کے تلخ آمیز الفاظ سن کر سبھی ٹھٹھک کر رہ گئے۔

"آج سے تم ہمارے لیئے مر گئی۔۔ہر بات ضد کر کے تم منوا ہی لیتی تھی۔۔میں نہیں جانتا تھا کہ۔۔خیر۔۔تمہیں پڑھنے کا شوق تھا ناں۔۔تو یہ تمہارا شوہر۔۔یہ کرے گا اب تمہارا خواب پورا۔۔لیکن آج کے بعد کبھی سوچنا بھی مت کہ تمہارا کوئی باپ بھی اس دنیا میں ہے۔"

"بلال؟؟کیا کہہ رہے ہو تم؟بچی کو اپنی دعاؤں کے سائے تلے رخصت کرنے کی بجائے تم۔۔۔" فاروق صاحب کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔یہ وہی الفاظ تھے جو وہ ایک دفعہ پہلے بھی ماضی میں کسی کے منہ سے سن چکے تھے۔

"میرے دل سے اسکے لیئے ہمیشہ دعا ہی نکلتی رہے گی۔۔لیکن اس نے میرا جتنا دل دکھایا ہے شاید میں آپ کو دکھا سکتا۔۔" انہوں نے اتنا کہا اور وہاں سے چل دیئے۔سب کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے۔

"ن۔۔نن۔۔نہیں۔۔نہیں۔۔ابا۔۔۔پلیز۔۔۔ایسا نہ کہیں۔۔پلیز۔۔ابا۔۔" وہ انکے پیچھے تیزی سے بھاگی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

اس نے انکی قمیض کو زور سے پکڑ لیا تھا کہ وہ آگے بڑھ ہی نہ سکے۔

"ابا۔۔یہ سزا نہ دیں مجھے۔۔پلیز ابا۔۔۔"

انہوں نے رخ موڑ کر اسے دیکھا جو دلہن کے لباس میں براہِ نام میک اپ کیے ہوئے انکے سامنے کھڑی بلک بلک کر رو رہی تھی۔

"بیٹیاں باپ کا غرور ہوتی ہیں۔۔میں سنگدل، سخت دل باپ ضرور تھا لیکن اپنی بیٹی سے شدید محبت کرنے والا انسان تھا۔کیا تم نے کبھی نہیں سوچا کہ تمہاری ہر ضد کو مان لینے والا تمہارا اباپ تم سے محبت بھی کر سکتا ہے؟ تمہیں میری سختی نظر آئی۔۔میرا پیار کہیں نظر ہی نہیں آیا جو اس انسان کی خاطر اپنے باپ کی محبت کو ہی بھول گئی؟؟"

"ابا۔۔۔میری بات تو سنیں۔ایسا کچھ نہیں ہے۔۔ابا۔۔" وہ انکے سینے کے ساتھ لگی رو رہی تھی اور وہ اسے خود سے دور کر رہے تھے۔اذیت سے بڑھ کر اذیت تھی یہ۔انکی آنکھیں آنسوؤں سے بھیگ چکی تھیں لیکن وہ خود کو سنبھالے ہوئے تھے۔

وہاں موجود ہر شخص ہی رو رہا تھا۔کسی نے ابھی ایسا نہیں سوچا تھا جو ہو گیا تھا۔انہوں نے اپنی قمیض کو اسکے ہاتھ کی گرفت سے آزاد کیا اور تیز تیز قدم بڑھاتے ہوئے سب کی نظروں کے سامنے سے اوجھل ہو چکے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆

اس کا رونا چیخنا چلانا شاید اسکے حلق میں ہی کہیں دب کر رہ گئی تھی۔عالیہ نے اسے کمرے میں موجود بیڈ پہ بٹھایا۔آتشی گلابی رنگ کی بیڈ کی چادر نہایت نفیس انداز سے بچھی ہوئی تھی۔سائیڈ ٹیبل پہ پھولوں سے سجا گلدستہ پڑا ہوا تھا۔لیکن اسکا جی چاہ رہا تھا کہ اس کمرے کو تو کیا اس گھر کو ہی آگ لگا دے۔عالیہ اسے بار بار دیکھ رہی تھی کہ شاید وہ اس سے کوئی بات کرے۔۔لیکن نہیں اسکے ہونٹ جیسے سل چکے تھے۔پتھر کی مورت بنے وہ سر جھکائے اپنی زندگی سے فرار حاصل کرنا چاہتی تھی لیکن وہ اچھے سے جانتی تھی کہ زندگی بھلے ہی اس کے لیئے تنگ ہو چکی ہے لیکن اسے اس زندگی کو گزارنے کے لیئے یہ کڑوا گھونٹ ہر روز پینا پڑے گا۔اذیت سے بڑھ کر اذیت میں مبتلا تھی وہ۔۔

"عروہ۔۔بیٹی۔۔میں جانتی ہوں کہ تمہاری شادی جن حالات میں ہوئی ہے تمہیں سنبھلنے میں وقت لگے گا۔باپ کے کہہ دینے سے بھلا کیا ہو جاتا ہے؟ وہ تمہارے ابا ہیں۔۔وقتی ناراضی ہے انکی۔۔دیکھنا وہ خود آئیں گے تم سے ملنے۔۔" وہ اچھے سے جانتی تھی کہ وہ اسے صرف امید ہی دلا رہی ہے کیونکہ حقیقت میں ایسا ہونا اتنا آسان نہیں تھا۔

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

انکی بات سن کر اس نے کسی قسم کے ردِ عمل کا اظہار نہ کیا۔ اسکے ہونٹ ایک دم ساکت تھے۔ خاموش۔۔ بالکل خاموش اور آنکھیں رو رو کر تقریباََ سوجھ ہی چکی تھیں۔

"عروہ بیٹی۔۔ میں جانتی ہوں کہ میرا بیٹا عادل تمہارے لیئے اَن چاہا مرد ہے لیکن نکاح کے لفظوں میں اللہ نے بے انتہاء طاقت رکھی ہے۔ دیکھنا تمہیں اس سے محبت ہو جائے گی۔"

انکی بات سن کر وہ طنزیہ انداز سے مسکرائی۔ آنکھ سے آنسو بے انتہاء بے بسی سے بہہ نکلا۔ مگر ہونٹ بالکل ساکت تھے۔ ایک دم خاموش۔۔ اسکی طرف سے جب کوئی جواب نہ ملا تو اس نے وہاں سے جانا ہی مناسب سمجھا۔ "میں جوس بجھواتی ہوں تمہارے لیئے۔۔" یہ کہتے ہوئے وہ وہاں سے چلی گئی۔

وہ وہاں سے گئی تو وہ چیخ چیخ کر رو پڑی۔ اتنا چیخ چیخ کر کہ اسکی آواز باہر بآسانی سنی جا سکتی تھی۔

"ابا۔۔ ابا۔۔ میں مر جاؤں گی۔۔۔"

فاروق صاحب نے عالیہ کو دیکھا جو اسکے کمرے کے باہر کھڑی خود بھی پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔ وہ سمجھ چکے تھے کہ اسکا ایسا حال کیوں ہے؟

"تم نے اس لڑکے کا انتخاب کر کے اپنے باپ کو لاچار کر دیا ہے۔ میں قریشی صاحب کو زبان دے چکا تھا۔ لیکن تم نے اس سے نکاح کر کے اپنے ہی باپ کی زبان کو جھوٹا ثابت کر دیا۔۔ میں تمہیں دعا دیتا ہوں عالیہ کہ تمہارے پاس ہر خوشی موجود ہو۔۔ ہر خوشی۔۔۔ لیکن تمہیں تمہارے باپ کا سایہ کبھی نصیب نہ ہو۔۔"

بھلے ہی اس بات کو گزرے پچیس سال ہو چکے تھے لیکن فاروق صاحب کی آنکھوں کے سامنے وہ منظر آج بھی ایسے چل رہا تھا جیسے آج کی ہی بات ہو۔ انکی آنکھوں میں جھرجھری سی آئی اور وہ ہنوز نگاہیں اسکے چہرے کی طرف کیے دیکھے جا رہے تھے جو پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔

"عالیہ۔۔ سنبھالو خود کو۔۔۔" آگے بڑھتے ہوئے انہوں نے اسے اپنے سینے سے لگایا۔

"فاروق۔۔ اس بچی کو اذیت میں دیکھ کر مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے کوئی زندہ لاش میرے سامنے ہو۔"

"عالیہ۔۔ جاؤ۔۔ اسے چپ کرواؤ جا کر۔۔" انہوں نے اسکے آنسو صاف کیے لیکن اسکے آنسو بارش کی صورت روانی سے بہہ رہے تھے۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

Ig@aestheticnovels.online

"نہیں فاروق۔۔اسکے اندر کا لاوا ابھی تو پھٹا ہے۔۔رو لینے دیجیئے اسے۔۔"

"عالیہ۔۔یاد ہے تمہیں۔۔تمہارا بھی ایسا ہی حال تھا۔۔لیکن تمہاری آنکھوں میں ایک آنسو بھی نہیں آنے دیا تھا میں نے۔۔یاد ہے؟؟"

جواباً اس نے اثبات میں گردن ہلائی۔

"اور دیکھو خود ساری عمر رو رہا ہوں۔۔" انہوں نے مسکراتے ہوئے اسے ہنسانے کی کوشش کی۔اسکی بات سن کر وہ روتے روتے ہنس دی۔

"فاروق۔۔کیا عادل اسے سنبھال پائے گا؟؟" اپنے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے وہ بولی۔

جواباً انہوں نے کوئی تاثر نہ دیا تھا۔وہ اچھے سے جانتے تھے کہ وہ میڈیا کی چمک دمک میں رہتا ہے بھلا بیوی کے ناز نخرے کیسے برداشت کرے گا؟

جاری ہے۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

باب نمبر 8

کمرے کے اندر سے رونے کی آواز اب مدھم پڑ چکی تھی۔ وہ جان چکے تھے کہ اسکے اندر کا غبار ہلکا ہو گیا ہے۔ لیکن یہ سب انکی سوچ تھی۔ روتے روتے وہ زمین پہ گر گئی۔ اسکا سر بیڈ کے نوک سے جا ٹکرایا تو وہ بیہوش ہو گئی۔

"عالیہ۔۔اسے کراچی نہ جانے دو۔۔" کچھ سوچتے ہوئے وہ بولے۔

"کراچی نہ جانے دوں؟ لیکن۔۔۔"

"عالیہ پلیز۔۔۔ چھڑواؤ اس سے یہ سب کام۔۔ کتنا ایڈوانس لے چکا ہے وہ؟ بتاؤ مجھے۔۔ میں ابھی اور اسی وقت اسے چیک دیئے دیتا ہوں۔۔ بس یہاں واپس آئے۔۔ اپنی بیوی، اپنا گھر بار سنبھالے۔۔"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

ابھی دونوں میں بحث ہو ہی رہی تھی کہ لاؤنج میں قہقہہ لگنے کی آواز گونجی۔ "ہا۔۔ہا۔۔ہا۔۔"

دونوں نے بیک وقت پیچھے مڑ کر دیکھا۔ عادل تضحیکی انداز میں مسکراتے ہوئے آگے بڑھا۔ اسکے لڑکھڑاتے قدم اس بات کا واضح ثبوت تھے کہ وہ نشہ کر کے آیا ہے۔

"ڈیڈ۔ بڑا پیسہ ہے آپکے پاس۔۔ انٹرسٹنگ۔۔" پھر سے ایک زوردار قہقہہ بلند ہوا تھا۔

lg@aestheticnovels.online

" اچھے سے جانتا تھا میں۔ تو۔ تو جب میں نے آپ سے پروڈکشن ہاؤس کے لیئے پیسہ مانگا، تب تو آپ نے۔۔"

"شٹ اپ۔۔ عادل۔۔ کیا حال بنایا ہوا ہے تم نے اپنا؟" عالیہ نے اسے ڈانٹ کر کہا۔

"حال۔۔۔" وہ ہنسا۔ "کیوں؟ شادی ہوئی ہے ناں میری۔۔" نشے میں دھت وہ انکے قریب آکر نہایت بے باکی سے بول رہا تھا۔

"چٹاخ۔۔" انہوں نے اسکے منہ پہ تھپڑ جھڑنے میں ایک لمحہ بھی نہ لگایا۔

عالیہ نے آگے بڑھ کر انکا ہاتھ پکڑا۔ " فاروق۔۔"

"دیکھو اسکا حال۔۔ اندر بیوی اسکی رو رہی ہے۔۔ اور یہاں یہ۔۔ شراب کے نشے میں کھڑا انتہائی بے باکی سے اپنے باپ کو آنکھیں دکھا رہا ہے۔۔"

اسے پڑنے والا یہ تیسرا تھپڑ تھا جو کہ اب کی بار اسے بالکل ٹھیک پڑا تھا۔ اسکی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی تھیں لیکن وہ پھر بھی اپنے باپ کو گھورے جا رہا تھا۔

"عادل۔۔ آنکھیں نیچی کرو۔۔۔" عالیہ نے ڈپٹ کر کہا۔

"نہیں۔۔۔ کوئی ضرورت نہیں۔۔ محکوم سمجھتا ہے ناں یہ ہمیں۔۔" وہ دکھ سے بولے۔

"اسی دن کے لیئے ہی تو میں کہتا تھا کہ چھڑواؤ اسکی یہ فلمی دنیا میں جانے کی عادت۔۔ اسے لگتا ہے کہ اسکی ماں مشہورِ زمانہ کی ایکٹرس تھی تو یہ بھی ایکٹر بنے گا تو چلے گا؟ ہرگز نہیں۔۔"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

انکے الفاظ سن کر عالیہ بجھ سی گئی تھی۔ بلاشبہ انہوں نے شوبز فاروق خان کی محبت میں چھوڑی تھی لیکن وہ اپنی شوبز کی دنیا سے آج بھی اسی طرح محبت کرتی تھیں جیسے پچیس سال پہلے کیا کرتی تھیں۔ فاروق خان کی محبت میں نا صرف وہ اپنے باپ سے دور ہوئیں بلکہ شوبز کی دنیا کو بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لیئے خیر باد کہہ دیا۔

"عادل۔۔ تم اندر جاؤ۔۔" کچھ دیر توقف کے بعد خود کو سنبھالتے ہوئے عالیہ نے اسے دھکا دے کر کمرے میں جانے کے لیئے کہا۔ کیونکہ وہ اچھے سے جانتی تھیں کہ فاروق اسے دوسرا تھپڑ مارنے میں کبھی گریز نہیں کریں گے۔

lg@aestheticnovels.online

وہ وہیں ہنوز کھڑا رہا تو عالیہ نے اسے زبردستی اندر کی طرف دھکا دیا۔ دروازہ کھلا اور وہ اندر جا گرا۔

"پلیز۔۔ چلیئے یہاں سے۔۔" اس نے فاروق صاحب کا ہاتھ پکڑا اور اسے اسکے کمرے کے سامنے سے ہٹایا۔

"جی چاہتا ہے جان سے مار دوں اسے۔۔ پہنچ گیا یہ بھی اسی دنیا میں۔۔ نفرت ہے جس سے مجھے۔۔۔"

اس نے انہیں صوفے پہ بٹھایا اور انکا بازو سہلانے لگی۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔"

"کیا خاک ٹھیک ہو گا؟ عالیہ۔۔ میں نے تم سے تمہاری شوبز کی دنیا کیا چھینی تم نے میرے بیٹے کو اسی دنیا میں واپس بھیج دیا؟"

وہ اس سے گلہ تو کر رہے تھے مگر وہ گلہ کم ان پہ بدلہ لینے کا الزام صاف لگا رہے تھے۔

"آپ کو کیا لگتا ہے میں نے آپ سے بدلہ لیا ہے؟" اسکی آواز بھرائی تھی۔

"ن۔ نن۔۔ نہیں۔۔ تم رونا نہیں پلیز۔۔" وہ اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے رونے والے انداز میں بولے۔

وہ اچھے سے جانتی تھی کہ فاروق خان اس سے کتنی محبت کرتے ہیں۔ لیکن انکے منہ سے سننے والا یہ شکوہ نما جملہ کوئی اور ہی معانی بیان کر رہا تھا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE

"نہیں فاروق۔۔ کیا مطلب تھا آپکی اس بات کا؟" اسکی آنکھوں میں گہری نمی اتر آئی تھی۔

-Explore, Dream and Read

ابھی جو فاروق خان نے دعویٰ کیا تھا کہ انہوں نے کبھی اسکی آنکھ میں آنسو نہیں آنے دیا، اب کہ جھوٹا پڑ چکا تھا۔

"عالیہ۔۔ میری بات سنو۔۔ تم رو نہیں۔۔ آئی۔ ایم۔ سوری۔۔ میرا مطلب وہ نہیں تھا۔۔ تم۔۔"

"میں صاف سمجھ رہی ہوں۔۔ جانتے ہیں۔۔ آپ کا بیٹا باغی نہ ہو جائے۔۔ اس لیئے میں نے اسکا ساتھ دیا۔۔ آپ نے مجھے کیا کچھ نہیں سنایا لیکن میں نے ہنس کر برداشت کر لیا کہ آپ مجھے روتا دیکھ نہیں سکتے۔۔ لیکن۔۔ آج آپ کی اس بات نے مجھے توڑ دیا ہے۔ آخر رلا ہی دیا آج آپ نے مجھے۔۔" اس

lg@aestheticnovels.online

نے اپنے آنسوؤں کو فوراً سے صاف کیا۔ فاروق صاحب بے بسی سے اسے دیکھنے لگے۔ انہیں اب اندازہ ہو رہا تھا کہ انہوں نے جذبات میں آکر واقعی ہی بہت بڑی بات کہہ دی ہے۔

"جانتے ہیں فاروق! آپکے ہر فیصلے کو ماننا میں نے اسے سکھایا ہے۔۔ اگر آپکو لگتا ہے کہ ایسا نہیں ہے تو آج۔۔ آج عروہ بلال شیخ آپکی بہو نہ ہوتی۔۔ آپ کا بیٹا۔۔ بخوشی بیاہ کر لایا ہے اسے۔۔" بات کرتے کرتے انہوں نے گہری ٹھنڈی سانس بھری۔

"ہاں۔۔ ایک بات وہ آپکی نہیں مان سکا۔۔ اپنا پیشن وہ نہیں چھوڑ سکا۔۔ اور شاید آپ کتنے ہی تھپڑ اسکے منہ پہ مار لیں۔۔ وہ یہ نہیں چھوڑے گا۔۔" اس نے خود کو ضبط کرتے ہوئے انتہائی کرب سے کہا اور انکی نظروں کے سامنے سے اوجھل ہو گئی۔

☆☆☆☆☆☆

کمرے کا دروازہ کھلتے ہی وہ اندر جا گرا تھا۔ خود کو سنبھالتے ہوئے وہ زمین پر سے اٹھا اور اپنا ویسٹ کوٹ اتار کر بیڈ پہ پٹخا۔ جوں ہی اس نے دائیں جانب قدم بڑھایا تو اسکی ٹانگیں کسی سے ٹکرائیں۔ نشے میں دھت عادل خان اپنی آنکھیں بھی بمشکل ہی کھول پایا تھا۔ دھیان نیچے پڑتے ہی وہ چونک اٹھا۔

"ت۔۔ تم۔۔۔ یہاں۔۔" وہ اسکے قریب بیٹھا جہاں وہ بیڈ کے پاس گری ہوئی تھی۔ اسکی اپنی آنکھیں بھی بند ہو رہی تھیں۔

"و۔۔ وف۔۔ عروہ۔۔۔ اٹھو۔۔۔" اسکو کندھوں سے پکڑے وہ بمشکل ہی اپنا سہارا دیتے ہوئے اٹھا پایا تھا۔

اسکے ماتھے پہ لگی چوٹ اور اس سے نکلنے والا خون دیکھ کر اسکی آنکھیں اب کہ مکمل طور پہ حیرت کے مارے کھل چکی تھیں۔ اس نے اسے اپنے دونوں ہاتھوں سے اٹھایا اور بیڈ پہ لٹایا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

عروہ کو اس سب کی ہوش کہاں تھی؟ جتنا وہ روئی تھی ایسا تو ہونا ہی تھا۔ پچھلے بارہ گھنٹوں سے پانی تک کا گھونٹ اسکے حلق سے نہیں اترا تھا۔ عادل فوراً سے واش روم میں گیا۔ اپنے منہ پہ پانی کے چھینٹے مارے اور اپنے ہوش و ہواس بحال کیے۔

وہ باہر آیا تو وہ اٹھی ہوئی تھی۔ خود کو سنبھالتے ہوئے وہ بیڈ پر سے اتری۔ ماتھے پہ لگی چوٹ میں سے خون ابھی بھی نکل رہا تھا۔ عادل نے آگے بڑھتے ہوئے اسے بازو سے پکڑا اور اسکے ماتھے پر سے نکلنے والے خون کو اپنی شرٹ کے بازو سے صاف کیا۔ وہ فوراً سے اس سے دور ہٹی۔

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

اس نے فوراً سے دراز میں سے فرسٹ ایڈ باکس سے بینڈ یج نکالی اور آگے بڑھ کر اسکا بازو مضبوطی سے پکڑا اور اسکے چہرے کے قریب آیا۔اس نے پیچھے ہٹنے کی خوب کوشش کی۔

"میری بات سنو تم۔۔بینڈیج لگانا چاہتا ہوں۔۔اس سے زیادہ اور کچھ کرنے کا ارادہ نہیں ہے میرا۔۔" وہ اسکے انتہائی قریب کھڑا تھا کہ اسے اسکی بوجھل سانسوں کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔اس نے اسے بینڈیج لگائی اور ایک لمحے کے لیئے اس کی گہری بھوری آنکھوں میں کھو گیا۔

"ٹھک ٹھک۔۔۔" دروازے پہ دستک ہوئی تو دونوں ایک دوسرے سے دور ہوئے۔"جوس لائی ہوں۔۔" عالیہ کی آواز سن کر اس نے انہیں اندر آنے کے لیئے آواز دی۔

"جی۔۔مام۔۔آجائیں۔۔"

اسکے چہرے سے پانی کے قطرے بہہ رہے تھے اور بازو پہ خون لگا تھا۔یہ سب دیکھ کر عالیہ کے ہوش ہی اڑ گئے۔

"کیا ہوا تمہیں؟تم ٹھیک ہو؟؟" جوس سائیڈ ٹیبل پہ رکھتے ہی وہ اسکے قریب آئی۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔" اس نے اشارۃً ان کی توجہ عروہ کی طرف کروائی جو رخ موڑ کر کھڑی ہوئی تھی۔

"عروہ۔۔میری بچی۔۔کیا ہوا؟؟" وہ فوراً سے اسکے سامنے جا کھڑی ہوئی تھیں۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

جواباً وہ بناء تاثر کے خاموش ہی رہی تو وہ آگے بڑھیں اور جوس کا گلاس اسکے سامنے کیا۔"میں جب آیا تو یہاں نیچے گری تھی یہ۔۔" اس نے جب جوس کا گلاس خود نہ پکڑا تو عادل نے جوس کا گلاس پکڑتے ہوئے کہا۔

جاری ہے۔۔

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

باب نمبر 9

"کھانا لا کر دیں اسے۔۔کھائے گی تو ہو سکتا ہے بولنا بھی شروع کر دے۔۔" اسکے لہجے میں طنز واضح جھلک رہا تھا کہ عروہ نے اسے خوب گھور کر بھنوئیں سکیڑ کر دیکھا۔

"ہا۔۔ہاں۔۔میں لاتی ہوں۔۔" وہ کمرے میں موجود الماری کی جانب بڑھیں۔"عروہ یہ جوڑا بدل لینا۔۔"

انہوں نے الماری میں سے گہرا نیلا جوڑا نکال کر بیڈ پہ رکھا اور خود کمرے سے باہر آ گئیں۔

"میری بات سنو تم۔۔زیادہ ڈرامہ کریئیٹ کرنے کی ضرورت نہیں۔۔سمجھی۔۔"

اس نے اسے لاپرواہی سے دیکھا اور اسکی نظروں کے سامنے سے اوجھل ہونے کی غرض سے واش روم میں چلی گئی۔

"عروہ۔۔۔" وہ اسکے پیچھے بھاگا۔"مجھے اگنور نہیں کر سکتی تم۔۔رکو۔۔۔" وہ تقریباً چیخا تو وہ فوراً سے باہر آ کر اس پہ چیخی۔

"کیا اب اس چیز کی بھی اجازت لینی پڑے گی تم سے؟؟؟"

"او۔کے۔۔او۔۔کے۔۔فائن۔۔" اپنے ہاتھ اسکی طرف جوڑتے ہوئے اس نے زچ ہو کر کہا۔

lg@aestheticnovels.online

"کیا عجیب مصیبت ہے یہ۔۔۔ صبح شوٹنگ پہ جانا ہے اور اب یہ سب۔۔ سکون کے لیئے آخر کہاں جاؤں؟" وہ اپنا سر دونوں ہاتھوں سے پکڑے بیڈ پہ بیٹھا الجھنے لگا۔

عالیہ کھانا لے کر آئی تو اسکی کیفیت دیکھ کر چونکی۔ "ابھی تو یہ ٹھیک تھا۔ اب کیا ہوا اسے؟" اس نے خود سے کہا تھا۔

اسے جب وہ دروازے کی چوکھٹ پہ محسوس ہوئیں تو اس نے اپنا سر اوپر اٹھا کر انہیں قدرے بے حسی سے دیکھا۔

"عروہ کہاں ہے؟" ادھر ادھر نگاہ دوڑاتے انہوں نے پوچھا۔

"ایک نمبر کی ڈرامہ کوئین ہے یہ۔۔ مام۔۔ میں بتا رہا ہوں میں اسکے ساتھ اپنا روم شیئر نہیں کر سکتا۔۔"

اس نے جوں ہی واش روم کا لاک کھولا تو اسے اسکی بات سنائی دی۔ وہ وہیں رک گئی۔

"عادل۔۔ کیا ہو گیا ہے؟ مت بھولو بخوشی نکاح کیا ہے تم نے اس سے۔۔"

"ہاں۔ نہ کرتا تو مار دیتا اسکا باپ اسے۔۔ لیکن مجھے نہیں پتہ تھا کہ بعد میں میرے ساتھ یہ سب ہو گا۔۔" وہ بے حد چڑتے ہوئے بولا تھا۔

"کیا ہو گا؟"

وہ خاموش رہا۔

"کیا ہو گا؟ عادل؟؟"

"مام۔۔ کچھ نہیں۔۔" اس نے قدرے بے نیازی سے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"عادل؟؟ کیا ہو گا؟؟ بولو۔۔۔" انکے لہجے میں اب کہ سختی تھی۔

"یہی سب۔۔ میرے کمرے میں آخر کیوں ہے یہ؟ اپنے پاس سلائیں اسے۔۔"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

"کیا فضول بات کر رہے ہو تم؟" وہ اپنا غصہ پیتے ہوئے بولی۔

"بیوی ہے تمہاری۔۔اور یہیں رہے گی۔۔سمجھے۔۔بلکہ اب یہ اسکا کمرہ ہے۔۔تم شکر مناؤ کہ وہ تمہیں یہاں رکنے دے رہی ہے۔۔" اسکی بات سن کر وہ مزید چڑ کر بولا۔

"اففف۔۔۔ایک تو آپ۔۔پلیز۔۔ساس بنیں۔۔اسکی ماں نہیں۔۔"

"شٹ اپ۔۔۔اور ویسے بھی کل تمہیں اسے اپنے ساتھ کراچی لے کر جانا ہے۔۔سو۔۔" اسکی بات ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی کہ عادل چونک اٹھا۔

"ن۔۔نن۔۔نہیں۔۔کراچی؟ ہرگز نہیں۔۔یہیں رہے۔۔آپکے پاس۔۔"

"تو جو پڑھائی کا وعدہ اس سے کیا ہے؟ اسکا کیا؟"

دونوں کو جب اسکی آہٹ محسوس ہوئی تو بات کرتے کرتے رُکے۔

"عروہ۔۔تم نے ابھی تک ڈریس تبدیل نہیں کیا؟"

اب کہ بار بھی وہ خاموش تھی۔انہوں نے عادل کی طرف دیکھا جو اشارۃً انکی طرف دیکھتے ہوئے اب تقریباً اسکی خاموشی سے عاجز آچکا تھا۔

"تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہارا گھونگھٹ اٹھانے کی رسم پوری کروں گا تو یہ نہیں ہو سکتا۔۔سمجھی۔۔یہ جوڑا بدل کر ومام کو واپس کرو۔۔"

"شٹ اپ۔۔عادل۔۔یہ کیا طریقہ ہے؟" وہ ڈپٹ کر بولیں۔

"عروہ تم اسکی باتوں کو دل پہ نہ لینا۔۔اور رہی بات جوڑے کی تو یہ اب تمہارا ہی ہے۔۔او۔کے۔۔کھانا لائی ہوں۔۔کھالو۔۔"

اس نے بے حسی سے دونوں کو دیکھا۔اسے سچ مچ اب کسی کی کسی بھی بات کی پرواہ نہیں رہی تھی۔اس نے انکی طرف دیکھا اور دیوان پہ آبیٹھی۔

"مجھے آپ سے اکیلے میں بات کرنی ہے۔۔" آخر کافی دیر خاموشی کے بعد اسکے منہ سے نکلا تھا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

عادل نے بھنوئیں سکیڑ کر اسکی طرف کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔

"میرے سامنے کیا مسئلہ ہے؟ بات کرو۔۔ کیا ہے؟" وہ خاصا بد تمیزی سے بولا تھا مگر عروہ نے اسے لاپرواہی سے دیکھا۔

عالیہ کچھ سوچتے ہوئے بولی۔ "عادل۔۔ تم جاؤ باہر۔۔"

"وہاٹ؟؟ مام؟؟ آپ بھی۔۔" وہ تاسف سے بولا۔

اس نے اشارۃً اسے وہاں سے جانے کے لیئے کہا۔ اس نے عروہ کو خوب آنکھیں دکھائیں اور باہر چلا گیا۔

"ہاں بولو؟" وہ اٹھ کر اسکے پاس آئیں۔

"آنٹی۔۔ میں کراچی جانا چاہتی ہوں۔۔" وہ خود کو سنبھالتے ہوئے بولی تھی۔

عادل دروازے کے باہر کھڑا تھا اس تک اسکی کہی بات صاف جا رہی تھی، سو وہ وہیں کھڑا ہو گیا۔

عالیہ سمجھ چکی تھی کہ وہ انکی ساری باتیں سن چکی ہے۔ ایک لمحے کے لیئے وہ اس سے نظریں چرا کر رہ گئیں۔

"نہیں۔۔ آنٹی۔۔ میں عادل کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی۔۔ میں ہاسٹل چلی جاؤں گی اگر آپ لوگ میرے ہاسٹل کا خرچ۔۔"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"ارے۔۔ عروہ۔۔ کیسی باتیں کر رہی ہو؟" وہ اسکی بات کاٹتے ہوئے بولی۔

عادل کا غصہ سے برا حال ہو رہا تھا۔ بھلے ہی وہ خود بھی یہ بات کر رہا تھا کہ وہ اسکے ساتھ نہیں رہنا چاہتا لیکن یہی بات عروہ کے منہ سے سن کر اسے لگا جیسے وہ اسے دھتکار رہی ہو۔

"دیکھو۔۔ تم ہم پر بوجھ نہیں ہو۔۔ میں نے تم سے جو وعدہ کیا ہے وہ ضرور پورا ہو گا۔۔ تم ضرور کراچی جاؤ گی پڑھنے کے لیئے۔۔ لیکن عادل کو تھوڑا وقت۔۔ میرا مطلب ہے کہ۔۔" وہ حلق صاف کرتے ہوئے بولی۔

"اسے عادت نہیں ہے اس سب کی۔۔ اسے ایڈجسٹ کرنے میں وقت لگے گا۔۔"

lg@aestheticnovels.online

"تو آپ چاہتی ہیں کہ میں ایڈجسٹ کروں؟"

جواباً وہ خاموش رہیں۔

جاری ہے۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

باب نمبر10

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"دیکھیں آنٹی۔۔میں جانتی ہوں کہ میرے ابا نے زبردستی مجھے عادل کے سر پہ مسلط کیا ہے۔۔اور آپ یہ بات اچھے سے جانتی ہیں کہ میں ایسا نہیں چاہتی تھی لیکن آپ آئیں۔۔اور آپ نے جیسے مجھے اپنے گلے سے لگایا۔۔مجھے لگا جیسے۔۔جیسے میرا دل سکون میں آگیا ہو۔۔میں انکار کے باوجود بھی کچھ کہہ نہ سکی۔۔لیکن ابا کے وہ آخری الفاظ۔۔" بولتے بولتے وہ رکی مگر پھر سسکی بھر کر بولی۔

"میں نے کبھی نہیں چاہا عالیہ آنٹی کہ میں ابا کا دل دکھاؤں۔۔"

"عروہ۔۔صبح کراچی جانے سے پہلے عادل لے جائے گا تمہیں انکے پاس۔۔مجھے یقین ہے کہ انکی ناراضی دور ہو جائے گی۔۔" وہ اسکے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتے ہوئے تسلی آمیز لہجے میں بولیں۔

اسکی بات سن کر وہ روتے روتے زخمی انداز میں مسکرائی۔

"کاش۔۔ایسا ہو جائے۔۔کاش۔۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆

کل رات جو کچھ ہو چکا تھا، عادل کو اس پہ رہ رہ کر غصہ آرہا تھا۔پوری رات اس نے دیوان پہ بیٹھے بیٹھے گزاری تھی اور عروہ نے بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے۔دونوں ہی جاگ رہے تھے لیکن ایک دوسرے سے بات کرنے سے قاصر تھے۔صبح کی پہلی کرن بیدار ہوئی تو وہ بیڈ سے اٹھی۔اسے بیڈ سے اٹھتا دیکھتے ہی وہ دیوان سے اٹھا اور اپنے بیڈ پہ جا لیٹا۔

"پلیز۔۔لائٹ بند کر دو۔۔سونا ہے مجھے۔۔" وہ کمرے سے جاتے جاتے سوئچ بورڈ کے پاس رکی۔

"یہ تم رات میں بھی کر سکتے تھے۔۔"

"رات میں لائٹ بند کرتا تو کچھ اور ہی ہوتا۔۔"

اسکی بات سن کر اسے بے حد غصہ آیا مگر وہ چپ رہی۔اس نے لائٹ بند کی اور کمرے سے باہر آئی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمٰی ضیاء

اسکا پہلا دھیان ہی فاروق صاحب پہ پڑا جو لاؤنج میں موجود ڈائننگ ٹیبل پہ بیٹھے اخبار پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے اسے دیکھا تو اخبار بند کیا اور اسکی طرف دیکھ کر مسکرائے۔

"کیسی ہو بیٹی؟؟؟"

جواباً اس نے ہونٹوں پہ خاموشی لیئے انہیں زخمی انداز میں دیکھا اور پھر کچھ دیر توقف کے بعد بولی۔"مجھے اپنے گھر جانا ہے۔۔"

"ہمم۔۔امم۔۔" وہ اپنی جگہ سے اٹھے اور اسکے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے بولے۔" بیٹی۔۔اب سے یہی تمہارا گھر ہے۔۔"

"انکل! مجھے امی ابا سے ملنا ہے۔۔"

عالیہ کچن سے باہر آئی۔چائے کے ٹرے کو اس نے ڈائننگ ٹیبل پہ رکھا اور اسکی طرف آئی۔

"تمہاری امی نے کچھ سامان بھجوایا ہے۔۔دیکھ لینا۔۔۔"

"سامان؟؟" اس نے ماتھے پہ بل ڈال کر پوچھا۔

"ہاں۔۔کامی نے میرے کمرے میں رکھا ہے۔۔ناشتے کے بعد دیکھ لینا۔۔"

"لیکن۔۔مجھے ان سے ملنا ہے آنٹی۔۔" اسکی آنکھوں میں آنسوؤں کی چمک ابھری تھی۔

فاروق صاحب نے بیگم کو دیکھا جو ان کو لاپرواہی سے دیکھ رہی تھیں۔" عالیہ۔۔اسے سمجھاؤ۔۔ابھی یہ سب ممکن نہیں۔۔بلال بھائی کو نارمل ہونے میں وقت لگے گا۔۔"

عالیہ نے انکی طرف دیکھا مگر برائے نام۔۔

"عروہ بیٹی۔۔تمہاری امی کا فون آیا تھا مجھے۔بتا رہی تھیں کہ ابھی تمہارے ابا غصے میں ہیں۔۔سو یہ مناسب وقت نہیں کہ ان سے بات کی جائے۔کچھ دیر رک جاؤ۔۔"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
Explore, Dream and Read

Ig@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

اس سے پہلے وہ کوئی بات کرتی فاروق صاحب نے سوال کیا۔" یہ عادل کہاں ہے؟ اٹھا نہیں ابھی؟"

"ابھی سوئے ہیں۔۔" اس نے معصومانہ انداز میں کہا تو انہوں نے معنی خیز انداز سے عالیہ کو دیکھا جس پہ عالیہ نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرا دی۔

عروہ بھلے ہی سمجھدار تھی لیکن اسکی اس بات کا مطلب دونوں نے کچھ اور ہی اخذ کیا تھا۔ عالیہ نے فاروق صاحب کو سختی سے گھور کر دیکھا تو وہ کھنکارتے ہوئے وہاں سے چلے گئے۔

"اچھا۔۔ تم بیٹھو۔۔ کیا لوگی ناشتے میں؟؟ چائے کے ساتھ ٹوسٹ یا پراٹھا؟"

"نہیں۔۔ کچھ نہیں۔۔" وہ اداس چہرہ لیئے کرسی پہ بیٹھی تو وہ اسکے ساتھ کرسی پہ آبیٹھیں۔

" عروہ۔۔ میری بچی۔۔ پریشان نہیں ہوتے۔۔" اسکے گال کو تھپتھپاتے ہوئے وہ بولیں۔

"آنٹی۔۔ میرا قصور اتنا بڑا تھا؟ میں صرف ایڈمیشن کے لیئے کراچی گئی تھی۔۔ صرف ایڈمیشن کے لیئے۔۔" اسکی آواز میں نمی تھی۔

"عروہ۔۔ پلیز۔۔ خود کو سنبھالو۔۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔"

"نہیں۔۔۔" اس نے قدرے بے حسی سے انہیں دیکھا۔ "کچھ ٹھیک نہیں ہو گا۔۔ آپ پلیز۔۔ سب سامان انہیں واپس بھجوا دیں۔۔ مجھے نہیں چاہیئے کچھ بھی۔۔"

"مگر۔۔ تمہاری امی نے۔۔"

"جب انکے پاس مجھے دینے کے لیئے اپنی ذات ہی نہیں تو ان چیزوں کا میں کیا کروں گی آنٹی؟" وہ رو پڑی تھی۔

"عروہ۔۔ میرا بچہ۔۔" وہ فوراً سے اٹھیں اور اسے اپنے گلے سے لگا یا۔

"تمہاری امی مجبور ہیں بیٹا۔۔ وہ چاہ کر بھی تم سے ملنے نہیں آسکتیں۔۔ لیکن میرا وعدہ ہے تم سے کہ کچھ ہی دنوں میں، میں اور تمہارے انکل تمہارے ابا کو منا لیں گے۔۔"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

وہ انکے سینے سے الگ ہوئی تو انہوں نے اسکی آنکھوں کو صاف کیا۔

"آنٹی۔۔ آپ بہت اچھی ہیں۔۔ واقعی۔۔" اس نے زور دے کر کہا تو عالیہ کو ہنسی آگئی۔

"اچھا۔۔ وہ کیسے ؟؟"

"دیکھیں۔۔ میرے ابا میری اس غلطی کو معاف نہیں کر پا رہے لیکن آپ ساس ہو کر۔۔ مجھے اپنے سینے سے لگا رہی ہیں۔۔ اصولاً تو ایسا نہیں ہوتا۔۔"

"اچھا۔۔ تو کیسا ہوتا ہے؟" اسکی بات سن کر وہ مزید ہنسیں۔

"پولیٹیکس۔۔" اس نے ایک ہی لفظ میں جواب دیا تو وہ مزید کھلکھلا کر ہنسیں۔

"بہت فنی ہو تم۔۔ سچ میں۔۔۔ دیکھو عروہ۔۔ میں سمجھدار ہوں۔ کھلے ذہن کی مالک ہوں۔۔ میں جانتی ہوں تمہیں بھی اور اپنے بیٹے کو بھی۔۔ امم۔۔ سو اب رونا نہیں۔۔ او۔کے۔۔" اسکا گال تھپتھپاتے ہوئے وہ بولیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

تقریباً پانچ گھنٹے بعد وہ نیند سے بیدار ہوا تھا۔ کھڑکی کے پردے ہٹے دیکھ کر اس نے اپنی آنکھوں پہ ہاتھ رکھا۔ اسے سخت ناپسند تھا کہ اسکے کمرے کی کھڑکی سے پردے ہٹے ہوں۔ لیکن آج پردوں کو ہٹائے وہ کھڑکی کے پاس کھڑی آسمان کو دیکھ رہی تھی۔

"پردے آگے کرو۔۔" وہ حکمیہ انداز میں بولا۔

جواب ندارد۔

"پردے آگے کرو۔۔"

اسکی طرف سے کسی بھی قسم کے ردِ عمل کا اظہار نہیں کیا گیا تھا۔

جاری ہے۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

باب نمبر11

"ہیلو۔۔۔" اس نے اپنا ہاتھ آنکھوں سے ہٹا کر اسے دیکھا۔ "بہری ہو گیا؟؟" وہ جتنا ہو سکتا تھا اتنا اونچا بولا۔

اب کی بار بھی وہ بناء کسی حرکت کے وہاں بت کی صورت کھڑی رہی۔

وہ بستر سے اترا اور اسکے قریب آ کھڑا ہوا۔

"پاگل ہو تم؟؟ کیا ہو گیا ہے؟"

اس نے اپنی پلکوں کو جھپکا کر اسے دیکھا۔

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

" پردے آگے کرو۔۔ کب سے کہہ رہا ہوں۔۔ کس سوچ میں گم ہو تم؟"

"سوری۔۔" اس نے پردوں کو کھڑکی کے آگے سے برابر کیا۔

"وہاٹ سوری؟ کیوں میرا سکون غارت کرنے پہ تُلی ہو؟"

"کیا؟" وہ چونک اٹھی تھی۔" سکون غارت تو تم نے کیا ہے میرا۔۔" وہ چلا اٹھی تھی۔

"تمیز سے۔۔" اس نے اشارۃََ اسے نیچی آواز میں بات کرنے کا کہا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں چپ چاپ یہ سب برداشت کرلوں گی؟"

"اوہ۔۔ سیریئسلی؟؟" وہ قہقہہ لگا کر ہنسا۔"یہ برداشت ہے تمہاری۔۔ ہا۔۔ ہا۔۔ تو اصل برداشت کیا ہوگی؟"

اس سے پہلے وہ اسے جواب دیتی عالیہ کمرے میں داخل ہوئی۔

"کیا ہو گیا ہے تم دونوں کو؟؟ کیوں بچوں کی طرح لڑ رہے ہو؟"

"کچھ نہیں۔۔ مجھے شوٹنگ پہ ٹائم سے پہنچنا ہے۔۔ پلیز میرا بیگ پیک کردیں۔۔" اس نے اتنا کہا اور خود واش روم میں جانے ہی لگا تھا کہ وہ بولیں۔

"عروہ کردے گی ناں۔۔ کیوں عروہ؟؟"

وہ جاتا جاتا رُکا۔

"جی؟؟" عروہ نے سوالیہ نگاہیں لیئے انہیں دیکھا۔

"یہ کیوں کرے گی؟ آپ کریں ناں؟"

"اب سے یہی کرے گی۔۔" انہوں نے اسے گھور کر دیکھا تو وہ زچ ہو کر واش روم میں چلا گیا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

Ig@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"آنٹی۔۔مجھے نہیں کرنا۔۔پلیز۔۔آپ۔۔"

"عروہ۔۔میری بچی۔۔اس رشتے کو دل سے تسلیم کرنے کی کوشش کرو۔۔"

انکی بات سن کر وہ طنزیہ مسکرائی۔"کیسا رشتہ آنٹی؟اس رشتے نے مجھ سے میرے اپنے چھین لیئے۔۔" اسکی آنکھیں پھر سے سیر اب ہونے لگی تھیں۔

"عروہ۔۔میری بچی۔۔" انہوں نے اسکی آنکھیں صاف کیں اور اسے اپنے سینے سے لگایا۔

وہ جوں ہی واش روم سے باہر نکلا تو ان دونوں میں محبت دیکھ کر جل کر رہ گیا۔

"بس۔۔اس کی کمی تھی۔۔"

"تم کیوں جل رہے ہو؟" عالیہ ہنسی۔

عروہ اس سے الگ ہوئی اور اپنی آنکھوں کے کناروں سے آنسوؤں کو صاف کرنے لگی۔

"نہیں۔۔میں کیوں جلوں گا؟پلیز کیری آن۔۔" اس نے اتنا کہا اور پھر اپنی الماری سے اپنی سفید شرٹ نکال کر دوبارہ واش روم میں چلا گیا۔

"اس کی کسی بات کو دل پہ نہیں لینا۔۔او۔کے۔۔"

AESTHETICNOVELS.ONLINE

وہ شرٹ پہن کر باہر آیا تو انکی اس بات کو سن کر قہقہہ لگا کر ہنسا۔

-Explore, Dream and Read

"میں کونسا اسے ورغلا رہا ہوں؟"

"میرے باپ کو تو تم نے ورغلایا ہی ہے۔۔" اس سے رہنے نہ ہوا تو وہ بے دریغ بول اٹھی۔عالیہ اسکے الفاظ سن کر آنکھیں پھاڑے اسکا منہ دیکھنے لگی۔

جاری ہے

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمٰی ضیاء

باب نمبر12

اس کا منہ غصہ سے بھر چکا تھا مگر وہ پھر بھی ضبط سے کام لے رہا تھا۔" دیکھو! تمہارے باپ کو ساری صورتحال سے آگاہ کر دیا تھا۔اب وہ تم سے جان چھڑوانے کے لیئے بے تاب ہو رہے تھے تو اس میں میرا کیا قصور؟شکر کرو کہ نکاح کر لیا ہے تم سے۔۔ورنہ آج تمہارا جنازہ ہوتا۔۔"

"عادل۔۔اشش۔۔" عالیہ کا دماغ چکرانے لگا۔

"مام۔۔پلیز۔۔" اس نے بالوں کو نفاست سے سیٹ کیا اور جوتے پہننے لگا۔

"تو کس نے کہا تھا اتنی بڑی قربانی دینے کے لیئے تمہیں؟ہیرو بننے کا شوق تو تمہارے سر پہ سوار تھا۔میں مر جاتی ناں؟تو تمہارا کیا جاتا؟؟"

"عروہ؟اشش۔۔؟" عالیہ کا دماغ گھومنے لگا تھا۔

"مرو پھر یہیں۔۔میں اسے کراچی نہیں لے کر جا رہا مام۔۔" ہاتھ پہ گھڑی باندھتے ہوئے وہ بولا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"کامی کے ہاتھ میرا سامان گاڑی میں رکھوا دیجیئے۔۔"

"یہ کیا بات ہوئی؟ عادل؟ یہ یہاں نہیں رہے گی۔۔ سمجھے تم۔۔" وہ دروازے کی جانب بڑھتا ہوا رُکا۔

"آپ بھی یہ سمجھ لیں کہ اگر یہ وہاں میرے ساتھ جائے گی تو پاگل کر دے گی مجھے۔۔"

عروہ کا پورا منہ غصے سے بھر چکا تھا۔ عالیہ نے نظروں کے اشارے سے اسے چپ رہنے کا کہا۔

"اور اگر یہ یہاں رہے گی تو تمہارا باپ مجھے پاگل کر دے گا۔۔ وہ مجھے رات میں ہی کہہ چکے ہیں کہ تم سے یہ سب کام چھڑواؤں۔۔"

"ڈوو ہاٹ ایور یو وانٹ۔۔" وہ زچ ہو کر پیر پٹختے ہوئے وہاں سے نکل گیا۔

"عروہ۔۔ میری بچی! میں جانتی ہوں کہ یہ مشکل ہے۔۔ لیکن تمہیں سیکریفائس کرنا ہو گا۔۔" اسکا گال تھپتھپاتے ہوئے انہوں نے ذرا پیار سے کہا۔

"اچھا۔۔ تم اسکا بیگ پیک کرو۔ زیادہ چیزیں نہیں رکھنا۔ کیونکہ کراچی میں کافی سامان پہلے سے ہی موجود ہے اسکا۔۔ میں کامی کو بجھواتی ہوں وہ تمہارا اور اسکا سامان گاڑی میں رکھ دیتا ہے۔۔"

وہ خود تو کمرے سے باہر آ گئی تھیں لیکن اسکو الجھن میں ڈال گئی تھیں۔

"سیکریفائس۔۔ مائی فُٹ۔۔۔ آخر یہ اپنے بیٹے کی سائیڈ ہی لیں گی۔۔" چاروناچار اس نے الماری کو کھولا اور اس میں سے چند کپڑے نکال کر بیگ میں رکھے۔

دو منٹ بعد ہی وہاں کامی آ موجود ہوا۔ اس نے اسے دیکھا مگر کسی قسم کی بات نہ کی۔

"کامی! زہرہ آئی تھی سامان دینے؟؟" آخر اس نے خود ہی سوال کیا۔

جواباً اس نے اثبات میں گردن ہلا کر جواب دیا۔

"امی کیسی ہیں؟"

lg@aestheticnovels.online

"وہ ٹھیک ہیں۔۔زہرہ بتا رہی تھی کہ رات میں انکی طبیعت کافی سیریس رہی۔۔"

"کیا؟" اسکا سانس پھول سا گیا۔وہ اسی وقت اپنے کمرے سے باہر نکلی۔

وہ جیسے ہی کمرے سے باہر لاؤنج سے لان کی طرف دیوانہ وار بھاگی تو عادل ڈائننگ ٹیبل سے اٹھ کھڑا ہوا۔ابھی اس نے چائے کا ایک گھونٹ ہی بھرا تھا۔

کامی کمرے سے باہر آیا۔

"کیا ہوا اسے؟" عالیہ نے اس سے پوچھا۔

"وہ۔۔بیگم صاحبہ۔۔انہوں نے اپنی امی کی طبیعت کا پوچھا مجھ سے۔۔تو۔۔بس۔۔اسی۔۔لیئے۔۔" وہ ذرا رُک رُک کر بولا۔

"کامی۔۔تم بھی ناں۔۔" عالیہ نے زچ ہو کر اسے دیکھا۔

"عادل۔۔جا کر دیکھو ذرا۔۔"

"مام۔۔پلیز۔۔میں آل ریڈی لیٹ ہوں۔۔دو بجے مجھے وہاں پہنچنا ہے۔۔اور یہاں آپکی بہو کے ٹشن ہیں کہ ختم ہی نہیں ہو رہے۔۔" پیر پٹختے ہوئے وہ انکی نظروں سے آناً فاناً غائب ہو گیا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

☆☆☆☆☆☆

وہ گلی میں دیوانہ وار بھاگ رہی تھی۔اسے نہ اپنے دوپٹے کی ہوش تھی اور نہ ہی اپنے بکھرے بالوں کی۔وہ جس نے ہمیشہ اپنے آپ کو ڈھانپ کر رکھا تھا ،اب اپنی ماں کی طبیعت کا سن کر بے ضبط بنا کسی چیز کی پرواہ کیے اپنے گھر کی جانب بھاگ رہی تھی۔

اسے ایسے دیکھ کر عادل کو بے حد غصہ آیا۔"پاگل ہو گئی ہے یہ لڑکی۔۔"

دروازے کے قریب جاتے ہی اس نے دستک دی۔جیسے ہی اسے دروازے کے قریب کسی کے قدموں کی آہٹ محسوس ہوئی تو اس نے دروازہ مزید زور زور سے کھٹکھٹایا۔

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

بلال شیخ نے دروازے سے نظر آتے سوراخ میں جوں ہی اسکا چہرہ دیکھا تو خوب غصہ سے گرجے۔"واپس جاؤ۔۔" یہ کہتے ہی وہ الٹے قدموں واپس ہو لیے اور صحن میں موجود کرسی پہ بے حس و حرکت بیٹھ گئے۔

"ابا۔۔پلیز۔۔دروازہ کھولیں۔۔مجھے امی سے ملنا ہے۔۔ابا۔۔پلیز۔۔۔" وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔

اندر سے کسی قسم کی آواز نہیں آرہی تھی۔اسکی چیخ و پکار کا ان پہ کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔

"مجھے ایک دفعہ اس سے مل لینے دیں؟" سدرہ نے قدرے لاچاری سے کہا تو انہوں نے غصے سے ایک گھوری ڈال کر اسے دیکھا تو وہ چپ کر کے رہ گئیں۔

"ابا پلیز۔۔۔دروازہ کھولیں۔۔پلیز۔۔" دستک دے دے کر اسکے ہاتھ سرخ ہو چکے تھے مگر اندر سے اب کسی آہٹ کی آواز محسوس نہیں ہو رہی تھی۔

عادل اسکے قریب آیا۔زمین پہ گرا اسکا دوپٹہ اٹھا کر اس نے اسکے سر پہ اوڑھایا اور اسے اسکے کندھوں سے پکڑتے ہوئے سہارا دیا۔

"مجھے امی سے ملنا ہے۔۔پلیز۔۔ابا سے کہو۔۔ایک دفعہ۔۔صرف ایک دفعہ۔۔مجھے انہیں دیکھ لینے دیں۔۔پلیز۔۔" رو رو کر اسکا برا حال ہو چکا تھا لیکن بلال شیخ پہ اسکی آہ و بکا کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

☆☆☆☆☆

؎ کہتے ہیں جیتے ہیں امید پہ لوگ مگر

ہمیں تو جینے کی امید ہی نہیں رہی۔۔

پورا رستہ وہ روتی رہی۔یہ پہلی بار ہوا تھا کہ عادل کو اس پہ ترس آیا۔"پلیز۔۔۔رونا تو بند کرو۔۔"

"تم نہیں جانتے کہ میں کس کیفیت سے گزر رہی ہوں۔۔" آنسوؤں سے اسکا پورا چہرہ تر ہو رہا تھا۔

"عروہ۔۔دیکھو۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔"

lg@aestheticnovels.online

"کچھ ٹھیک نہیں ہو گا۔۔ یہ دیکھو۔۔ میرے ہاتھ۔۔ سوجھ گئے دستک دیتے دیتے۔۔لیکن نہیں۔۔ابا کو مجھ پہ رحم ہی نہیں آیا۔" وہ سسکی بھرتے ہوئے بولی تھی۔

اسکی حالت دیکھتے ہوئے اس نے گاڑی کو سائیڈ پہ کھڑا کیا۔ "آئی۔ایم۔سوری۔۔" اسے واقعی دکھ ہو رہا تھا۔

"نہیں۔۔ تم کیوں سوری کر رہے ہو؟ تم نے تو پھر بھی میرا ساتھ دیا ہے۔۔" وہ صاف دلی سے بولی تھی۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے دونوں لڑ جھگڑ رہے تھے اور اب صورتحال اسکے برعکس تھی۔

"عروہ۔۔ دیکھو۔۔ میں تم سے کوئی بڑے وعدے نہیں کروں گا۔۔ صرف اتنا کہوں گا کہ میری وجہ سے تمہارا جتنا نقصان ہوا ہے۔۔ اسکی بھرپائی کیے بغیر شاید میں خود کو معاف نہ کر سکوں۔۔"

"نقصان۔۔" اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے وہ زخمی انداز میں مسکرائی۔

"میرے ابا مجھ سے بدظن ہوئے ہیں۔۔ یہ میرا نقصان نہیں۔۔ میری بدبختی ہے۔۔"

اسکی بات سن کر وہ لب کاٹ کر رہ گیا۔

☆☆☆☆☆☆

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"ایم۔۔ سوری عالیہ۔۔" فاروق صاحب انکا ہاتھ پکڑے شرمندہ شرمندہ سے تھے۔

"مجھے آپکا سوری نہیں چاہیئے فاروق میاں۔۔ میرے بیٹے کی خوشی چاہیئے۔۔"

"اب تک اسکی خوشی ہی تو دیکھ رہا ہوں۔۔"

"دیکھیں فاروق میاں! میں نے عروہ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ کراچی یونیورسٹی میں ہی پڑھے گی۔۔ اب اگر آپ عادل سے یہاں شفٹ ہونے کی بات کریں گے تو عروہ کا مجھ پر سے اعتبار اٹھ جائے گا۔۔"

lg@aestheticnovels.online

"جیسے تمہیں ٹھیک لگے۔۔عادل کے معاملے میں ہمیشہ سے تمہاری ہی تو چلتی آئی ہے۔۔" وہ اپنے اسی انداز پہ یکدم واپس آ گئے تھے۔

"مت بھولیں کہ آپ کے لفظوں کی لاج رکھی ہے اس نے۔۔" دوبدو جواب آیا تھا۔

"ہم کیوں لڑ رہے ہیں اب؟؟" فاروق صاحب چڑ کر بولے۔

"لو کر لو بات۔۔ آپ لڑ رہے ہیں۔۔ میں تو بات کر رہی ہوں۔۔"

اپنی کی بات پہ وہ خود ہی کھلکھلا کر ہنس دیں تو فاروق صاحب بھی مسکرا دیئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

جاری ہے۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

باب نمبر 13

اس نے اسے کچھ ضروری ہدایات دے کر کراچی میں موجود گھر کے باہر اتارا اور خود شوٹنگ پہ آ گیا۔ سیٹ پہ اسے دیکھ کر کافی گہما گہمی ہونے لگی۔ میڈیا کے تمام افراد اسکے انٹرویو کے لیئے بے چین ہو رہے تھے۔

"عادل صاحب! میرے خیال سے اب شوٹنگ کر لینی چاہیئے۔۔" ڈائریکٹر چڑچڑاتے ہوئے اس سے بولا۔

lg@aestheticnovels.online

"جی۔۔سر۔۔لیکن ان لوگوں کو یہاں بلایا کس نے؟"

"مجھے کیا پتہ؟ اور یہ تم؟ نکاح کرنا ضروری تھا؟ لوگوں کو شش و پنج میں ہی مبتلا رہنے دیتے۔۔اور اگر کر ہی لیا تھا تو یہ اناؤنس کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ فلم کے پریمیر پہ ہم اس خبر کو اپنے طریقے سے اناؤنس کرتے۔۔" وہ ذرا لگے لپٹے انداز میں بولا تو عادل نے بھنوئیں سکیڑ کر اسے دیکھا۔

"میرے خیال سے شوٹنگ کر لینی چاہیئے۔۔" اسکے لہجے میں طنز واضح تھا۔ تبھی ڈائریکٹر نے خاموش رہنے میں ہی عافیت جانی کیونکہ وہ اس سے ایڈوانس لے چکا تھا۔

اس نے اپنے مینیجر کو اشارۃً میڈیا کے لوگوں کو شوٹنگ ایریا سے دور بھیجنے کا کہا اور خود شوٹنگ میں مصروف ہو گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

گھر کے اندر قدم رکھتے ہی اس نے چاروں اطراف میں نظر دوڑائی۔ گھر کو نہایت پر کشش انداز سے آراستہ کیا گیا تھا۔ جیسے ہی وہ لاؤنج میں آئی تو اندر سے اسے کسی کے فون پہ بات کرنے کی آواز آئی۔

"جی۔۔صاحب۔بی بی کو کسی قسم کی پریشانی نہیں ہو گی۔۔" خالہ خیر اں نے ریسیور کریڈل پہ رکھا تو اسے اپنے سامنے پایا۔

"ابھی عادل بیٹا سے ہی بات ہو رہی تھی میری۔۔ماشاءاللہ۔۔آپ تو بہت ہی پیاری ہو۔۔" انہوں نے آگے بڑھ کر اسکے سر پہ ہاتھ پھیرا تو ایک لمحے کے لیئے وہ آنکھیں بھر آئی۔

"کیا ہوا؟" خالہ کو لگا کہ اس سے کوئی غلطی ہو گئی ہے۔

"نہیں کچھ نہیں۔۔" اس نے اپنی آنکھوں کو صاف کیا۔

"آپ۔۔بیٹھیں۔۔میں آپکے لیئے کچھ کھانے کو لے کر آتی ہوں۔۔" یہ کہتے ہی وہ کچن میں چلی گئیں۔

لان میں موجود دیوان پہ بیٹھتے ہوئے اس نے سامنے اسکی تصویر کو دیکھا جو کارنس پہ موجود تھی۔ پہلی دفعہ اس نے اسے اتنے غور سے دیکھا تھا۔ ہنستا مسکراتا اور انتہائی دلکش اور دلفریب شخص اسکی دسترس میں تھا۔ کیا یہ اسکی خوش نصیبی تھی؟ یا بد نصیبی؟ وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

وہ کسی الگ ہی دنیا میں محو ہو کر رہ گئی مگر اگلے ہی لمحے اسے جیسے اس کے اندر کے انسان نے اسے اسکے مقصد سے باور کروایا۔

"تمہارا یہاں آنے کا مقصد یہ نہیں ہے عروہ بلال۔۔" اسکی اپنی ہی ذات نے اسے جنجھوڑا۔

اس نے پاس پڑے پی ٹی سی ایل فون سے رابی کا نمبر ڈائل کیا۔رابی نے جیسے ہی فون اٹھایا تو عروہ کی آواز سن کر خوشی سے اچھل اٹھی۔

"تم۔۔کہاں تھی یار؟؟قسم سے اس روز تمہارے ابا نے مجھے سختی سے ڈانٹ کر کہا کہ تمہارے پیچھے نہ آؤں۔۔یقین مانو۔۔میں بہت ڈر گئی تھی ان سے۔۔تم ٹھیک تو ہو ناں؟" اس نے ایک ہی سانس میں سارے سوال کر دیئے تھے۔

"ریلیکس۔۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔"

"اور یہ شادی؟عادل خان سے؟یہ سب؟؟"

"سب سچ ہے۔۔کل یونیورسٹی آؤں گی تو بات ہو گی۔۔"

"ہاں۔۔ٹھیک ہے۔۔لیکن پلیز۔۔ماسک لگا کر آنا۔۔" اسکے مشورے پہ وہ ہنس دی۔

"کرونا ختم ہو گیا ہے۔۔اب کیوں؟؟"

"یار۔۔اس دن کے مسئلے کی وجہ سے کافی لوگ پہچانتے ہیں ہمیں۔۔یقین مانو۔۔میں تو اپنی ہی کلاس میں ہی آسٹرونٹ بن کر بیٹھی ہوتی ہوں۔۔کوئی پہچان لیتا ہے تو وہاں بیٹھنا عذاب بن جاتا ہے۔۔"

"لیکن رابی۔۔" خالہ نے جیسے ہی میز پہ کباب سے بھری پلیٹ اسکے سامنے رکھی تو اس نے فون رکھا۔"صبح بات ہو گی۔رابی۔۔"

"خالہ۔۔مجھے بھوک نہیں ہے۔۔" یہ کہتے ہی وہ اٹھی۔

"لیکن۔۔عادل بیٹا نے مجھے کہا کہ آپ کو کھانا کھلا دوں۔۔"

"نہیں۔۔میرے سر میں درد ہے۔۔مجھے سونا ہے۔۔مجھے بتادیں کہ میں کہاں سوؤں؟؟" اسکے سوال پہ خالہ خیران کھلکھلا کر ہنس دیں۔

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"کیسی باتیں کرتی ہوں بیٹی؟ سارا گھر ہی آپکا ہے۔۔ چلیں میں آپکو کمرہ دکھا دیتی ہوں۔۔"

وہ اسکو لے کر عادل کے کمرے میں آئی جہاں کی ہر چیز نفاست سے پڑی ہوئی تھی۔ انہوں نے اسے وہاں چھوڑا اور خود اپنے کاموں میں لگ گئی۔ کمرے کے اندر قدم رکھتے ہی اس نے چاروں اطراف میں نظر دوڑائی۔ ہر طرف خوبصورت پھولوں اور حسین مناظر کے وال پیپر لگے تھے جنہیں دیکھ کر اسکی آنکھوں کو کچھ راحت محسوس ہوئی۔ اس نے اپنا دوپٹہ اتار کر کرسی پہ رکھا اور بستر پہ آ کر لحاف اوڑھ کر لیٹ گئی۔ کچھ ہی دیر میں وہ نیند کی گہری وادی میں جا پہنچی تھی۔ آخر پچھلے چوبیس گھنٹوں سے جاگی ہوئی تھی۔ ایسا تو ہونا ہی تھا۔

☆☆☆☆☆☆

آج کی شوٹنگ مکمل ہوئی تو اس نے سکون کا سانس لیا۔ وہ صوفے پہ ٹیک لگائے سر پیچھے کی جانب پھینکے بیٹھا تھا۔ اگلے ہی لمحے ڈائریکٹر نجم الحسن وہاں آموجود ہوئے۔ انہوں نے اسے ایسے دیکھا تو ذو معنی خیز انداز میں مسکرائے اور پھر اسکے قریب بیٹھے۔

"برخوردار۔۔ بہت تھکے تھکے سے لگ رہے ہو؟ خیر ہے؟ نیند پوری نہیں ہوئی؟" آنکھ مارتے ہوئے انہوں نے اپنی عادت سے مجبور ہو کر پوچھا تھا۔

وہ فوراً سے سیدھا ہو کر بیٹھا۔ "ایسا کچھ نہیں ہے۔۔ بس تھک گیا ہوں بہت۔۔"

"ہاں۔۔ وہی تو۔۔" وہ کھسیانی ہنسی ہنسے۔

"دیکھیں سر۔۔ مجبوری تھی شادی کرنا۔۔ اس لیئے۔۔"

"ہاں۔۔ باس۔۔ لیکن تھوڑی دیر اور اس کنٹروورسی کو چلنے دیتے بھلا۔۔ ہمارا ابھی بھلا ہو جاتا اور تمہارا ابھی؟"

"بس کریں پلیز۔۔" وہ عاجز آچکا تھا۔ وہ ان کی باتوں کو جتنا اگنور کر رہا تھا، اتنا ہی وہ اسے طیش دلا رہے تھے۔

"ام۔م۔۔ کل تمہاری شوٹنگ ہے ماہ پارہ شیخ کے ساتھ۔۔ کچھ قرابت کے سین ہیں تو۔۔"

انکی بات سن کر اسکے چہرے کے تاثر بدلنے لگے۔ "تو؟؟"

"تو۔۔ کچھ نہیں۔۔ جا کر بیوی کو ٹائم دو۔۔ تاکہ تمہارا غصہ ختم ہو۔۔" قہقہہ پھر سے بلند ہوا۔

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

اس کا چہرہ جب پورا غصہ سے بھر گیا تو ڈائریکٹر نے اس کے سامنے سے ہٹنے میں ذرا سی بھی دیر نہ لگائی۔

"عجیب ہے یہ انسان۔۔ شرم نام کی چیز ہی نہیں ہے۔۔" اس نے فون نکالا اور اگلے ہی لمحے مینیجر کو کال ملائی۔

" تیمور تم بھی ناں۔۔ کس قسم کے بندے کے پلے باندھ دیا ہے۔ شرم وحیاء نام کی چیز ہے ہی نہیں اس میں۔۔"

جاری ہے۔۔

باب نمبر 15

"کیوں؟ کیا ہوا؟؟"

"ہوا نہیں ہے۔۔ لیکن عنقریب ہونے والا ہے۔۔ یہ کس قسم کا ڈائریکٹر ہے اپنی فلم کی ریٹنگ کے لیئے پہلے سے ہی پلاننگ کر رہا ہے۔۔" وہ خاصا چڑ کر بولا۔

"آپ جانتے تو ہیں سر۔۔ ان کی عادت ہی ایسی ہے۔۔ چھوڑیں۔۔ اگنور کریں۔۔ لیکن دیکھیئے گا یہ مووی آپکے کیریئر کو عروج پہ پہنچا دے گی۔۔"

"عروج کا تو پتہ نہیں۔۔ زوال یا جہنم میں ضرور پہنچ جاؤں گا۔۔" وہ سر پکڑ کر بولا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE

دوسری طرف سے تیمور کے ہنسنے کی آواز اسے سنائی دی۔

-Explore, Dream and Read

"لو۔۔ اب تم شروع ہو جاؤ۔۔"

"نہیں سر۔۔ ابھی رات میں ہی آپکی شادی ہوئی ہے۔۔ اور آج آپ خود ہی سے بیزار ہیں۔۔"

اسکی بات سن کر اس نے فون رکھنے میں ہی عافیت جانی۔ "ہر انسان ہی فضول بات کر رہا ہے۔۔" وہ صوفے پر سے اٹھا اور باہر آیا جہاں دیگر ساتھی اداکار آپس میں چہ مگوئیاں کر رہے تھے۔

"تو اپنی بیوی سے کب ملوا رہے ہو ہمیں؟؟" کسی ایک نے سوال کیا۔

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"ایک مہینے بعد۔۔ فلم کے پریمیئر پہ۔۔" جواب اسکی بجائے ڈائریکٹر نجم الحسن کی طرف سے آیا تھا۔

اس نے گہرے تاثر سے آنکھوں کو گول کرتے ہوئے انہیں دیکھا۔ سوال صاف جھلک رہا تھا۔ نجم الحسن نے اسے اشارۃً پرسکون ہونے کے لیئے کہا تو وہ خاموشی سے وہاں سے نکل گیا۔

"ایک سے بڑھ کر ایک نمونے ہیں یہاں۔۔ فضول۔۔ ایک دم فضول۔۔۔ فضول ترین۔۔۔" وہ باہر نکلا اور گاڑی میں بیٹھا۔

"عادل۔۔ تمہیں خود کو نارمل رکھنا ہوگا۔۔ اب اس پہ غصہ نہ نکال دینا۔۔" وہ خود کو سمجھاتے ہوئے کار ڈرائیور کرنے لگا۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ گھر کے باہر آچکا تھا۔

جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا خالہ خیراں کو گھر کی صفائی کرتا ہوا پایا۔

"بی بی کہاں ہے تمہاری؟" اس نے گاڑی کی چابیاں میز پہ رکھیں اور خود صوفے پہ ڈھیر ہو گیا۔

"سو رہی ہیں۔۔" اس نے جواب دیا اور اسکے لیئے پانی کا گلاس فوراً سے لے آئی۔

"آپ انہیں جگا دیں میں تب تک کھانا لگا لیتی ہوں۔۔"

"ام۔۔" وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور کمرے میں آیا جہاں وہ دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو کر سو رہی تھی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

اپنے بستر پہ اسے دیکھ کر اس نے اپنے غصہ کو ضبط کیا۔ وہ جب بھی تھکا ہارا آتا اسے اپنا بستر صاف ستھرا اور نفاست سے بچھا ہوا ہی چاہیئے ہوتا تھا۔ لیکن آج اسکا بستر سلوٹ شدہ تھا اور اس پہ کسی اور کا بسیرا تھا۔ وہ اسکے قریب کھڑا ہوا۔ اپنے پاس کسی کی آہٹ محسوس ہوئی تو اس نے اپنی مندی مندی آنکھیں کھولیں۔

بکھرے بالوں سے اسکا چہرہ پوری طرح سے ڈھک چکا تھا۔ اس نے اپنے بالوں کو اپنے چہرے پر سے ہٹایا۔ اسے اپنے سامنے پا کر وہ یکدم اٹھ کھڑی ہوئی اور تیز قدم بڑھاتے ہوئے کرسی پر سے اپنا دوپٹہ اٹھایا۔

"اٹس۔۔ او۔۔ کے۔۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔۔ اب تو آفیشل ہزبینڈ ہوں تمہارا۔۔"

lg@aestheticnovels.online

"ن۔۔نن۔۔نہیں۔۔وہ۔۔اصل میں۔۔ک۔۔کچھ۔۔کچھ نہیں۔۔" وہ یکدم بوکھلا سی گئی تھی۔

"ریلیکس۔۔۔"

اس نے اپنا سانس بحال کیا اور اسکے سامنے سے ہٹ گئی۔ اسکی حالت دیکھ کر وہ نیم انداز میں مسکرایا۔

"لڑکی بری نہیں ہے ویسے۔۔" یہ اس نے دل میں کہا تھا۔ اسکے دل میں شاید وہ مقناطیس کی طرح کھچی چلی جا رہی تھی اور ایسا حال بھی اسکا ہی تھا۔

☆☆☆☆☆☆

رات کے کھانے سے فارغ ہوتے ہی وہ بالکنی میں آموجود ہوئی۔ بالکنی سے وہ کراچی کی بڑی بلڈنگ کو بآسانی دیکھ سکتی تھی۔ "میں تو یہاں اپنا ہر خواب پورا کرنے کے لیئے آنا چاہتی تھی۔۔لیکن۔۔" اس نے دل میں خود سے کہا اور ایک گہری لمبی سانس بھرتے ہوئے اپنی آنکھوں میں آنے والے آنسوؤں کو آنکھوں کے کناروں سے رگڑ کر صاف کیا۔

وہ چائے کے دو مگ ہاتھ میں لیئے اسکے پیچھے آرہا تھا۔ اسے بالکنی میں سیاہ آسمان تلے کھڑا دیکھ کر وہ سمجھ چکا تھا کہ وہ کسی گہری سوچ میں محو ہے۔ اسکے کھلے سیاہ بالوں نے اسکی کمر کو پوری طرح سے ڈھانپ رکھا تھا۔ وہ ہو بہو کسی فلمی ہیروئین کی طرح لگ رہی تھی۔ تھوڑی ہی دیر بعد وہ اسکے پاس آکھڑا ہوا۔ اسے اسکی آہٹ محسوس ہوئی تو اس نے نظر اٹھا کر اسکی طرف دیکھا جو اسکے بالکل پاس ہی کھڑا تھا۔ اس نے فوراً سے اپنے نارنجی دوپٹے سے اپنے سر کو ڈھانپا تو اسے اچھنبا ہوا۔ اس نے اپنے ہاتھ میں موجود چائے کا دوسرا مگ اسکے سامنے کیا تو اس نے فوراً سے مگ پکڑ کر تشکر بھری نظروں سے اسے دیکھا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"بال بہت خوبصورت ہیں تمہارے۔۔" چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے اس نے کہا۔

وہ بے حد کنفیوز ہو رہی تھی اسی لیئے اس سے نظریں چراتے ہوئے رُخ موڑ کر کھڑی ہوگئی۔

"مجھ سے پردہ کیوں کر رہی ہو؟؟"

"ن۔۔نن۔۔نہیں۔۔ایسی بات تو نہیں ہے۔۔"

lg@aestheticnovels.online

"پھر؟؟" اسکے سوال پہ کوئی جواب نہ آیا تو وہ خود ہی بولا۔

"دیکھو عروہ۔۔ میں جانتا ہوں کہ میرا اور تمہارا نکاح ہم دونوں کی مرضی سے زیادہ ہمارے گھر والوں کی مرضی سے ہوا ہے۔۔ لیکن میں اس حق میں نہیں ہوں کہ تمہیں اگنور کروں یا تم مجھے اگنور کرو۔۔"

وہ کیا کہنا چاہتا تھا؟ اسکی سمجھ میں کچھ کچھ آرہا تھا تبھی اس نے فوراً سے اپنے دل میں موجود بات کہہ ڈالی۔

"مجھے کل یونیورسٹی جانا ہے۔۔"

اسکی بات کا جواب یہ ہو گا اس نے سوچا نہیں تھا۔ تبھی وہ کچھ دیر سوچنے کے بعد بولا۔ "شوٹنگ پہ جانے سے پہلے تمہیں چھوڑ دوں گا۔۔"

"ہمیشہ کے لیئے؟؟" اس نے ذرا آہستگی سے پوچھا۔

"کیا مطلب؟ ہمیشہ کے لیئے؟"

"میں کوئی بھی بات ڈھکے چھپے لفظوں میں نہیں کروں گی۔۔"

"ہاں۔۔ کرنی بھی نہیں چاہیئے۔۔ صاف صاف بولو۔۔۔"

"میں آپ پہ بوجھ نہیں بننا چاہتی یہاں رہ کر۔۔ مجھے ہوسٹل شفٹ ہونا ہے۔۔ بس آپکی ایک ہیلپ چاہیئے ہو گی۔۔"

"کیا؟؟" وہ قدرے تحمل سے اسکی بات سن رہا تھا جبکہ اسے یہ سب ناگوار بھی گزر رہا تھا۔

"مجھے آپ کی فائنینشلی سپورٹ چاہیئے ہو گی۔۔"

"تو کیا یہ مجھ پہ بوجھ نہیں ہو گا؟؟" وہ تمسخر بھری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"نہیں۔۔ کیونکہ میں یہ سب قرض کے طور پہ آپ سے لوں گی۔۔ بعد میں آئی پر امس واپس کر دوں گی۔۔" اس نے تائیدی انداز میں کہا تو وہ خوب کھلکھلا کر ہنسا۔

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"لگتا ہے انسپائر ہو تم اسٹار پلس کے کسی ڈرامے سے۔۔"

اس نے بھنوئیں سکیڑ کر اسے دیکھا۔

"دیکھو۔۔ میڈم۔۔ یہ کراچی ہے۔۔ کوئی چھوٹا شہر نہیں۔۔"

"جانتی ہوں۔۔" اس نے ذرا آہستگی سے کہا۔

"ہاں تو پھر یہ بھی جان لو کہ عادل خان اپنی بیوی کو ہاسٹل میں نہیں چھوڑ سکتا۔۔"

"بیوی؟ یہ کیا تم۔۔" وہ چڑ کر بولی تھی۔

"اشش۔۔" اس نے انگلی کے اشارے سے اسے مزید نہ بولنے کا کہا۔

"تمہیں مسئلہ ہے ناں یہاں میرے ساتھ رہنے میں۔۔ تو کوئی بات نہیں۔۔" وہ کندھوں کو اچکاتے ہوئے بولا۔

"ویسے بھی میں کونسا چاہتا ہوں کہ تم میرے کمرے میں آکر میری پرائیویسی ڈسٹرب کرو۔۔" اس نے منہ بیگاڑ کر ذرا آہستہ سے کہا۔

"وہاٹ؟ کیا؟؟ کیا کہا آپ نے؟" وہ چونکی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"کچھ نہیں۔۔ تم میرے ساتھ والے کمرے کو ہوسٹل سمجھ کر رہ سکتی ہو۔۔ بآسانی۔۔ کرایہ دینا چاہو تو دے سکتی ہو۔۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔۔"
اس سے پہلے وہ اس سے مزید بحث کرتی اس نے اسکی بحث کو یہ کہتے ہوئے ختم کر دیا۔

اس نے گہری سنجیدگی سے اسے دیکھا اور کچھ سوچنے میں محو ہو گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆

جیسے ہی اس نے یونیورسٹی کے مین گیٹ کے پاس اسے اتارا تو ارد گرد چند لڑکیوں کا ہجوم جمع ہو گیا۔ ابھی وہ گاڑی میں ہی بیٹھا کہ لڑکیوں نے اسے پہچان کر اسکے پاس آنا شروع کر دیا۔ عروہ نے فوراً سے اپنا ماسک بیگ سے نکال کر منہ پہ چڑھایا۔ اسے ایسا کرتے دیکھ کر عادل پریشان ہوا تھا۔ جہاں ساری

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

لڑکیاں اسکی دیوانی تھیں، اسکے ساتھ سیلفی لینے کے لیئے مری جارہی تھیں، وہاں اسکی اپنی بیوی اسے تلخ آمیز نظروں سے گھور رہی تھی۔ آنا فاناوہ گاڑی سے باہر آئی اور یونیورسٹی میں داخل ہو گئی۔

اس نے دو تین کے ساتھ ہی تصویریں کھچوائیں اور وہاں سے نکلنے کی کی۔ پورا راستہ وہ عروہ کی حرکت پہ پریشان تھا۔

"کیا میں اتنا بد صورت ہوں؟" اس نے شیشے پہ نگاہ ڈالتے ہوئے خود سے سوال کیا۔

"عجیب ہے یہ۔۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆

جاری ہے۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

باب نمبر 14

وہ جیسے ہی یونیورسٹی میں داخل ہوئی تو دو تین لڑکیوں کا جھنڈ اسکے پاس آیا۔

lg@aestheticnovels.online

"گرل فرینڈ ہو اسکی کیا؟؟" ان کے سوال پہ اس نے ماسک سے نظر آتی اپنی آنکھوں سے انہیں دیکھا۔ اسکی آنکھوں میں غصہ کی لہر صاف نظر آ رہی تھی۔

"تم۔۔ آگئی؟؟" رابی بھاگتے ہوئے اسکے پاس آئی اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے گئی۔

"کیا کہہ رہی تھیں یہ سب؟؟"

"بکواس کر رہی تھیں۔۔" وہ دانت کچکچاتے ہوئے بولی تھی۔

"دیکھا۔۔ اسی لیئے کہا تھا ماسک لگا کر آنا۔۔ بس کچھ دنوں کی ہی بات ہے۔۔ سب بھول جائیں گے یہ۔۔"

"مجھے نہیں لگتا۔۔"

"کیوں؟؟" رابی نے حیرانگی سے پوچھا۔

"وہی ساتھ آیا تھا ڈراپ کرنے۔۔ اسے روزانہ یہاں دیکھ کر لوگوں کو میں حفظ ہو جاؤں گی۔۔" وہ رونی صورت بنا کر بولی۔

"سیریسلی؟ وہ ساتھ آیا تھا؟؟" اسکی خوشی کی انتہاء نہیں تھی۔

"ہاں تو؟؟ اس میں بڑی بات کیا ہے؟"

"پاگل۔۔ ہے ناں بڑی بات۔۔ رُک۔۔ دکھاتی ہوں۔۔" اس نے فوراً سے اپنا بیگ نکال کر اسے اسکی انسٹا گرام سے لی گئی اسٹوری کا اسکرین شارٹ دکھایا۔ جہاں اس کی عروہ سے شادی کی خبر بریک کی گئی تھی۔

"اور یہ۔۔ یہ بھی دیکھ۔۔" اس نے اسے اخبار کی زینت بنی خبریں بھی دکھائیں۔ جیسے جیسے وہ اسے دکھا رہی تھی اسکی آنکھیں کُھل رہی تھیں۔

"جانتی ہو۔۔ سب کا کہنا تھا کہ شاید عادل خان نے پبلیسٹی کے لیئے یہ سب کیا ہے۔۔ پھر یہ اسٹیٹس اسکی اسٹوری پہ اپ ڈیٹ ہوا تو سب کا منہ بند ہو گیا۔ مجھے لگا شاید وہ اس سب سے چھٹکارا پانے کے لیئے تم سے شادی کر رہا ہے۔۔ لیکن۔۔"

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"لیکن؟؟" اس کی آنکھ سے آنسو کا ایک قطرہ بہہ نکلا۔ وہ بنچ پہ پتھر کی مورت بنے بیٹھ گئی۔

"لیکن دیکھوناں۔۔اگر ایسا ہوتا تو وہ تمہیں یہاں چھوڑنے تھوڑی ناآتا؟ اپنے ساتھ کراچی تھوڑی ناں لاتا۔۔" رابی اسکے قریب بیٹھتے ہوئے بولی۔

"مروگی تم۔۔مار دے گا تمہارا باپ تمہیں۔۔" اسکے ذہن میں اسکے الفاظ گونجے۔

"تو اس نے یہ سب خود کو بچانے کے لیئے کیا۔" اس کی آواز میں نمی اور زبان پہ لغزش تھی۔

"کیا مطلب؟؟" رابی نے الجھ کر اسے دیکھا۔

"کچھ نہیں رابی۔۔" اس نے اپنے آنسوؤں کو صاف کیا اور ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔"کلاس کا ٹائم ہو رہا ہے۔۔"

"ہاں۔۔" اسے اداس دیکھ کر وہ بھی اداس ہو گئی تھی۔ آخر وہ اسکی بچپن کی دوست تھی کیسے نہ اسکے دل کا حال سمجھتی۔ فی الحال اس نے اس سے کوئی سوال نہ کیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اس نے اپنا کام وقت سے پہلے ختم کیا اور اسے لینے کے لیئے نکلا۔ اس سے پہلے وہ اسے لینے کے لیئے یونیورسٹی کے مین گیٹ تک آتا وہ خود ہی وقت سے پہلے باہر آئی۔ چوکیدار کو جب بہت سے لڑکے اور لڑکیاں اسکا مذاق بناتے نظر آئے تو وہ فوراً اسے اسکی مدد کے لیئے آگے بڑھا۔ چوکیدار کو سامنے دیکھتے ہی وہ لوگ آناً فاناً غائب ہو گئے۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"بیٹی۔۔ آپ بے فکر ہو کے گھر جایئے۔۔"

اس نے چوکیدار کو تشکرانہ نگاہوں سے دیکھا اور اپنی راہ لی۔ چلتے چلتے وہ مین روڈ تک آئی۔ پورا رستہ اسکے ذہن میں جو کچھ پچھلے دو روز پہلے ہو چکا تھا، کسی بری یاد کی طرح گردش کرتا رہا۔ "مروگی تم۔۔ تمہارا باپ تمہیں مار دے گا۔۔۔پبلسٹی کے لیئے یہ سب کیا۔۔۔ اپنے آپ کو میڈیا سے محفوظ رکھنے کے لیئے کیا۔۔" نجانے کون کونسے خیالات اسکے ذہن کو ماؤف کر گئے تھے۔

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

وہ بس اسٹاپ پہ آبیٹھی۔ ارد گرد گزرنے والی ہر گاڑی کو وہ بغور دیکھ تو رہی تھی لیکن اسکا ذہن کہیں اور ہی تھا۔"اسکا مطلب خود کو بچانے کے لیئے۔۔اور میں سمجھتی رہی کہ شاید۔۔۔"

وہ یونیورسٹی پہنچا اور اسکا باہر آنے کا انتظار کرنے کے لیئے گاڑی میں ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔"فون ہوتا اسکے پاس تو آسانی ہوتی۔۔۔" وہ خود سے گویا ہوا۔

تقریباً آدھا گھنٹہ گزر چکا تھا مگر وہ باہر آئی ہی نہیں۔۔رش کم ہوا تو وہ باہر آیا۔سب سے پہلے اس نے اپنے منہ پہ ماسک چڑھایا کیونکہ وہ جب جب یہاں آیا اسکا سیلفی لے لے کر جینا محال ہو گیا تھا۔ وہ سب سے پہلے چوکیدار کے پاس پہنچا۔اس نے اپنا موبائل نکال کر اسے اسکی تصویر دکھائی جو گزشتہ روز نکاح والے روز لی گئی تھی۔چوکیدار نے گھوری ڈال کر اسے دیکھا اور اسکے ہاتھ میں موجود موبائل پہ تصویر کو۔۔

"یہ بیوی ہے میری۔۔۔" اس نے فوراً سے اسکا تجسس ختم کیا۔

"اوہ۔۔۔اچھا۔۔۔" اب کہ وہ مسکرایا۔" یہ کوئی ایک گھنٹہ پہلے ہی گئی ہیں۔۔"

"آر یو شیئور؟"

"جی۔۔جی۔۔ان کو بھلا کیسے بھول سکتا ہے کوئی۔۔۔"

"جی؟؟؟؟" اس نے جی کو ذرا لمبا کھینچتے ہوا پوچھا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE

"ہاں۔۔کچھ روز پہلے انکے ابا نے یہاں کافی ہنگامہ کیا۔ابھی یہاں سے جاتے وقت بھی کچھ لڑکے اور لڑکیاں بیچاری کا مذاق بنا رہے تھے۔۔لیکن۔۔"

-Explore, Dream and Read

یہ سن کر اس نے سپاٹ نظروں سے چوکیدار کو دیکھا اور واپس گاڑی کی طرف بڑھا تو چوکیدار کی بات ادھوری رہ گئی۔

"ایک گھنٹہ ہوئے اسے یہاں نکلے۔۔کہاں گئی ہوگی؟؟" خود سے سوال کرتے ہوئے وہ گاڑی میں آکر بیٹھا۔اس نے سب سے پہلے گھر میں کال ملائی۔ خالہ سے پوچھا تو انکی طرف سے یہی بتایا گیا کہ وہ ابھی تک نہیں آئی۔

اس نے ماسک ہٹایا اور گاڑی چلاتے ہوئے کشادہ سڑک پہ آیا۔"کاش۔۔عروہ۔۔فون ہوتا تمہارے پاس۔۔"

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

اسے رہ رہ کر اس سے زیادہ خود پہ غصہ آرہا تھا کہ اس نے اسے فون کیوں نہ دیا۔ تقریباً ایک گھنٹے سے اوپر ہو گیا تھا۔ اس نے شہر کا چپہ چپہ چھان مارا تھا مگر وہ اسے کہیں نظر نہ آئی۔ "آخر وہ کہاں جا سکتی ہے؟" ابھی کل ہی تو وہ اسکے ساتھ کراچی آئی تھی اور آج وہ اسے بناء بتائے کہیں چلی گئی ہے۔۔وہ اپنے باپ سے کیا کہے گا؟ آخر اسکا پتہ لگانے کے لیئے اس کے پاس اپنے باپ کو فون کرنے کے علاوہ اور کوئی آپشن نہیں بچا تھا۔ وہ اچھے سے جانتا تھا کہ وہ دومنٹ کے اندر اندر اپنے خاص آدمیوں کی مدد سے اسے ڈھونڈ نکالیں گے۔

بناء دیر کیے اس نے اپنے باپ کو کال ملائی مگر اگلے ہی لمحے اس نے کال منقطع کر دی۔ وہ اسے سامنے سڑک سے پہ نظر آئی۔ ہر گاڑی نہایت برق رفتاری سے گزر رہی تھی لیکن اسکی آنکھیں اپنے قدموں پہ جمی تھیں۔ وہ بمشکل ہی اپنے لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ چل رہی تھی۔ وہ فوراََ سے گاڑی سے باہر آیا۔

"عروہ۔۔" اس کے پکارنے پہ وہ چلتے چلتے رُکی۔ اس نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

اسکے چہرے پہ اداسی کی لہر دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ اس وقت اس سے بات کرنا مناسب نہیں۔ اس نے اسکا ہاتھ پکڑا اور گاڑی کی جانب بڑھا ہی تھا کہ اس نے یکدم اپنا ہاتھ اسکی گرفت سے چھڑوایا اور اپنا دوپٹہ جو سر سے سرک چکا تھا، اسے سر پہ ٹھیک طرح سے اوڑھا۔

"گاڑی میں بیٹھو۔۔" اس نے قدرے تحمل سے کہا۔

جواباََ اس نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا۔

"یہاں کوئی سین کریئٹ کرنے سے بہتر ہے تم گاڑی میں چل کر مجھے آنکھیں نکال لو۔۔ یا ایسا کرنا میری آنکھیں ہی نکال لینا۔۔ لیکن پلیز۔۔ اس وقت یہاں سڑک پہ۔۔" غصہ تو اسے بہت آرہا تھا لیکن پھر اس نے التجائیہ انداز سے کہا۔

اس نے تھوک نگلتے ہوئے اسکی طرف دیکھا اور تیز تیز قدم بڑھاتے ہوئے گاڑی میں آکر بیٹھی تو اس نے شکر کا کلمہ پڑھا اور خود گاڑی میں آکر بیٹھتے ہی گاڑی چلا دی۔

"ایسا بھی کیا ہو گیا ہے جو تم۔۔۔" اس کا سوال ادھورا تھا لیکن اسکے معنی مکمل تھے۔

جاری ہے۔۔

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

باب نمبر 15

"مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔" اس نے ذرا لاپرواہی سے کہا اور گاڑی کے شیشے سے باہر نظر آنے والے مناظر کو دیکھنے لگی۔

"عروہ۔۔یہ کیا بدتمیزی ہے۔۔کچھ پوچھ رہا ہوں میں تم سے۔۔"

"مجھے آج۔۔ابھی اور اسی وقت۔۔حیدر آباد واپس جانا ہے۔۔" اس نے اسے جیسے اپنا فیصلہ سنایا۔

اسکی بات سن کر اس نے بھنویں سکیڑ کر اسے دیکھا۔

"وجہ؟؟ کیوں جانا ہے وہاں؟"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"تمہیں بتانے کی پابند نہیں ہوں میں۔۔۔" اس نے نہایت بدتمیزی سے جواب دیا۔

اس نے جواباً خود کو پر سکون رکھا۔ البتہ اسکی بات سن کر غصہ سے اسکا دماغ خراب ہونے لگا تھا۔

"دیکھو۔۔ عروہ۔۔۔ میں جانتا ہوں کہ یونیورسٹی میں سب تمہیں تنگ کرتے ہیں۔۔ تمہارا مذاق بناتے ہیں۔۔ لیکن اب تم ان سب سے گھبرا کر۔۔ان سب سے ڈر کر۔۔حیدر آباد واپس جانا چاہتی ہو؟ جہاں سے تم نکلنا چاہتی تھی، تم وہیں جانا چاہ رہی ہو؟ کیوں؟؟؟"

اسکی بات سن کر وہ زخمی انداز میں مسکرائی۔ اسکی نظروں میں طنز صاف اور واضح تھا۔

Ig@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"میں تم سے ڈر گئی ہوں۔۔"

اسکی بات سن کر وہ ہکا بکا رہ گیا۔"کیا مطلب؟؟ کلیئر کرو۔۔۔" اس نے گاڑی کو سائیڈ پہ روکا اور اسکی طرف نگاہیں کیے سوالیہ انداز میں بولا۔

"دیکھیں۔۔ عادل صاحب۔۔ مجھے ابھی تک آپکی اور آپکے بدلے رویے کی سمجھ نہیں آ رہی۔۔ بات صاف اور سیدھی ہے۔۔ ایک تو آپ مجھے اپنے گھر میں برداشت نہیں کر سکتے۔۔۔ اور دوسرا آپ میری کیئر کر رہے ہیں۔۔ کس قدر ڈبل فیس ہے آپکا۔۔"

اس کی بات سن کر وہ نیم آہستگی سے مسکرایا۔"مجھ سے ڈر گئی ہو؟ اس بات کی وجہ سے؟؟"

"نہیں۔۔" اس نے نفی میں گردن ہلا کر جواب دیا۔

"تو پھر؟؟"

"کچھ نہیں۔۔" وہ الجھ کر بولی تھی۔"مجھے حیدر آباد واپس جانا ہے۔۔ دیٹس اٹ۔۔۔"

"کہاں جاؤ گی؟" اسکی بات سن کر اس نے اسے ہڑبڑا کر دیکھا مگر پھر ذرا تحمل سے بولا۔

"میں آپکی امی کے پاس رہ لوں گی۔۔"

"وہ قہقہہ لگا کر ہنسا۔"شادی میری امی سے کی ہے تم نے؟؟"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

اب کہ وہ سر پکڑ کر بیٹھ گئی تو وہ اسکی حالت کے پیشِ نظر قہقہہ لگا کر ہنسا۔" دیکھو۔۔ کیا بات ہے؟ کس بات سے اپ سیٹ ہو۔ پھر؟"

"آپ سے اپ سیٹ ہوں۔۔ تنگ آ گئی ہوں میں۔۔ آپ کا ڈبل فیس دیکھ کر۔۔"

"وہاٹ؟؟ مسئلہ کیا ہے تمہارا؟ ڈبل فیس۔۔ ڈبل فیس۔۔۔ آخر کیسا ڈبل فیس؟ بولو؟؟ کیا کیا ہے میں نے جو تم پچھلے پندرہ منٹ سے مجھے یہی سب کہہ رہی ہو؟؟"

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"یہ میں آپکو بتانا ضروری نہیں سمجھتی۔۔مجھے بس حیدر آباد واپس چھوڑ آئیں۔۔بس۔۔۔" اسکے لہجے میں اکتاہٹ اور بے زاری دیکھ کر اس نے گاڑی چلانا شروع کی اور گھر کی طرف نکل پڑا۔

جوں ہی اس نے گاڑی گھر کے باہر پارک کی اس نے آنکھیں نکال کر اسے دیکھا۔

"یہاں کیوں لے کر آئے ہو تم مجھے؟؟؟" وہ چیخی تھی۔

"میں بھی تمہیں یہ بتانا ضروری نہیں سمجھتا۔۔" وہ گاڑی سے باہر آیا تو وہ اسکے پیچھے پیچھے باہر آئی۔

"مجھے نہیں رہنا یہاں۔۔تمہیں سمجھ کیوں نہیں آرہی۔۔۔"

اسکی بات کو لاپرواہی سے سنتے ہوئے وہ آگے بڑھا۔وہ یقینی طور پہ اسے اگنور کر رہا تھا۔وہ زچ ہو کر اسکے پیچھے جانے لگی۔

"کھانا لگادوں؟" خالہ خیراں نے دونوں کو گھر کے لاؤنج میں داخل ہوتا دیکھا تو فوراً سے بولیں۔

"ہاں۔۔میرے لیئے تو کھانا لگادیں لیکن اپنی بی بی کے لیئے رہنے دیں۔۔یہ آل ریڈی میرا دماغ کھا چکی ہیں۔۔" وہ ذرا طنز و مزاح سے بولا۔

"جی؟؟" خالہ خیراں نے اسکی بات کو سمجھنے کی غرض سے کہا۔

"کچھ نہیں۔۔" جواب عروہ کی طرف سے دیا گیا تھا۔

وہ ہنستے ہوئے کمرے میں آیا تو وہ اسکے پیچھے پیچھے آئی۔

"یہ تم کیا فضول بول رہے ہو؟"

"مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔سامنے والا کمرہ خالہ نے تمہارے لیئے صاف کر دیا ہے وہاں چلی جاؤ۔۔۔" اس نے عاجزانہ انداز میں کہا۔

"مجھے حیدر آباد جانا ہے۔۔"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"نہیں لے کر جا سکتا۔۔" اس نے صاف صاف جواب دیا۔

"لیکن کیوں ؟؟" وہ زچ ہو کر بولی۔

"کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ تم وہاں جاؤ۔۔۔"

"کیوں؟؟؟" اس نے ذرا زور دے کر کہا۔

"کہاناں۔۔سامنے کمرے میں آرام سے رہ سکتی ہو تم۔۔" اس نے جان چھڑوانے کی ہی کی۔لیکن وہ بھی عروہ بلال تھی،بحث میں کہاں ہار سکتی تھی؟

"سچ میں موقع پرست انسان ہو تم۔۔۔" اس نے اتنا کہا اور پیر پٹختی ہی وہاں سے جانے ہی لگی تھی کہ وہ آناََ فاناََ اسکے سامنے آ کھڑا ہوا۔

"کیا کیا ہے میں نے؟جو تم مجھے ڈبل فیس کہہ رہی ہو اور اب۔۔موقع پرست؟؟"

"کیونکہ یہ سب آپ ہیں۔۔" جواب دوبدو دیا گیا تھا۔

اسکے جواب پہ وہ ہکا بکا رہ گیا۔مگر پھر اپنے آپ کو ضبط کرتے ہوئے دوبارہ بولا۔" عروہ۔۔پلیز۔۔بولو۔۔کیا بات ہے؟کس بات نے آخر تمہیں پریشان کیا ہے؟دیکھو۔۔میں واقعی تم سے شادی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔لیکن تمہارے ابا کی وجہ سے۔۔اور اپنے ابا کی وجہ سے مجھے ایسا کرنا پڑا۔۔لیکن اب جب تم سے شادی ہو ہی گئی ہے تو میں نہیں چاہوں گا کہ ہم دونوں ایک دوسرے سے یہ برتاؤ کریں۔۔دیکھو۔۔عروہ۔۔ٹھیک ہے تم پریشان ہو یونیورسٹی میں جو کچھ ہوا۔۔مجھے چوکیدار نے بتایا ہے سب۔۔لیکن اس سب کا یہ مطلب نہیں کہ تم مجھے ہی۔۔۔"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"بس کریں عادل صاحب۔۔۔یہ کسی اور کو سمجھائیے گا۔۔میں اچھے سے جان چکی ہوں آپکی اصلیت۔۔۔"

"اصلیت؟؟؟" وہ ہڑبڑایا۔

جواباََ وہ خاموش ہوئی تو وہ اسکے مزید قریب آیا۔

"اب بولو گی بھی کچھ؟؟"

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

وہ اس سے دو قدم دور ہوئی۔" آپ نے صرف خود کو بچانے کے لیئے یہ شادی کی۔۔ مجھے میرا باپ مار تا یا زندہ در گور کرتا۔۔ آپ کو اس سے کیا فرق پڑتا تھا۔۔۔"

وہ اب بھی سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ وہ مزید بولی۔" آپ شوبز کے لوگ ہوتے ہی ایسے ہیں، خود کو میڈیا کے سوالات سے بچانے کے لیئے شادی کر لی اور مجھ پہ احسان جتا رہے ہیں کہ میرے ابا کی وجہ سے۔۔"

"شٹ اپ۔۔ جسٹ شٹ اپ۔۔ ہو گیا ہو تو اب جا سکتی ہو یہاں سے۔۔" وہ ہاتھ جوڑ کر التجائیہ انداز میں بولا تو اس نے اسے بے رحمی سے دیکھا اور وہاں سے جانے لگی۔

"رکو۔۔۔"

اسکے پکارنے پہ وہ جاتے جاتے رُکی۔

"یہ رکھو۔۔۔" اس نے دراز سے موبائل نکال کر اسکے سامنے کیا۔

"نہیں چاہیئے۔۔"

"تمہارے لیئے نہیں۔۔ اپنے لیئے دے رہا ہوں۔۔ اور پلیز۔۔ تمہاری مزید کوئی بکواس سننے کے موڈ میں نہیں ہوں میں۔۔ میک شیئور کہ یہ فون تمہارے پاس ہر وقت موجود رہے۔۔ سمجھی۔۔۔" اس نے زبردستی فون اسکے ہاتھ میں رکھا تو اس نے اسپاٹ نظروں سے اسے دیکھا۔

"اب جا سکتی ہو تم۔۔"

اس نے رُخ موڑ کر اپنی جیکٹ اتاری اور فریش ہونے کے لیئے چلا گیا تو اس نے بھی وہاں سے نکلنا ہی مناسب سمجھا۔

☆☆☆☆☆

جاری ہے۔۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

باب نمبر16

وہ وہاں سے ہر صورت نکلنا چاہتی تھی۔اس نے اسے جیسا سمجھ کر اپنانے کا سوچا تھا وہ اسکے بالکل برعکس ہی تھا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"ایک تو خود کو کور کیا ہے اس نے۔۔اور احسان ایسے جتلا رہا ہے جیسے کوئی بہت بڑا کارنامہ سر انجام دیا ہو۔۔عروہ شیخ ایک بات تو طے ہے کہ اب تم یہاں نہیں رہو گی۔۔" اپنے ہاتھوں کی انگلیوں سے اسکے دیئے ہوئے موبائل فون کو مسلتے ہوئے وہ اپنے اندر کے انسان سے مخاطب تھی۔لیکن وہ کہاں جا سکتی تھی؟یہ اسے سوچنا تھا۔اس نے فون ایک طرف رکھا اور اٹھ کر فریش ہونے کے لیئے چلی گئی۔

دوسری طرف اس نے اسکے کمرے کے دروازے پہ دستک دی تو اندر سے کوئی آواز نہ آئی۔جیسے ہی اس نے دروازہ سرکایا تو دروازہ کو کھلا ہوا ہی پایا۔ دروازے کو ہاتھ آگے بڑھا کر کھولتے ہی وہ اندر داخل ہوا تھا۔لیکن کمرے میں کسی کا نام ونشان موجود نہ تھا۔

"اب کہاں گئی یہ؟؟" ابھی اس نے سوچا ہی تھا کہ اسے واش روم سے پانی گرنے کی آواز سنائی دی۔

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

وہ بیڈ پہ بیٹھا اسکے باہر آنے کا انتظار کرنے لگا۔ ارد گرد اس نے نگاہ دوڑائی تو میز پہ اسے ایک لسٹ نظر آئی۔

"دو مارکر۔۔ ایک کالا اور ایک نیلا۔۔ ایک بڑا رجسٹر۔۔ دو عدد اسائنمنٹ دستے۔۔ اور ایک بیگ۔۔" لسٹ پہ یہ ساری چیزیں بالترتیب درج تھیں۔
اس نے ہاتھ آگے بڑھا کر لسٹ اٹھائی اور پینٹ کی جیب سے موبائل نکال کر تصویر بنا کر تیمور کو بھیجی۔

"یہ ساری چیزیں لے آنا۔۔" اس نے ایک چھوٹا سا وائس میسج بھی بھیجا۔

"افف۔۔ اللہ۔۔ یہ چیزیں؟؟ تمہارے کس کام کی ہیں اب؟؟" حسبِ توقع وہ شرارت بھرے لہجے میں جواب آیا۔

"جتنا کہا ہے، اتنا کرو۔۔۔ او۔۔ کے۔۔۔" اس نے ذرا سنجیدگی سے کہا اور فون میز پہ رکھ دیا۔

جیسے ہی وہ واش روم سے باہر آئی تو اسے بیڈ پہ بیٹھا دیکھ کر اسکا سانس بند ہو گیا اور آنکھیں باہر کو نکل آئیں۔ سفید جوڑا پہنے بالوں کو ٹاول سے لپیٹتے ہوئے وہ باہر آئی تھی مگر اسے سامنے پا کر اسکی آنکھیں گھوم سی گئیں۔

"یہ کیا طریقہ ہے؟؟" وہ کاٹ کھانے کو بولی۔

"کیسا؟؟" انجان بننے کی کوشش کرتے ہوئے وہ اندر ہی اندر اسکا ردِ عمل دیکھ کر گدگدا یا تھا۔

"دیکھو مسٹر۔۔ پرائیویسی نام کی بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔۔ تم عجیب ہو۔۔ اسی لیئے میں کہہ رہی تھی کہ مجھے یہاں نہیں رہنا۔۔"

"لو۔۔۔ پھر شروع ہو گیا تمہارا ترانہ؟؟؟" وہ عاجز نظروں سے اسے گھورتے ہوئے بولا۔

آگے بڑھتے ہوئے وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑی ہوئی تو وہ ہنوز نظریں جمائے اسے دیکھنے لگا۔ تبھی اس نے جل بھن کر اسے دیکھا۔

"اب جاؤ یہاں سے۔۔"

"کیا ہو گیا ہے؟؟ سات پردوں میں چھپی ہوئی ہو تم۔۔ اب بھی تمہیں فکر ہے کہ میں تمہیں کچھ کر دوں گا؟؟" وہ ذو معنی انداز میں بولا۔

اسکی آنکھیں پھیل سی گئیں۔ "کیا؟ کیا کہا تم نے؟؟؟" وہ تیز تیز قدم بڑھاتے ہوئے اس تک آئی۔

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"کچھ نہیں۔۔۔ دراز سے ڈرائیر نکال کر بال خشک کر کے آجاؤ۔۔ کھانے پہ انتظار کر رہا ہوں تمہارا۔۔" وہ اسکے پاس سے ہوتے ہوئے جانے لگا تھا۔

"نہیں۔۔ رکو۔۔ پہلے بات کلیئر کرو۔۔ کس چیز کی فکر ہے مجھے؟؟ تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں تم سے ڈرتی ہوں؟ اور ہاں۔۔ ایک بات یاد رکھنا۔۔ میری اجازت کے بناء تو تم مجھے چھو بھی نہیں سکتے۔۔ مائنڈاٹ۔۔" انگلی کے اشارے سے اس نے دھمکایا تو اس نے اسکا ہاتھ اپنی گرفت میں کرتے ہوئے اسے خود کے قریب کیا اور اسکے سر پہ موجود تولیے کو دوسرے ہاتھ سے پکڑ کر کھینچ کر اتارا۔۔ تولیے میں لپٹے بال اسکے ماتھے پہ آگرے تھے جنہیں اس نے فوراً سے اپنے ہاتھوں سے پیچھے کیا۔

"میں کیا کر سکتا ہوں۔۔ یہ تمہیں مجھے بتانے کی ضرورت نہیں۔۔" اس نے اپنے ہاتھوں سے اسکے گال کو سہلاتے ہوئے قدرے جنونیت سے کہا تو وہ کچھ بول ہی نہ سکی۔

اتنا کہتے ہی وہ ایک ہی جھٹکے سے کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔ اسکے اس عمل پہ وہ ہکا بکا رہ گئی۔ کافی دیر تک وہ اسکے لمس کو اپنی گال پہ محسوس کرتے ہوئے اپنی آنکھیں بند کیے پر سکون ہونے لگی تھی۔

اس نے فوراً سے رابی کو کال ملائی۔

"رابی۔۔۔" جیسے ہی اس نے رابی کا نام لیا تو رابی کو اسکی سانسیں تیز محسوس ہوئیں۔

"تم ٹھیک ہو؟؟ کیا ہوا ہے؟ طبیعت تو ٹھیک ہے؟؟" وہ اسائنمنٹ کا کام کرتے کرتے رُکی اور پریشانی سے سیدھا ہو کر بیٹھی۔

"رابی۔۔ مجھے یہاں سے نکلنا ہے۔۔ پلیز۔۔ ہیلپ می۔۔" اسکی آواز بھرا سی گئی تھی۔

"اچھا۔۔ اچھا۔۔ ٹھیک ہے۔۔ لیکن کچھ بولو تو۔۔۔"

☆☆☆☆☆☆

گھر کے ٹیلی فون پہ بیل ہوئی تو خالہ نے فون اٹھایا۔

"میں۔۔ عالیہ بات کر رہی ہوں۔۔ یہ عادل کہاں ہے؟؟ فون دو اسے۔۔۔"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

"جی۔۔" انہوں نے ریسیور میز پہ رکھا اور واپس کو مڑیں تو عادل کو اسکے کمرے سے باہر آتا دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولیں۔

"وہ بی بی کا فون ہے۔۔"

"ام۔۔ اچھا۔۔ آپ کھانا لگائیں۔۔" اس نے میز پہ پڑا ریسیور اٹھا کر کان کے ساتھ لگایا۔

"کہاں ہو میرے بچے۔۔ کوئی جواب ہی نہیں۔۔ سب ٹھیک تو ہے؟؟"

"جی۔۔ سب ٹھیک ہے۔۔ سوائے۔۔" وہ کہتا کہتا رُکا۔

"دیکھو عادل۔۔ تم دسٹرب تو نہیں کر رہے اسے؟؟ دیکھو عادل پہلے ہی وہ اپنے باپ کی جدائی کی ماری ہوئی ہے۔۔ اب تم۔۔"

"افففف۔۔۔ اللہ۔۔۔ مام۔۔ کیا ہو گیا ہے آپکو؟؟ مانا کہ پرسوں رات میرا رویہ ٹھیک نہیں تھا۔۔ لیکن میں نہیں جانتا کہ آپکو کیسے یقین دلاؤں کہ میری وجہ سے اسے کوئی تکلیف نہیں ہے۔۔ بلکہ اسکی وجہ سے تکلیف میں تو میں ہوں۔" وہ خاصا جذباتی ہو کر بولا تو عالیہ کا کلیجہ منہ کو آگیا۔

"کیا ہوا میرے بچے۔۔ کیسی تکلیف؟؟"

اس سے پہلے وہ انہیں جواب دیتا وہ کمرے سے باہر آئی۔

"مام۔۔ میں بعد میں کال کرتا ہوں۔۔" اسکی اپنے اوپر پڑنے والی معنی خیز نگاہیں دیکھ کر اس نے فون رکھا۔ دوسری طرف عالیہ کو اسکی فکر کھانے لگی تھی۔

"تو تکلیف میں ہو تم۔۔ تو ایک کام کرو ناں۔۔ تکلیف کم کرو۔۔ اپنی بھی۔۔ اور میری بھی۔۔" سفید شفون کے دوپٹے سے سر کو ڈھانپے وہ اسکے سامنے کھڑی تھی۔

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔ اور کچھ نہیں۔۔ اور پلیز۔۔ مجھے بہت سخت بھوک لگی ہے۔۔ پہلے ہی تم سے بحث کر کے میں اپنی انرجی ضائع کر چکا ہوں۔۔" وہ تقریباً عاجز آچکا تھا۔

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

اسی اثناء میں گھر کے مرکزی دروازے سے تیمور اندر داخل ہوا تو اسے کچھ بولنے کا موقع ہی نہ ملا وگرنہ وہ اسے اس بات کا بھی کرارہ جواب دینے کا حوصلہ رکھتی تھی۔

"یہ لو۔۔۔لے آیا۔۔یہ چیزیں۔۔لگتا ہے تم نے پھر سے سکول یا کالج میں ایڈمیشن۔۔۔۔" اسکے الفاظ اسکے منہ میں ہی رہ گئے جب اس نے عروہ کو دیکھا۔

سفید لباس اور سفید شفون کے دوپٹے سے خود کو ڈھانپے وہ نہایت معصوم اور دیسی لڑکی لگ رہی تھی۔اس میں اسے کسی طرح سے بھی ماڈرنزم نظر نہ آیا۔

عروہ کی جیسے ہی چیزوں کے تھیلے پہ نظر پڑی تو اس نے حیرانگی سے عادل کو دیکھا۔

"اسلام علیکم بھابھی! کیسی ہیں آپ؟؟" اسکے حال پوچھنے سے زیادہ وہ اسکے منہ سے اپنے لیئے بھابھی لفظ سننے پہ چونکی۔اسے اس پہ شدید غصہ آرہا تھا کہ کیوں وہ ایسے منہ اٹھا کر گھر کے اندر گھس آیا ہے؟

"حیران نہ ہوں۔۔۔میں عادل کا دوست ہوں۔۔بچپن کا۔۔"

جواباً اس نے کسی قسم کے ردِ عمل کا اظہار نہ کیا۔

عادل کو اسکی یہ بے تکلفی کچھ اچھی نہیں لگ رہی تھی، تیمور کو اسکا اندازہ ہو رہا تھا۔ تبھی اس نے آگے بڑھ کر چیزوں سے بھرا تھیلا میز پہ رکھا۔

"عروہ۔۔یہ چیزیں لے لینا۔۔" اس نے نارمل انداز میں ہی کہا کیونکہ تیمور کے سامنے وہ اپنی ذاتی زندگی کا یوں تماشا نہیں بنانا چاہتا تھا۔

"نہیں چاہیئں۔۔تمہیں میں نے کہا ہی کب تھا کہ یہ چیزیں چاہیئں؟"

نہایت بدتمیزی سے وہ جب بولی تو تیمور کی آنکھیں باہر کو نکل آئیں،اس نے حیرت سے عادل کو دیکھا عادل بھی کچھ شرمندہ شرمندہ سا تھا۔

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

باب نمبر17

مگر اگلے ہی لمحے اس نے اسکا ہاتھ پکڑا اور اسے کمرے میں لے گیا۔

"میرا دوست ہے وہ۔۔ کم از کم اس چیز کا ہی لحاظ کر لو تم۔۔ تم ایسے کیسے بیہیو کر سکتی ہو بھلا؟؟ عقل ہے تم میں؟؟" اس نے ایک ہی جھٹکے سے اسکا ہاتھ چھوڑا تو وہ بیڈ پہ آ گری۔

خود کو سنبھالتے ہوئے وہ پوری ہمت سے اٹھی۔" تو اپنے اس دوست کو سمجھاؤ ناں۔۔ ایسے کیسے وہ منہ اٹھا کر آ سکتا ہے کسی کے گھر؟؟ ہم بات کر رہے تھے اور وہ بیچ میں آ ٹپکا۔۔۔"

اسکی باتیں سن کر اسکا دماغ پھٹنے لگا تھا۔" عروہ تمیز سے بات نہیں کر سکتی تم؟؟ اور یہ کیا کسی کا گھر؟؟ میرا دوست ہے وہ۔۔ جب چاہے وہ یہاں آ سکتا ہے۔۔ تم سے مطلب؟؟"

"ہے مطلب۔۔۔ اگر تم چاہتے ہو کہ میں یہاں رہوں۔۔ تو اپنے اس دوست کو سمجھا دو کہ دستک دیئے بناء وہ گھر میں داخل نہیں ہو گا۔۔۔" اس نے دوٹوک انداز میں کہا۔

"میں کچھ کہہ نہیں رہا تو اسکا یہ مطلب نہیں کہ تم۔۔۔" اسکی آواز اونچی ہوئی تو وہ فوراً سے بولی۔

"اشش۔۔۔ آہستہ۔۔۔ اونچا بولنا تم افورڈ نہیں کر پاؤ گے۔۔ مسٹر عادل خان! بیوی کہا تھا ناں تم نے۔۔ تو یہ تمہاری بیوی کا ہی آرڈر ہے۔۔ او۔کے؟؟" اب شاید وہ بدلہ لینے پہ اتر آئی تھی۔ لہجے میں شرارت کی واضح بو اسے محسوس ہو رہی تھی۔

دانتوں کو کچکچاتے ہوئے وہ کمرے سے باہر آیا۔ تیمور لاؤنج میں صوفے پہ بیٹھا اسکا انتظار کر رہا تھا۔ جیسے ہی وہ باہر آیا۔ وہ صوفے سے اٹھا۔

"لگتا ہے اب ہماری عیش کے دن ختم ہو گئے؟؟" اسکے لہجے میں اداسی دیکھ کر عادل بھی روہانسا ہوا۔

"کھانا کھا کر آئے ہو؟؟"

اسکے سوال نے تیمور نے نفی میں گردن ہلا کر جواب دیا۔

lg@aestheticnovels.online

"چلو۔۔ چھوڑو۔۔ کھانا کھاتے ہیں۔۔"

"نہیں۔۔۔ چلتا ہوں۔۔ پھر تمہاری بیوی مجھے آکر کہے گی کہ تمہارے ساتھ کھانا کھانے کا حق صرف اسی کا ہی ہے۔۔" وہ اپنا سامنہ لیئے نقالی انداز میں بولا تو عادل کی ہنسی نکل گئی۔ لیکن اسے دکھ ضرور ہوا تھا کہ عروہ نے جو کچھ کہا وہ تیمور سن چکا تھا۔

"ایسی نوبت نہیں آئے گی۔۔ فکر نہ کر۔۔"

دونوں ڈائننگ ٹیبل کی جانب بڑھے۔

☆☆☆☆☆

اس نے اگلے لمحے ہی رابی کو کال ملائی۔

"ہاں۔۔ ہوا کچھ ؟؟"

"یار۔۔ مجھے نہیں لگتا کہ یہ ترکیب کچھ کام کرے گی۔۔"

"ہو جائے گا۔۔ ڈونٹ ووری۔۔۔ تم نے ناں بس اسکا جینا حرام کرنا ہے۔۔ دیٹس اِٹ۔۔ دیکھنا ہاتھ جوڑ کر کہے گا کہ عروہ چھوڑ دو مجھے۔۔۔" وہ قدرے پر امیدی سے بولی۔

"پکا ناں ؟؟ دیکھو رابی! میں بس اس دوغلے بندے کی قید سے نکلنا چاہتی ہوں۔۔ بڑا ہی کوئی عجیب انسان ہے۔۔ نکاح کے وقت ایسے بیہیو کر رہا تھا جیسے ہماری لوّ میرج ہوئی ہے۔۔ اور شادی کی رات شراب پی کر آ گیا۔۔ اور اگلی صبح اپنی ماں کو کہتا ہے کہ مجھے اپنے ساتھ نہیں لے کر جا سکتا۔۔ اور پھر اگلے ہی لمحے مجھے اپنے ساتھ یہاں لے آیا۔۔ کبھی کہتا ہے کہ اسکی پرائیویسی ڈسٹرب ہو تو اسے غصہ آتا ہے۔۔ لیکن جب خود کسی کی پرائیویسی میں دخل دیتا ہے تب اسے غصہ نہیں آتا۔۔ عجیب ہی ہے یہ۔۔۔"

اسکی باتیں سن سن کر رابی کا دماغ بھی پک گیا تھا۔

"اچھا۔۔ اس وقت اہم کام ہے اس سے چھٹکارا ؟؟ یہی ناں ؟؟" رابی نے اسکی توجہ اس بات کی طرف لائی۔

lg@aestheticnovels.online

"ہاں۔۔"

"ہاں۔۔ تو بس پھر اس پہ ہی دھیان دو۔۔ اور ہاں۔۔ صبح اسائنمنٹ بنالانا۔۔ پتا ہے ناں۔ پہلی اسائنمنٹ ہے یہ نہ ہو کہ کلاس سے ہی نکال دیا جائے۔۔"

"ہاں وہی کرنے لگی ہوں۔۔" اس نے فون رکھا اور کمرے سے باہر آئی۔

نہ چاہتے ہوئے بھی اسکے قدم اس میز کی جانب بڑھے جہاں اسکا اسٹیشنزی کا سارا سامان پڑا تھا جو عادل نے تیمور سے منگوایا تھا۔

عادل اور تیمور نے جیسے ہی اسے میز سے شاپنگ بیگ اٹھاتے دیکھا تو لاپرواہی سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے اسے کن آکھیوں سے دیکھنے لگے۔ جیسے ہی وہ شاپنگ بیگ لے کر کمرے میں گئی تو تیمور کی ہنسی چھوٹ گئی۔

"اُفف۔۔۔ کس قدر ناشکری ہے یہ لڑکی۔۔ ابھی کہہ رہی تھی کہ میں نے کب کہا یہ چاہیئں۔۔" وہ اسکے انداز کی نقالی کرتے ہوئے منہ چڑا کر بولا۔

"اچھا بس کرو اب تم۔۔۔"

خالہ جیسے ہی برتن اکٹھے کرنے آئیں تو وہ بولا۔ "خالہ۔۔ بات سنیں؟؟"

" کھانا اسے کمرے میں ہی دے آیئے گا۔۔"

"جی۔۔" گردن جھکا کر انہوں نے جواب دیا۔

"واہ۔۔۔ مشرقی شوہر بن گئے تم۔۔" تیمور کی آنکھیں تھیں کہ حیرت کے مارے کھلی جا رہی تھیں۔

"ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔ بکواس نہ کرو۔۔۔ صبح کالج جانا ہے اس نے۔۔ اور۔۔"

اس نے جملہ ادھورا چھوڑا مگر اسکا لہجہ اسے آگے کی بات سمجھا چکا تھا۔

"پلیز۔۔۔ پلیز۔۔۔ اب یہ نہ کہہ دینا کہ اسے یونیورسٹی چھوڑنا بھی میری ذمہ داری ہوگا؟؟ کیونکہ اسے تو میں ایک آنکھ بھی نہیں بھایا ہوں۔۔"

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"ہاں۔۔ جانتا ہوں۔۔ لیکن تمہارے ساتھ یونیورسٹی جانے میں اسے کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔۔ ٹرسٹ می۔۔" وہ پورے وثوق سے پر اعتماد ہوتے ہوئے بولا۔

"عجیب ہے یہ۔۔ قسم سے۔۔ حد ہے ویسے۔۔" وہ بے حد عاجز آ چکا تھا مگر پھر پر سکون ہوتے ہوئے بولا۔

" خیر۔۔ صبح کے لیئے دماغ درست کر لینا۔۔ شوٹنگ پہ یہ منہ لے کر نہ آنا۔۔۔ او۔کے۔۔"

"او۔۔کے۔۔"

"اچھا۔۔ ویسے یہ۔۔ ڈائریکٹر نے صبح ایسا کیا کہہ دیا تھا تمہیں؟؟ جو بڑا جل بھُن رہے تھے تم؟"

"کچھ نہیں بکواس کر رہا تھا۔۔" خالہ نے چائے لا کر ڈائننگ ٹیبل پہ رکھی اور وہاں سے چلی گئیں۔

چائے کے کپوں سے نکلتے دھوئیں کو دیکھتے ہوئے اس نے چائے کا کپ ہاتھ میں پکڑا اور کپ کی تپش سے اپنے ٹھنڈے ہاتھوں کو گرمائش پہنچانے لگا۔

تیمور نے چائے کی چسکی بھری اور شرارت بھری نگاہ اس پہ ڈال کر بولا۔

"کیا قسمت ہے تمہاری۔۔ شادی شدہ ہو کر بھی اپنے ٹھنڈے ہاتھوں کو اس گرم چائے کے کپ سے ہی گرمائش پہنچا رہے ہو۔۔" اسکے لہجے میں اسکے لیئے ہمدردی کم تمسخر زیادہ تھا۔

"بکواس بند کرو۔۔۔ یہی بکواس کر رہا تھا وہ بھی۔۔ ماہ پارہ شیخ کے ساتھ قرابت کے کچھ سین ہیں۔۔ تیاری کر کے آئیں۔۔ وغیرہ وغیرہ۔۔ قسم سے جی چاہتا ہے کہ ایڈوانس اسکے منہ پہ ماروں۔۔ لیکن نہیں کر سکتا ایسا۔۔ ایسا کیا تو پیسے تو الگ ہی جائیں گے۔۔ اوپر سے کیس الگ سے ٹھوکے گا یہ منحوس۔۔"

"تو مسئلہ کیا ہے؟؟ تمہیں لگتا ہے کہ میں نے یہ فلم بناء سوچے سمجھے تم تک لائی ہے؟؟ یقین مان۔۔۔ یہ اچانک مووی تمہاری زندگی ہی بدل کر رکھ دے گی۔۔" وہ ذرا ڈرامائی انداز میں بولا۔

"اچانک مووی تو نہیں۔۔ البتہ اس لفظ نے بہت کچھ بدل دیا ہے۔۔"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"اوہ۔۔ہیرو۔۔ہیرو بن۔۔ڈونٹ بی سیڈ۔۔" اسکے کندھے پہ تھپکی دیتے ہوئے اس نے سہارا دیا تو عادل نیم انداز میں مسکرا دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

اگلی صبح اس نے اپنی اسائنمنٹ بیگ میں ڈالی اور اپنی باقی چیزیں بھی بیگ میں بالترتیب رکھیں۔سائیڈ ٹیبل پہ پڑے موبائل پہ جیسے ہی اسکا دھیان پڑا تو وہ جاتے جاتے رُکی۔

"تمہارے لیئے نہیں۔۔اپنے لیئے دے رہا ہوں۔۔ سمجھی۔۔۔" اسکے الفاظ اسکے کانوں میں گونجے تو اس نے ہاتھ آگے بڑھا کر فون اٹھایا اور بیگ میں ڈالا۔

جیسے ہی وہ باہر آئی تو ڈرائیونگ سیٹ پہ تیمور کو دیکھ کر اس نے غصہ سے عادل کو دیکھا جو اسکے ساتھ نشست میں گاڑی میں بیٹھا تھا۔چارو ناچار وہ گاڑی کی پچھلی نشست کا دروازہ کھولا۔

" بیٹھ جاؤ۔۔ تیمور تمہیں یونیورسٹی چھوڑ دے گا۔۔" گاڑی کے سامنے شیشے سے اسکا چہرہ نظر آتا دیکھ کر وہ بولا۔

"مگر۔۔۔" اس نے بولنے کے لیئے منہ کھولا ہی تھا کہ عادل نے شیشے سے گھور کر اس پہ نگاہ ڈالی۔اسکے الفاظ اسکے حلق میں ہی رہ گئے۔

تیمور نے اسے شوٹنگ ایریا سے چند قدم فاصلے پہ اتارا اور پھر اسے چھوڑنے کے لیئے یونیورسٹی کی جانب روانہ ہوا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE

"بھابھی۔۔میں جانتا ہوں کہ آپکو میں اچھا نہیں لگا۔۔"

-Explore, Dream and Read

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔" اس نے خود کو پر سکون ہی رکھا۔

" چلیں آپ کہتی ہیں تو مان لیتا ہوں۔۔ویسے کون سے سبجیکٹ ہیں آپ کے؟؟اگر کبھی نوٹس بنانے میں میری ہیلپ چاہیئے ہو تو بتایئے گا ضرور۔۔۔"

"جی۔۔ضرور۔۔۔" اس نے ذرا لاپرواہی سے ہی کہا۔تیمور نے منہ بنا کر اسے دیکھا اور گاڑی کو یونیورسٹی کے مین گیٹ پہ روکا۔

"میں پورے دو بجے آپ کا یہاں انتظار کروں گا۔۔۔آجایئے گا۔۔" گاڑی سے جیسے ہی وہ باہر نکلی تو وہ بولا۔

lg@aestheticnovels.online

اسکی بات سن کر وہ جاتے جاتے رُکی۔ اس نے کچھ کہنا چاہا مگر پھر کچھ سوچتے ہوئے خاموشی سے اپنی راہ پہ لی۔

جیسے ہی وہ یونیورسٹی میں داخل ہوئی۔ میدان میں رابی اسکی منتظر تھی۔

"آج اتنی دیر کیوں؟؟"

"کچھ نہ پوچھ یار۔۔۔ اسکے مینیجر کے ساتھ آئی ہوں۔۔" اسکا دماغ خاصا خراب ہوا تھا۔

"کیوں؟؟ وہ خود کیوں نہیں آیا ساتھ؟؟" اسے بھی پریشانی سی ہوئی تھی۔

"دفع کرو۔۔ چلو کلاس کا ٹائم ہو رہا ہے۔۔" اس نے چڑ کر کہا۔

دونوں نے کلاس لی اور اپنی اپنی اسائینمنٹ جمع کروائی۔ اور کینٹین میں چائے پینے کے لیئے آئیں جہاں رابی کے سوالات و جوابات کا باقاعدہ آغاز شروع ہوا۔

"یار۔۔ کیا واقعی تمہیں بھی سب کی طرح یہی لگتا ہے کہ اس نے یہ سب پبلسٹی کے لیئے کیا ہے؟" چائے کا کپ ہاتھوں میں لیئے اس نے اسکی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"ظاہر سی بات ہے۔۔ صاف ظاہر ہے۔۔ اسکے لیئے میں صرف ایک ذمہ داری ہوں۔۔ اور بس۔۔ دیکھا نہیں کہ آج خود کی بجائے مجھے اپنے مینیجر کے ساتھ بھیج دیا۔۔" اسکے چہرے پہ دکھ کی واضح آتی لہر دیکھ کر وہ نیم انداز میں مسکرائی۔ عروہ نے اسے حیرانگی سے دیکھا کہ اسکے اداس ہونے پہ وہ کیوں مسکرا رہی ہے؟

"تمہاری بھی مجھے سمجھ نہیں آتی یار۔۔ ابھی رات کو کہہ رہی تھی کہ اس سے کہ رابی ہیلپ می۔۔ اور اب۔۔"

"جان تو اس سے چھڑوانی ہی ہے۔۔ جیسے تیسے کر کے۔۔۔" اس نے تائیدی انداز میں کہا اور پھر کچھ سوچتے ہوئے بولی۔ "لیکن مجھے نہیں لگتا کہ تمہاری ترکیب کچھ کام کرے گی۔۔"

"کرے گی کام۔۔ ڈونٹ ووری۔۔"

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"اچھا خاصا ذلیل کیا ہے میں نے اسے۔۔ لیکن اسے کوئی فرق ہی نہیں پڑا۔۔" چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے وہ بولی۔"لیکن کیا اسکے علاوہ اور کوئی حل نہیں ہو سکتا اس منحوس سے پیچھا چھڑوانے کا؟؟"

رابی کچھ سوچنے لگی۔

"انکل دو سموسے۔۔" اس نے دو سموسے آرڈر کیے اور پھر اسکی جانب متوجہ ہوئی۔

"کچھ کھاؤ پیو۔۔ پھر بتاتی ہوں۔۔"

تھوڑی ہی دیر میں انکل نے انکے لیئے سموسے میز پہ رکھے۔رابی تو مزے مزے سے سموسے کھانے لگی جبکہ عروہ تو پریشانی سے اسکا منہ ہی دیکھے جا رہی تھی۔"یار۔۔ کیا ہو گیا ہے؟ کھاؤ ناں۔۔ قسم سے بڑے مزے کے ہیں۔۔" سموسے سے بھرے منہ کے ساتھ وہ بولی تھی۔معلوم ہو رہا تھا کہ شاید اس نے دس ہفتوں سے کچھ کھایا نہ ہو۔اسکا انداز دیکھ کر آخر اس نے بھی سموسہ اٹھایا اور کھانے لگی۔ایک لمحے کے لیئے تو دونوں ہی شیر وانکل کی دیوانی ہو کر رہ گئی تھیں۔

"انکل۔۔ سنیں۔۔ دو اور لے آئیں۔۔" اب کہ عروہ نے آواز لگائی تھی۔گزشتہ رات اس نے پیٹ بھر کر کھانا جو نہیں کھایا تھا۔

رابی نے مسکرا کر اسے دیکھا۔اسے سموسے کھاتا دیکھ کر اسے اس پہ پیار سا آ گیا تھا۔

"قسم سے بہت بھوک لگی تھی۔۔ خیر تم کچھ کہہ رہی تھی۔۔"

"ہاں۔۔ دیکھ یار۔۔ اگر تو تم واقعی سنجیدہ ہو ناں کہ اس سے جان چھڑوانی ہی چھڑوانی ہے۔۔ تو ایک ہی حل ہے۔۔ اسے اتنا تنگ کرو کہ وہ خود ہاتھ باندھ کر تمہیں چھوڑ دے۔۔"

اسکی بات سن کر اسے ٹھسکا لگا۔اس نے فوراََ سے پانی کا گھونٹ بھرا اور پھر اس سے بولی۔

"اور پھر؟ میں کہاں جاؤں گی؟"

"چلو۔۔۔ اب تم طے کر لو کہ تمہیں کرنا کیا ہے؟" وہ سر پکڑ کر رہ گئی۔

lg@aestheticnovels.online

"تو یار۔۔امی ابا ساتھ نہیں میرے۔۔اس نے بھی چھوڑ دیا تو کیا کروں گی میں؟" چہرے پہ اداسی کے اثار نمایاں تھے۔

"یہ اگر تمہیں خود چھوڑے گا تو فائدہ بہت ہو گا۔۔"

اس نے بھنوئیں سکیڑ کر اسے دیکھا۔"کیسے؟؟کیا مطلب؟"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

باب نمبر18

"دیکھ۔۔۔سمپل سی بات ہے باس۔۔یہ چھوڑے گا تو تمہارے ابا کے سامنے تم مجبور بن جاؤ گی۔اب بلال انکل اتنے بھی جلاد نہیں کہ اتنا سب ہونے کے بعد تم پہ اپنا در نہ کھولیں۔مظلوم ہونے کا لیبل جو لگ جائے گا۔۔" اسکی ایک ایک بات سن کر وہ گہری سوچ میں پڑ گئی۔

"اور میری پڑھائی۔۔؟اسکا کیا؟؟" اس نے فوراََ سے پوچھ ڈالا۔

"اف۔۔پڑھائی کا کچھ نہیں ہو گا۔۔جب مظلوم بن جاؤ گی تو دیکھنا کیسے تمہاری ہر بات مانی جاتی۔۔"

lg@aestheticnovels.online

"لیکن۔۔اگر ایسا نہ ہوا تو؟؟" اس نے فکری انداز میں سوال کیا۔

"دیکھ لو۔۔اب رسک تو لینا ہی پڑتا ہے میری جان۔۔ہائی رسک۔۔ہائی پرافٹ۔۔ویسے نوے فیصد چانس ہیں کہ یہ مظلومیت والا پلین کام کر جائے۔۔" وہ اسے کسی الگ ہی دنیا کے خواب دکھا رہی تھی اور عروہ وہ سب خواب دیکھتے ہوئے کسی الگ ہی دنیا میں محو ہو گئی۔ جیسے ہی اگلے لیکچر کی گھنٹی بجی تو وہ اپنے خیال سے نکلی۔

"خوب سوچ لو۔۔باقی تمہاری مرضی۔۔اگر اسکے ساتھ رہنا ہے تو دیکھو مجھے کوئی مسئلہ نہیں۔۔" کرسی سے اٹھتے ہوئے وہ منجھی ہوئی عورتوں کی طرح اپنا پلا جھاڑتے ہوئے اس سے بولی تو عروہ پریشانی سے اسکا منہ تکنے لگی۔

پہلے تو اس نے اسکی مکمل طور پہ برین واشنگ کی اور اب معاملے سے ہاتھ چھڑوا رہی تھی۔ اس نے اسے ایک نظر دیکھا اور پھر بولی۔

"چلو۔۔۔آخری لیکچر کا وقت ہو گیا ہے۔۔اٹھ جاؤ۔۔اور اتنا نہ سوچو۔۔۔"

اسے سوچ میں مبتلا کر کے وہ ایسے کہہ رہی تھی جیسے اس نے اس سے کچھ کہا ہی نہ ہو۔

☆☆☆☆☆☆

وہ شوٹنگ میں خاصا مصروف تھا تبھی اسکے موبائل پہ عروہ کی کال آئی۔ وہ یونیورسٹی کے باہر فٹ پاتھ پہ کھڑی فون کان کے ساتھ لگائے کھڑی تھی۔ اسکا فون تیمور کے ہاتھ میں تھا۔ اس نے فوراً سے فون اٹھایا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"جی بھابھی۔۔؟"

اسکی طرف سے جیسے ہی اسے یہ سننے کو ملا تو اسکا پارہ چڑھنے لگا تھا۔ "عادل کہاں ہیں؟؟" خود کو پرسکون کرتے ہوئے اس نے پوچھا۔

اسکے لہجے سے اسے صاف معلوم ہو رہا تھا کہ وہ اپنے غصہ کو ضبط کر رہی ہے۔

"وہ شوٹنگ میں مصروف ہے۔۔میں بس آپکو لینے کے لیئے نکل ہی رہا ہوں۔۔" اس سے پہلے وہ فون رکھتا عروہ بولی۔

"نہیں۔۔اسکی کوئی ضرورت نہیں۔۔میں آجاؤں گی۔۔۔مجھے بس گھر کا ایڈریس بتا دیں۔ جو میں یہاں رکشے والے کو بتا سکوں۔۔"

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"جی؟؟؟" اس نے جی کو لمبا کھینچتے ہوئے حیرت سے سوالیہ انداز میں کہا۔

"جی۔۔ دیکھیں۔۔ میں یونیورسٹی کے باہر کھڑی ہوں۔۔ اور بہت تھک گئی ہوں۔۔ آپکا یہاں مزید آدھا گھنٹہ کھڑے ہو کر یہاں انتظار کروں گی تو میں آپکو یہاں بیہوش ہی ملوں گی۔۔ اس لیئے۔۔ مہربانی کیجیئے۔۔ مجھے گھر کا ایڈریس ایس ایم ایس کر دیں۔۔" اس نے سانس بحال کرتے ہوئے التجائیہ انداز میں کہا۔

"جی۔۔۔" دوسری طرف سے وہ کچھ بول ہی نہ سکا۔ اس نے فون رکھا اور ایس ایم ایس پہ اسے گھر کا پتہ بھیج دیا۔

☆☆☆☆☆

دوسری طرف وہ ماہ پارہ شیخ کے ساتھ شوٹنگ میں مصروف تھا۔ جیسے جیسے وہ اسکے قریب آکر ڈائیلاگ بولی تو اسے ایسا لگا جیسے عروہ اسکے سامنے ہے۔ مگر جلد ہی وہ اپنے تصور سے باہر آیا اور اس سے دو قدم دور ہوا۔ ایسا تین چار مرتبہ ہو چکا تھا۔ جبکہ ڈائریکٹر بار بار سین کٹ، سین کٹ بول کر غصہ سے ابل رہا تھا۔ تیمور نے جیسے ہی فون جیب میں رکھا تو شوٹنگ ایریا میں آیا۔ وہاں درپیش سین دیکھ کر وہ خاصا محظوظ ہو رہا تھا۔ غصے کے مارے ڈائریکٹر کے پسینے چھوٹ رہے تھے۔

"عادل صاحب؟؟ کیا ہو گیا ہے آپکو۔۔؟ فیل لائیے۔۔۔ پلیز۔۔۔ اور یہ آپ کیوں دور ہو رہے ہیں؟؟ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھیں بے بی کو ۔۔ اور پھر اپنا ڈائیلاگ بولیں۔۔" وہ دانت کچکچاتے ہوئے بولا تو تیمور کھسیانی ہنسی ہنسا۔

"دیکھیں سر۔۔ میری کچھ لیمیٹیشنز ہیں۔۔ آپکو اگر ایسے سین قبول نہیں تو میری طرف سے معذرت سمجھیئے۔۔۔"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

وہاں موجود سبھی لوگوں کے منہ کھلے کے کھلے ہی رہ گئے۔

"ہیں؟ معذرت؟؟ ایسے کیسے؟؟ شوٹنگ کا ایک تہائی حصہ شوٹ ہونے کے بعد آپ کہہ رہے ہیں معذرت؟"

سیٹ پہ ایک ہنگامہ برپا ہو گیا تھا۔

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"تو اسے کیا لگتا ہے کہ میں ایسی ویسی ہوں؟ ایسا بھی کیا ہے اس سین میں؟؟ صرف اس کے پاس آ کر ڈائیلاگ ہی تو بولنا ہے۔۔ اس میں کونسی لیمیٹیشنز آ گئیں اسکی اب؟؟" ماہ پارہ کا پارہ بھی چڑھنے لگا تھا۔ اسے یہ سب اپنی بے عزتی محسوس ہو رہا تھا۔ "ایسے جیسے اس نے یہ سب سین پہلے شوٹ کروائے ہی نہیں۔۔ اونہہ۔۔" وہ پیر پٹختے ہوئے بولی تو عادل آگے بڑھا۔

"تم غلط سمجھ رہی ہو۔۔" اس سے پہلے وہ اپنی بات مکمل کرتا ماہ پارہ نے اپنا بیگ میز سے اٹھایا۔

"اگر اسکا موڈ ٹھیک ہو جائے تو مجھے کال کر دیجیئے گا۔۔ میرے پاس اتنا فالتو وقت نہیں کہ یہاں برباد کروں۔۔ مجھے اور سیٹ پہ بھی پہنچنا ہے۔۔" اتنا کہتے ہی وہ وہاں سے نکلی۔

"بے بی۔۔۔ بے بی۔۔ میری بات تو سنو۔۔۔" ڈائریکٹر بولتا رہ گیا لیکن ماہ پارہ وہاں سے نکل چکی تھی۔

"عادل کیا ہے یہ سب؟؟ جانتے بھی ہو میری پوری جمع پونجی لگی ہے اس پہ۔۔" اسے سمجھاتے ہوئے اب کہ وہ نرم لہجہ اختیار کیے بولا کیونکہ غصہ کرنا اس وقت اسکے اپنے لیئے مسئلہ بن سکتا تھا۔

" مانا کہ تمہاری شادی ہو چکی ہے۔۔ اپنی بیوی کے علاوہ کسی اور کے ساتھ رومینس کرنے میں تمہیں عجیب لگ رہا ہے۔۔ لیکن بچے ایسا ہی ہوتا ہے۔۔ فیلڈ ہے یہ تمہاری۔۔ سمجھے۔۔۔"

اسکی بات سن کر وہ ہڑبڑا سا گیا۔ جیسے ہی تیمور اسکے سامنے آیا اس نے تیمور کو غصہ سے دیکھا۔ تیمور سمجھ چکا تھا کہ اسکے غصے کا بند اب اس پہ ہی کھلے گا۔

"اس لیئے اپنے آپ کو کنٹرول کرو۔۔ کل کے لیئے بے بی کو مناتا ہوں۔۔ آپ تب تک اپنا موڈ بنائیں۔۔" بناء اسکے چہرے کے تاثر پہ غور کیے ڈائریکٹر بولتا چلا گیا۔

تیمور نے جیسے ہی پانی کی بوتل اسکے سامنے کی تو اس نے اسے آنکھیں نکال کر دیکھا۔ "چلو۔۔۔"

وہ اسکی پیروی کرتے ہوئے شوٹنگ ایریا سے باہر آیا اور گاڑی کی فرنٹ سیٹ پہ اسٹیئرنگ سنبھالے بیٹھ گیا۔

"یہ ڈائریکٹر تو آخیر ہی قسم کا ذلیل اور کمینہ انسان ثابت ہوا ہے۔۔" اسکے ساتھ گاڑی میں موجود نشست پہ بیٹھتے ہوئے عادل انتہائی بدلحاظی سے بولا۔ "جی چاہ رہا تھا کہ منہ توڑ دوں اسکا۔۔۔"

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"عادل۔۔تم خوامخواہ ری ایکٹ کر رہے ہو۔۔ایسا بھی کچھ نہیں تھا اس سین میں۔۔بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ رومینٹنک سین تم شوٹ کروا چکے ہو۔۔اب اس میں۔۔" بناء اسکے چہرے کو دیکھے وہ بولا اور گاڑی چلانا شروع کر دی۔

"ہاں۔۔تم تو اسکی حمایت کرو گے ہی۔۔کہا بھی تھا تمہیں کہ دیکھ بھال کر ہی اسکرپٹ لانا کوئی۔۔" اب اسکے غصے کا سارا انزلہ اس پہ گر رہا تھا۔

"مار کھاؤ گے تم مجھ سے۔۔۔اسکرپٹ پڑھ کر کیا کہا تھا تم نے۔۔یہ اچانک فلم تو میری زندگی اچانک ہی بدل دے گی۔۔تیمور بہت اعلیٰ سٹوری لائن ہے۔۔یاد ہے؟ یا یاد دلاؤں؟؟ بس اس وقت میرا ماتھا چومنا ہی باقی رہ گیا تھا۔۔"

وہ جو بھی کہہ رہا تھا سچ کہہ رہا تھا۔

"لیکن یہ کیا طریقہ ہے۔۔ہر بات میں میری بیوی کو گھسیٹ لاتا ہے یہ شخص۔۔" اسکی بات کا اسے جب کوئی جواب نہ آیا تو وہ بولا۔

تیمور نے نیم انداز میں مسکراتے ہوئے اسے منہ بنا کر دیکھا۔"تو تم موقع ہی کیوں دیتے ہو اسے؟؟ جیسے پہلے شوٹ کرواتے تھے،ویسے ہی نارمل بی ہیو کرو ناں۔۔"

وہ چڑ چڑا کر رہ گیا۔"تم نے تو اسے لینے جانا تھا ناں؟" مگر اگلے ہی لمحے اسے یاد آیا۔

"ہاں۔۔لیکن بھابھی کی کال آئی تمہارے نمبر پہ۔۔کہہ رہی تھیں کہ وہ خود آ جائیں گی۔۔ایڈریس ایس ایم ایس کر دوں۔۔" وہ نارمل انداز میں ہی بولا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"وہاٹ؟؟؟ تو تم نے ایڈریس ایس ایم ایس کر دیا؟؟"

"ہاں۔۔آف کورس۔۔اب بناء ایڈریس کے وہ کیسے گھر پہنچیں گی۔۔" وہ کھلکھلایا۔

"جی چاہتا ہے منہ توڑ دوں تمہارا۔۔۔" وہ خاصا غصب ناک ہوا کہ تیمور گاڑی چلاتا چلا تا رُکا۔

"کیا ہو گیا ہے؟؟ رکشہ لے کر گھر پہنچ گئی ہوں گی۔۔"

اسکی سمجھ سے باہر تھا عادل کا یہ رویہ۔۔

lg@aestheticnovels.online

"بہت معصوم ہے وہ۔۔اور تم جانتے بھی ہو یہاں کے لوگوں کو۔۔کوئی ہرج مرج ہو گیا تو۔۔"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

باب نمبر19

عادل غصہ میں تھا تو وہاں تیمور اسکی بات پہ ایسے ہنس رہا تھا جیسے اس نے کوئی شگوفہ چھوڑا ہو۔

lg@aestheticnovels.online

"وہ اور معصوم۔۔ پھولن دیوی ہے پوری کی پوری۔۔۔"

"شٹ اپ تیمور۔۔۔"

"اور یہ تم کیا مشرقی لڑکوں کی طرح روایتی باتیں کر رہے ہو؟؟ کیا ہو گیا ہے؟ فلمی دنیا سے ہو۔۔ تو اپنی سوچ کو لا محدود کرو۔۔ سمجھے۔۔۔"

عادل نے منہ بسور کر کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا۔ گھر کے باہر جیسے ہی اس نے گاڑی کو پارک کیا تو وہ اترا۔ تیمور بھی اسکے ساتھ ہو لیا۔

"میری گاڑی لے جاؤ۔۔ شام میں آجانا۔۔" اس سے پہلے تیمور بھی اسکے ساتھ گھر کے اندر داخل ہوتا عادل نے پلٹ کر اس سے کہا۔

"مطلب؟ کھانا نہیں کھلاؤ گے؟؟" چسکا لیتے ہوئے اس نے سوال داغا۔

"نہیں۔۔ شام میں ملتے ہیں ناں۔۔ اچھا سا تمہیں کھانا کھلاؤں گا شنواری سے۔۔ تمہاری پسند کا۔۔۔"

"ام۔۔ مم۔۔۔" کچھ سوچتے ہوئے وہ مسکرایا۔ "ہیوا نائس ڈے۔۔" اسکے کندھے پہ تھپکی دیتے ہوئے وہ واپس ہو لیا۔

جیسے ہی وہ گھر میں داخل ہوا تو گھر کی ہر چیز حسبِ معمول نفاست سے پڑی ہوئی تھی۔ وہ سب سے پہلے عروہ کے کمرے میں آیا لیکن وہاں اسے عروہ کا یونیفارم اور کتابیں ملیں۔ ہر طرف اسکی چیزیں بکھری ہوئی تھیں جنہیں دیکھ کر اسے خاصی کوفت ہو رہی تھی۔ وہ فوراً سے ہی کمرے سے باہر نکلا۔

سامنے سے خالہ کو آتے دیکھ کر اس نے اس کے بارے میں پوچھا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"وہ کہاں ہے؟؟"

"کچن میں۔۔" خالہ نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ انکی سنجیدگی میں کیا چھپا تھا یہ اگلے لمحے اس پہ کھلنے والا ہی تھا۔

وہ فوراً سے کچن میں داخل ہوا جہاں وہ بالوں کا جوڑا بنائے کھانا بنا رہی تھی۔

"تم کچن میں کیا کر رہی ہو؟؟ باہر آؤ۔۔۔ مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔"

lg@aestheticnovels.online

"ابھی بزی ہوں میں۔۔۔ویٹ کرو۔۔" دیگچی میں چمچ چلاتے ہوئے وہ اسے دیکھ کر بولی۔

"یہ تم سے کس نے کہہ دیا کہ تم کچن کا کام کرو۔۔۔خدا کے لیئے چھوڑو یہ سب۔۔خالہ کر لیں گی سب۔۔" اس نے کندھوں سے پکڑ کر اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔

"تو تیمور نے تمہیں میری کوئی شکایت لگائی ہو گی؟ہاں؟؟تو سنو۔۔مجھے اسکے ساتھ آنا جانا ہے ہی نہیں۔۔اور اگر تمہیں کوئی تکلیف ہے تو نو ایشو۔۔میں خود آجا سکتی ہوں۔۔" اس نے کندھے اچکاتے ہوئے بڑی بے نیازی سے کہا اور سلاد کاٹنے لگی۔

"تمہیں ہو کیا گیا ہے آخر؟؟ایسے کیسے بی ہیو کر رہی ہو تم؟؟ابھی کل رات میں نے تمہیں سمجھایا ہے کہ تم۔۔"

"ہاں۔۔ہاں۔۔سب یاد ہے۔۔لیکن مجھے۔۔اس منحوس کے ساتھ جانے میں کوئی دلچسپی نہیں۔۔"

"عروہ۔۔عروہ۔۔۔عروہ۔۔۔" وہ اپنا سر پکڑے کرسی پہ بیٹھا۔

"کیوں مجھے پاگل کرنے پہ تُلی ہو تم۔۔میرے ساتھ جانے پہ تمہیں اعتراض ہے کہ پوری یونیورسٹی میں تم بدنام ہوتی ہو۔۔اب میں نے اسکا حل ڈھونڈ لیا ہے تو تمہیں تب بھی مسئلہ ہے۔۔"

وہ وہاں غصہ سے تلملا رہا تھا تو یہاں عروہ کو سکون آرہا تھا۔اسکا ایسا حال دیکھ کر اسے اندر ہی اندر راحت مل رہی تھی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"تو رکشہ لگوا دوں ناں۔۔یہ حل بھی تو ہے۔۔" وہ اسکے سامنے موجود کرسی پہ جا بیٹھی۔

عادل نے بھنویں سکیڑ کر اسے دیکھا۔"تم عادل خان کی بیوی ہو۔۔رکشہ یا ٹیکسی میں کیسے۔۔۔" اسکی بات ادھوری ہی رہ گئی تھی جب وہ چیخ کر بولی۔

"عادل خان کی بیوی۔۔۔بس یہ لیبل کیا لگا۔۔میری آزادی ہی مجھ سے چھِن گئی۔۔"

"آہستہ بات کرو۔۔۔خالہ باہر ہیں۔۔" وہ فوراً سے اٹھ کھڑا ہوا۔

وہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔"وہاٹ ایور۔۔میری آزادی چھینتے ہوئے تمہیں کسی کا خیال آیا؟؟بولو۔۔۔تو میں کیوں خیال کروں کسی کا؟؟" وہ پھر سے بدتمیزی سے بولی۔

lg@aestheticnovels.online

"عروہ۔۔"   آگے بڑھتے ہی اس نے اپنا ہاتھ اسکے منہ پہ رکھا۔ اس نے اس سے اپنے آپکو چھڑوانے کی حتی المقدور کوشش کی لیکن بے سود۔

"تم نے مجھ پہ جتنا چیخنا ہے۔۔ چیخ لینا۔۔۔ لیکن خالہ کے جانے کے بعد۔۔ سمجھی۔۔۔" وہ اسکے منہ پہ اپنا ہاتھ رکھے جواب کے انتظار میں تھا۔

"سمجھی؟؟؟" وہ پھر سے بولا تو اس نے نظروں کے اشارے سے اسے اپنے منہ پر سے ہاتھ ہٹانے کا کہا۔

"اوہ۔۔"   اس نے   فوراً سے ہاتھ ہٹایا۔

"مارنا چاہتے ہو تم مجھے؟؟ یہ سب کیا ہے؟؟"

"پانی پی لینا۔۔ اس سے پہلے اسکی آواز پھر سے بڑھتی عادل یہ کہتے ہوئے   فوراً سے وہاں سے نکلا۔

جیسے ہی وہ باہر آیا تو خالہ کی سوالیہ نظریں اسکی منتظر تھیں۔

"بیٹا۔۔ مجھے ایک بات سمجھ نہیں آ رہی۔۔۔ تم دونوں اتنا لڑنے کے بعد بھی ایک دوسرے کا اتنا احساس کرتے ہو۔۔ تو پھر لڑتے ہی کیوں ہو؟؟"

"کیا مطلب؟؟" وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔

"میں کھانا بنا رہی تھی تو بی بی نے یونیورسٹی سے آتے ہی مجھ سے کہا کہ آج وہ آپکے لیئے کھانا بنائیں گی۔۔ میں نے جب سلاد بنانا چاہا تو کہنے لگیں کہ نہیں انکے لیئے میں خود ہر چیز تیار کروں گی۔۔ اور اب وہ آپ سے ایسے لڑ رہی ہیں جیسے آپ انکے دشمن ہوں۔۔۔"

انکے انکشاف پہ وہ ہکا بکا رہ گیا۔ ابھی یہی نہیں وہ مزید بولیں۔" اور آپ بھی تو بیٹا۔۔ اس سے دور بھاگنا چاہتے ہو۔۔ لیکن اس بیچاری کو اکیلے کہیں آنے جانے ہی نہیں دیتے۔۔"

اب کہ اس نے آنکھ اٹھا کر خالہ کو تلملا کر دیکھا۔

"معافی چاہتی ہوں بچے۔۔۔ اصل میں آپ دونوں کی لڑائی کی آوازیں اتنی اونچی ہوتی ہیں کہ کان لگا کر نہ بھی سنو تو سب سنائی دیتا ہے۔۔"

انہوں نے جو کہنا تھا وہ تو کہہ لیا لیکن عادل انکی نظروں میں خود کو گرا ہوا محسوس کر رہا تھا۔ اس لیئے اس نے ان کے سامنے ہٹنے میں ذرا سی بھی دیر نہ کی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

☆☆☆☆☆☆☆

خود کو پر سکون کرنے کی غرض سے اس نے شاور لیا۔ جیسے ہی وہ فریش ہوا تو اسکے کمرے کے دروازے پہ دستک ہوئی۔

"کھانا کھا لیجیئے۔۔" خالہ نے جیسے ہی اسے کہا تو وہ فوراً آگے بڑھا۔

"وہ کہاں ہے؟؟" اس نے اسکے بارے میں دریافت کیا۔

" وہ کھانا لگا رہی ہیں۔۔ آپکا انتظار کر رہی ہیں۔۔ آجائیں۔۔" اتنا کہتے ہی وہ وہاں سے چلی گئی مگر اسے گہری سوچ میں ضرور مبتلا کر گئی تھی۔

"کیا عجیب ہے یہ۔۔۔پہلے ذلیل کرتی ہے اور اب۔۔" اسکی سمجھ سے باہر تھا۔

خیر وہ جیسے ہی باہر آیا تو ایک اور سرپرائز اسکا منتظر تھا۔ تیمور کو ڈائننگ ٹیبل پہ دیکھتے ہی اسکا دماغ گھوم سا گیا تھا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

باب نمبر20

"تم۔۔۔؟"اس نے سوالیہ نگاہیں لیے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا تو اس نے آنکھوں کے اشارے سے اسکا دھیان عروہ کی جانب کیا جو میز پہ پڑے گلاس میں پانی انڈیل رہی تھی۔

عروہ نے پانی کا گلاس اٹھا کر اسکے سامنے جیسے کیا وہ ہڑبڑا اٹھا۔اس نے کندھے اچکا کر اشارۃً تیمور کے یہاں آنے کی وجہ جاننے کی کوشش کی۔

جواباًوہ دبے دبے انداز میں مسکرائے جا رہی تھی۔ تبھی تیمور ہنکارا۔"مجھے تو بھئی بہت بھوک لگی ہے بھا بھی۔۔ آپ دونوں تو لگتا ہے ایک دوسرے کو دیکھ کے ہی پیٹ بھریں گے۔۔ "اسکا شگوفہ سن کر دونوں نے ایک دوسرے پر سے نظریں ہٹائیں۔

"یہ سب کیا ہے؟ تمہیں تو یہ زہر نہیں لگتا تھا؟؟ "کرسی پہ بیٹھتے ہوئے اسکے کان کے قریب جا کر اس نے سرگوشی کی تو وہ کھسیانی انداز میں ہنسی۔

"مجھے تو نہیں البتہ آپ کو ابھی میں ضرور زہر لگ رہی ہوں گی۔۔ "آنکھ مارتے ہوئے اس نے بھی

اسی کے انداز میں اسکے کان کے قریب جا کر سرگوشی کی۔

تیمور دونوں سے بے نیاز کھانے پہ ٹوٹ پڑا تھا جیسے مہینوں سے اس نے کچھ کھایا نہ ہوا۔اسے دیکھ کر عادل کو غصہ آ رہا تھا تو وہاں عروہ ناک چڑھاتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی۔

"رائتہ بھی لیں ناں۔۔ "اس نے جھٹ سے ڈونگہ اسکے سامنے کیا۔

"ارے واہ۔۔۔پودینے کی چٹنی اور دہی۔۔۔کمال ہو گیا بھئی یہ تو۔۔۔ "اس نے چاولوں پہ رائتہ ڈالا اور ہاتھوں سے کھانے لگا۔

"تیمور۔۔۔آرام سے کھاؤ ناں۔۔کھانا بھاگا جا رہا ہے؟؟ "عادل نے دانتوں کو کچکچاتے ہوئے ذرا آہستہ آواز میں کہا تھا مگر اسکی بے نیازی ابھی بھی برقرار تھی۔

"ہاں۔۔عادل سر۔۔کب تک میں تمہارے مینیجر کی حیثیت سے کام کرتا رہوں گا۔۔چانس دلوا دو ناں مجھے بھی ایک آدھ ایڈ میں ہی۔۔ "وہ چسکے لیتے ہوئے کھانا کھا رہا تھا اور ساتھ ساتھ گزارش طلب نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

lg@aestheticnovels.online

"کھانا تو تم سے ڈھنگ سے کھایا نہیں جاتا۔۔ ایکٹنگ خاک کرو گے؟"

"ایکٹنگ تو مجھ پہ اینڈ ہے باس۔۔ کسی دن دکھاؤں گا ایکٹنگ۔۔"

"ہاں تو جب دکھاؤ گے تب کی تب دیکھیں گے۔۔ ابھی کھانا کھاؤ۔۔" وہ چڑ کر بولا۔

"نیور انڈر ایسٹیمیٹ می۔۔ عادل سر۔۔" اس نے پانی کا ایک گھونٹ بھرا اور فخریہ انداز میں بولا۔ جبکہ عادل کو اس لمحے وہ ایک آنکھ نہیں بھا رہا تھا۔

عادل کی حالت دیکھ کر عروہ کھسیانی انداز میں ہنسے جا رہی تھی۔ "تیمور صاحب۔۔ کھانا میں ٹفن میں بھی ڈال دوں گی۔۔ گھر جا کر کھا لیجیے گا۔۔"

"ہاں۔۔۔ بالکل۔۔۔ قسم سے بھابھی۔۔ گھر کے کھانے کی تو بات ہی الگ ہے۔۔" اب کہ وہ انگلیاں چاٹ رہا تھا۔

"بہت ہی مزے کا بنایا ہے آپ نے۔۔ ماں کے ہاتھ جیسا ذائقہ محسوس ہو رہا ہے۔۔"

"ہاں۔۔ کیوں نہیں ہو گا ایسا۔۔ اپنی امی کی ریسیپی کو ہی تو فالو کیا ہے میں نے۔۔۔" وہ بڑی ہی محبت سے بولتے ہوئے مسکرائی تھی مگر اگلے ہی لمحے اسکی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے جنہیں اس نے جھٹ سے آنکھوں کے کناروں سے رگڑ کر صاف کیا۔

اسکی جذباتی حالت دیکھ کر دونوں جزبز ہو کر رہ گئے۔ "اچھا میں چلتا ہوں۔۔ تھینکس بھابھی فار گریٹ ڈنر۔۔ ٹفن پھر کبھی صحیح۔۔" تیمور اٹھا اور وہاں سے چل دیا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
Explore, Dream and Read

عادل نے نظریں گھما کر عروہ کو دیکھا جسکی آنکھیں بھیگتی چلی جا رہی تھیں۔ کھانے پر سے بھی اس نے ہاتھ روک لیا تھا۔ چاول جوں کے توں ہی پلیٹ میں تھے۔

عروہ نے اسکی طرف دیکھا اور پھر آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے اٹھی۔

"خالہ برتن سمیٹ لیجیے گا جب یہ کھانا کھا لیں۔۔" خالہ کچن کے باہر آئیں تو وہ ان سے بولی۔ "میرا ٹیسٹ ہے صبح تو میں ٹیسٹ کی تیاری کرنے جا رہی ہوں۔۔" کہتے ہی وہ ایک لمحہ بھی نہیں رُکی تھی۔

کھانا کھاتے اسکا ہاتھ بھی رُک گیا تھا لیکن چاہ کر بھی وہ اسے جانے سے روک نہ پایا۔

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"کیا ہوا انہیں؟؟" خالہ نے قریب آ کر عادل سے پوچھا۔

"بتایا نہیں ابھی اس نے آپکو۔۔ ٹیسٹ کی تیاری کرنے جا رہی ہے۔۔" پانی کا گلاس بھرتے ہوئے اس نے ذرا لا پرواہی سے جواب دیا۔

"ٹیسٹ۔۔ مجھے نہیں لگتا۔۔" خالہ کی پیشن گوئی پہ وہ پانی کا گلاس منہ کو لگاتے لگاتے رُکا۔ اس نے نظر اٹھا کر انہیں معنی خیز نظروں سے دیکھا۔

"معاف کرنا بیٹے۔۔ جب سے یونیورسٹی سے آئی ہے کچن میں کھانا بنانے میں ہی لگی ہوئی ہے۔ اگر ٹیسٹ ہوتا تو مجھے کہہ دیتی ناں۔۔"

انکی بات سن کر وہ بھی گہری سوچ میں پڑ گیا۔

"آپ نے شاید دیکھا نہیں۔۔ روتے ہوئے گئی ہے یہاں سے۔۔"

یہ تو وہ بھی جانتا تھا کہ وہ روتے ہوئے یہاں سے گئی ہے۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ یہ سب اس لیے کہہ کر گئی ہے کہ وہ اسے ڈسٹرب کرنے نہ آئے۔

آخر کچھ سوچتے ہوئے اس نے ٹرے آگے کو بڑھایا اور اس میں ایک پلیٹ رکھتے ہی اس میں چاول نکالے اور ساتھ میں پانی کا بھرا ہوا گلاس رکھ کر ٹرے اٹھا کر اسکے کمرے کی جانب بڑھا۔

دستک وہ اب کیسے دیتا؟ ہاتھ میں تو ٹرے موجود تھا۔ تبھی اس نے باہر سے ہی آواز لگائی۔ "عروہ۔۔

دروازہ کھولو۔۔۔"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

وہ بستر پہ سر پھینکے لیٹی ہوئی پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔ جیسے ہی اسے اسکی آواز سنائی دی تو وہ ایک ہی جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔ اپنے آنسوؤں کو صاف کیا اور دروازے کے قریب آئی۔

"میرا ٹیسٹ ہے صبح۔۔ تیاری کر رہی ہوں۔۔ صبح بات کریں گے۔۔" اس نے اپنی رندھی ہوئی آواز میں جواب دیا۔

"بات نہیں کرنی تم سے۔۔" اس نے ذرا اونچی آواز سے کہا۔

"تو پھر؟؟ کیوں آئے ہو یہاں؟؟"

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"افوہ۔۔۔پاگل لڑکی۔۔دروازہ کھولو۔۔۔ "کسی کنیز کی طرح ہاتھ میں ٹرے اٹھائے وہ کھڑا تھا۔

"کھاناں۔۔ٹیسٹ ہے میرا۔۔۔ "وہ ذرا پست آواز میں چیخی تھی۔

"ٹیسٹ میچ ہے کیا۔۔حد ہے۔۔۔اچھوت ہوں میں کوئی۔۔ "اس اب غصہ آرہا تھا۔

دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا تھا۔"کیا ہے؟؟ "وہ کاٹ کھانے کو دوڑی مگر اگلے ہی لمحے اسکے ہاتھ میں موجود ٹرے کو دیکھ کر وہ ٹھٹھر گئی۔وہ کسی کنیز کی طرح ہاتھ میں ٹرے لیے کھڑا تھا۔

"یہ لو پکڑو۔۔۔ "اس نے سکتے کے عالم میں ہی ٹرے اسکے ہاتھ سے پکڑا تھا۔

"کھانا کھالینا۔۔اور ہاں۔۔رونے کی ضرورت نہیں۔۔ سمجھی۔۔ "کہتے ہی وہ اسکی نظروں سے آناًفاناًغائب ہوگئی تھی۔

وہ تو چلا گیا لیکن وہ ہاتھ میں ٹرے لیے کھڑی کافی دیر تک سکتے کے عالم میں ہی رہی۔

"اگر تو تم واقعی سنجیدہ ہوناں کہ اس سے جان چھڑوانی ہی چھڑوانی ہے۔۔تو ایک ہی حل ہے۔۔اسے اتنا تنگ کرو کہ وہ خود ہاتھ باندھ کر تمہیں چھوڑ دے۔۔"

اسکے دماغ کے گرد رابی کے الفاظ منڈلانے لگے تھے۔بعد ازاں اس نے آنکھیں جھپکا کر اپنے سر کو جھٹکا اور کمرے میں آئی۔ٹرے کو میز پہ رکھا اور پلیٹ میں موجود چاولوں کو کھانے لگی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

اس نے تو تیمور کو عادل کو الجھانے کے لیے ہی بلایا تھا لیکن اب یہاں تو وہ خود ہی الجھ چکی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

باب نمبر21

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

آج کا موسم خوشگوار تھا جس کے باعث وہ کافی دیر تک سوئی رہا تھا۔ آلارم کوئی تیسری مرتبہ بجا تھا جسے بند کرنے کی کوشش میں اس نے اپنی نیم دراز آنکھیں کھولیں۔ آلارم کو بند کرتے ہی وہ کروٹ بدل کر دوبارہ سوگئی۔ آخر رات دیر تک جو جاگتی رہی تھی۔ اسکے برابر میں پڑے موبائل فون کی اسکرین بھی بار بار روشن ہو رہی تھی۔ صبح کے نو بج رہے تھے اور وہ ابھی تک لمبی تانے سو رہی تھی۔

کئی مسیجز اور فون کالز اسکے موبائل پہ تھیں۔ اب کہ کمرے کا دروازہ کھٹکا تو اس نے اپنا تکیہ اٹھاتے ہی سر پہ رکھتے ہی اپنا منہ اس میں چھپا لیا۔ اگلے ہی لمحے اس نے اپنی ایک آنکھ کھول کر تکیہ ہٹایا اور موبائل کو ہاتھ میں لیا۔ نو بج چکے تھے۔ وہ یکدم اچھل کر بیڈ پر سے اتری۔

"دس بج گئے۔۔ اوہ۔۔۔ "اس نے اپنے الجھے بالوں کو سمیٹا اور جوڑے کی شکل دے کر سر پہ باندھا اور منہ پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے گہری سوچ میں پڑ گئی۔

دروازے پہ پھر سے دستک ہوئی۔ وہ تیزی سے اٹھی اور جاکر دروازہ کھولا۔

"بیٹی کیا بات ہے؟ تیمور بابا باہر کھڑے ہیں۔۔ یونیورسٹی نہیں جانا آج؟؟ "خالہ خیر اں نے چہرے پہ گہری پریشانی لیے اسے دیکھا۔ "آپکی طبعیت تو ٹھیک ہے؟؟ "انہوں نے مزید پوچھا۔

"جی۔۔ ٹھیک ہوں۔۔ میں بس دس منٹ میں آرہی ہوں۔ "وہ خاصی عجلت میں بولی اور تیز تیز قدم بڑھاتے ہوئے واش روم میں گئی۔ دو منٹ بعد وہ منہ پہ چھینٹے مارتے ہی باہر آئی۔ اپنا اٹیچی کھولا اور اس میں سے برقع نکال کر پہنتے ہی دوپٹے کو چاروں اطراف میں لپیٹتے ہی اپنی ضروری چیزیں اٹھا کر باہر آئی۔ جیسے ہی وہ باہر آئی تو خالہ اسکے لیے ٹفن لیے کھڑی تھیں۔

ان کے ہاتھ میں ٹفن دیکھ کر وہ جاتے جاتے رُکی۔ "عروہ۔ پلیز۔۔ بریک میں ناشتہ ضرور کرلینا۔۔ "اسکے کانوں میں اپنی ماں کے الفاظ گونجے۔

"کیا ہوا بیٹا؟؟ "

اس نے آنکھیں جھپکا کر انہیں دیکھا۔ "ن۔۔ ن۔۔ نہیں کچھ نہیں۔۔ "

"یہ بریڈ اور انڈہ ہے۔۔ ساتھ میں، میں نے تھوڑا مکھن بھی رکھا ہے۔ "ٹفن اسکے سامنے کیے وہ بولیں۔

ایک لمحے کے لیے وہ سوچ میں پڑ گئی مگر وہ خاصی عجلت میں تھی اس لیے اس نے بناء بحث کیے ان کے ہاتھ سے ٹفن لیا اور چلتی بنی۔

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

تیمور لان میں موجود گاڑی کا اسٹیئرنگ سنبھالے دوسرے ہاتھ میں موبائل فون لیے گھر کے مرکزی دروازے کی جانب دیکھ رہا تھا۔ جیسے ہی وہ باہر آئی تو اس نے فون ایک طرف رکھا اور گاڑی کا کلچ دباتے ہی گاڑی کو اسٹارٹ کیا۔

وہ گاڑی کی پچھلی نشست پہ بیٹھی تو وہ بولا۔"خیریت؟؟؟ اتنی دیر؟؟ آپ ٹھیک تو ہیں؟؟"

"ہاں ٹھیک ہوں۔۔ جلدی کریں تیمور صاحب۔۔ آل ریڈی لیٹ ہو چکی ہوں۔۔ پہلا لیکچر تو مس ہو ہی گیا ہے۔۔" وہ رونے والے انداز میں بولی تھی۔

تیمور نے فرنٹ مرر سے اسکے چہرے پہ نگاہ ڈالی اور گاڑی کی رفتار تیز کر دی۔

"ٹرن۔۔ ٹرن۔۔" تیمور کے موبائل پہ بیل ہونے لگی۔

"بعد میں سن لیجیے گا۔۔ پلیز۔۔" ملتجانہ لہجہ لیے وہ بولی تو وہ فون ریسیو کرتا رکا۔

بیل پھر سے ہونے لگی۔ اس بار بھی اس نے اسے منع کر دیا۔

"نجانے کتنے روپ ہیں اس کے۔۔" یہ اس نے دل میں کہا تھا۔ "رات میں ڈنر پہ انوائٹ کیا اور آج ایسے بیہیو کر رہی ہے جیسے میں ملازم ہوں۔۔ اونہہ۔۔۔" اس نے قدرے ناگواری سے فرنٹ مرر سے اسے دیکھا تھا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

کراچی کی بے ہنگم ٹریفک کے ہجوم کے بیچ و بیچ وہ کسی سپائیڈر مین کی طرح گاڑی دوڑا رہا تھا۔ ہر کوئی ہارن پہ ہارن دے رہا تھا لیکن تیمور تھا کہ گاڑی کو ہوائی جہاز کی مانند اڑا رہا تھا۔ عروہ کا دل ہاتھوں میں آ گیا تھا۔

"دیکھیں۔۔ میں نے ایسا بھی نہیں کہا آپ سے۔۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟؟"

جواب ندارد۔۔

"ہیلو۔۔۔ میں آپ سے بات کر رہی ہوں۔۔ تیمور صاحب۔ ہیلو۔۔" پر زور انداز میں وہ چیخی تھی لیکن اس نے تو جیسے اپنے کان بند کر لیے تھے۔

lg@aestheticnovels.online

کچھ ہی منٹ بعد وہ یونیورسٹی کے سامنے تھا۔ جیسے ہی گاڑی رُکی اسکی سانس میں سانس آیا۔

”یہ کیا بد تمیزی تھی تیمور صاحب۔۔“اکھڑے سانس کے ساتھ اس نے استفسار کیا تو وہ اندر ہی اندر گد گدایا۔

”آپکی یونیورسٹی۔۔ “اس نے ہاتھ لہرا کر سامنے اشارہ کیا۔

پیر پٹختے ہوئے وہ گاڑی سے اتری اور قدرے ناگواری سے منہ بنا کر اسے دیکھتے ہی وہاں سے چلی گئی۔

وہ جو اندر ہی اندر گد گدا رہا تھا، اب قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔

”لیٹ اپنی وجہ سے ہوئی ہیں میڈم۔۔ اور ایٹیٹیوڈ مجھے دکھا رہی ہیں۔۔ تیمور کو۔۔ “وہ ایک بار پھر سے قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔

فون کی گھنٹی جیسے ہی بجی وہ ہنستا ہوا رُکا۔

”ایکٹنگ تو مجھ پہ اینڈ ہے باس۔۔ کسی دن دکھاؤں گا ایکٹنگ۔۔“

”ہاں تو جب دکھاؤ گے تب کی تب دیکھیں گے۔۔“

اس کے دماغ میں اپنی اور عادل کی گفتگو گھومی۔ اسی لمحے اسے ایک ترکیب سوجھی۔ وہ اندر ہی اندر مسکرا رہا تھا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE

”ہاں۔۔ باس۔۔ پہنچا دیا آپکی مسز کو یونیورسٹی۔۔ “فون ریسیو کرتے ہی وہ بولا۔

-Explore, Dream and Read

”دیر کیوں ہو گئی آج؟ اور فون کیوں نہیں اٹھا رہے تھے تم؟؟ “دوسری طرف سے وہ قدرے پریشانی سے بولا۔

”تمہاری مسز دیر سے اٹھی ہے۔۔ اب اس میں میرا کیا قصور؟ “وہ ہنسی کو ضبط کرتے ہوئے ذرا کرخت لہجے میں بولا۔

”یہ کونسا طریقہ ہے بات کرنے کا تیمور؟؟ “وہ حیران رہ گیا۔

lg@aestheticnovels.online

"کیسا طریقہ ؟؟ دیکھو۔۔عادل۔۔ تم میرے بہت اچھے دوست ہو۔اتنے اچھے کہ تمہارا مینیجر بن کر رہنا میں اپنی خوش قسمتی سمجھتا ہوں۔اور تمہارا ہر حکم سر آنکھوں پہ میرے یار۔۔لیکن۔۔ "

"لیکن؟؟ "اس نے ذرا نا سمجھی والے انداز میں پوچھا۔

"تمہاری مسز میری سمجھ سے باہر ہے۔۔ "وہ دوٹوک بولا۔"ابھی رات میں اس نے مجھے ڈنر پہ انوائٹ کیا تو مجھے لگا کہ اسے مجھ سے کوئی پرابلم نہیں ہے ۔۔میں نے بھی اسکا ہر برا رویہ دل سے مٹا دیا۔۔لیکن۔۔ابھی۔۔ "تیمور تھا کہ تجسس پھیلا رہا تھا اور عادل کو ناک غصے سے پھول رہا تھا۔

"اوہ کم آن۔۔تیمور۔۔ابھی کیا ہوا ہے؟ یہ بتاؤ۔۔۔"

"مجھ پہ ایسے حکم چلا رہی ہے جیسے کہ میں ملازم ہوں۔۔ "وہ بری طرح سے بولا تھا۔

"کیا؟؟؟ کیا کہہ رہے ہو تم؟؟ کیسا حکم؟؟"

"اسی سے پوچھ لینا ناں۔۔ویسے بھی رات کو تم دونوں سوتے ہی کہاں ہو گے؟؟ اسی لیے تو وہ لیٹ ہوئی ہو گی۔۔ "خود ساختہ انداز میں کہتے ہی اس نے فون رکھا۔

اندر ہی اندر وہ اب بھی گڑگڑا رہا تھا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"تیمور۔۔ "دوسری طرف عادل ہکا بکا رہ گیا۔"اس کو کیا ہو گیا۔ "اس نے اسے واپس کال کی۔

"یہ کیا بکواس تھی؟؟ "سخت غصیلے لہجے میں وہ بولا۔

"بکواس کیا ہے اس سب میں؟؟ خیر۔۔واپسی پہ اسے لے آنا خود۔۔میں تمہارے مینیجر کی حد تک ہی ٹھیک ہوں۔۔مجھے ڈرائیور نہ ہی بناؤ تو اچھا ہے۔۔ "

اسکا کرخت لہجہ محسوس ہوا تو وہ قدرے نرم انداز میں گویا ہوا۔"تیمور۔۔میرے دوست۔۔کیا ہو گیا ہے تمہیں۔۔عروہ نے تمہیں جو کچھ بھی کہا ہے میں معافی چاہتا ہوں تم سے۔۔ "

lg@aestheticnovels.online

تیمور نے قدرے نیم انداز میں مسکرا کر گاڑی کی کھڑکی سے سر باہر نکال کر اپنے چہرے کو دیکھا اور اپنے بالوں پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنی اداکارانہ صلاحیتوں کو سراہا۔

"تیمور۔۔میں تم سے بات کر رہا ہوں؟؟ "اس کی طرف سے جواب نا پا کر وہ دوبارہ بولا۔

"ہاں۔۔سن رہا ہوں۔۔ٹھیک ہے۔۔ "وہ برا سا منہ بنا کر مصنوعی غصہ لیے بولا۔

"میں واپسی پہ اسے پِک کر لوں گا۔۔تم ریسٹ کرو۔۔شام میں ملتے ہیں۔۔ "کہتے ہی اس نے فون رکھ دیا۔

"ایسا بھی عروہ نے اسے کیا بول دیا ہو گا۔۔اففف۔۔عروہ۔۔تم ایسے کیسے کر سکتی ہو بھلا؟؟ "مایوس کن لہجہ لیے وہ خود سے بولا۔

☆☆☆☆☆☆☆

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

باب نمبر 22

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

جیسے جیسے عروہ یونیورسٹی کے ہال کی جانب بڑھتی جا رہی تھی اسکا دل ڈوبا جا رہا تھا۔ مس ماہی اپنے پیشہ ورانہ انداز میں لیکچر دے رہی تھیں۔ اسکے گھنگریالے بالوں سے اسکے گال پوری طرح سے ڈھکے ہوئے تھے جنہیں وہ بار بار کانوں کے پیچھے اڑیس رہی تھیں۔ عروہ ہال کے دروازے کے پاس کھڑی اجازت طلب نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ جیسے ہی مس ماہی کا دھیان اس پہ پڑا، بناء توقف کے اس نے ناگواری سے سر ہلا کر اسے اندر آنے کے لیے کہا۔ اس نے سکون کا سانس لیا اور ہال میں موجود سب سے آخر میں خالی نشستوں میں سے ایک پہ آ بیٹھی۔ رابی نے سر موڑ کر اسے دیکھا اور پھر لیکچر سننے میں محو ہوئی۔ مس ماہی پرنسپل آف مینیجمنٹ پہ لیکچر دے رہی تھیں اور ساتھ ساتھ بورڈ پہ ڈائیگرام بناتے ہوئے سمجھا بھی رہی تھیں۔ وہ سب سے آخر میں بیٹھی تھی جس کی وجہ سے مس ماہی لیکچر دیتے ہوئے زیادہ توجہ اس پہ دے رہی تھی۔ انکی کلاس میں کوئی تاخیر سے آنے کی جرات نہیں کر سکتا تھا لیکن وہ حیران تھیں کہ اسکے ماتھے پہ ندامت کی ایک شکن بھی نہیں تھی۔ وہ جماعت میں موجود تو تھی لیکن اسکا دھیان کہیں اور ہی تھا۔

"جی تو ہم پرنسپل آف مینیجمنٹ پہ بات کر رہے تھے۔ ہم نے اس پہ کافی تفصیل سے بات کی ہے ابھی۔ تو۔۔

آپ میں سے کوئی مجھے وژن، مشن اور ویلیو کی کوئی ایک مثال دے گا؟"

کافی زیادہ طلبہ نے ہاتھ کھڑا کیا لیکن اسکی نگاہ تو جیسے آخری نشست پہ بیٹھی عروہ پہ تھی جو اس وقت بالکل سوئی صورت معلوم ہو رہی تھی۔

"آپ؟؟ جی۔۔ یہ جو لاسٹ میں ہیں سب سے۔۔؟ "

خود پہ اسکی نگاہیں محسوس کرتے ہی وہ گڑبڑا کر اٹھی۔ "جی؟؟"

"جی۔۔؟ آپ۔۔ "

"جی۔۔ مشن۔۔۔ " وہ گہری سوچ میں پڑ گئی۔ اسکا اڑا ہوا رنگ دیکھ کر جماعت میں موجود تمام لڑکے اور لڑکیوں کو تو جیسے اسکا مذاق اڑانے کا موقع مل گیا۔

"دیکھو ذرا۔۔ لگتا ہے عادل خان کے ساتھ کچھ زیادہ ہی سین چل رہا ہے اسکا۔۔ دیکھو ذرا اسکی حالت۔۔ بالکل کی ہوائیاں اڑی ہوئی ہیں اسکی۔۔ " اگلی نشست پہ بیٹھی کچھ لڑکیاں آپس میں چہ مگوئیاں کر رہی تھیں جن کی آواز اس تک صاف آ رہی تھی۔

"اشش۔۔۔ بی سائیلنٹ۔۔ "مس ماہی نے گھور کر سب کو دیکھا۔

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"اور آپ۔۔کیانام ہے آپکا؟؟"

"جی۔۔عروہ بلال۔۔" خاصا کنفیوز ہوتے ہوئے ذرا اونچی آواز میں ہی بولی تھی۔ اسکی آواز مس ماہی تو کیا کسی تک نہیں پہنچی تھی۔

"جب پڑھنا نہیں تو یونیورسٹی میں کیا کرنے آتی ہیں آپ؟؟ یہ کوئی پکنک پوائنٹ تو ہے نہیں۔۔ "

کندھوں کو اچکاتے ہوئے وہ بولیں۔

کلاس میں موجود تمام طلبہ وطالبات کا ایک بار پھر سے قہقہہ بلند ہوا۔ اس نے چاروں اطراف میں نگاہ دوڑائی۔ اپنی یوں بے عزتی دیکھ کر اسکی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔

رابی کا خون کھول رہا تھا مگر اس لمحے وہ کچھ کر نہیں سکتی تھی۔

"اچھا۔۔پلیز۔۔۔اب رونے کی ضرورت نہیں۔۔کل پڑھ کر آیئے گا۔۔یو مے سٹ پلیز۔۔" آخر مس ماہی نے رعایت برتتے ہوئے اسے بیٹھنے کا کہا۔

"کل سب اپنی زندگی کے وژن، مشن اور ویلیوز سوچ کر آئیں۔۔" کہتے ہی وہ ہال سے نکلیں تو جماعت کے تمام طلبہ وطالبات کی طرف سے زوردار نعرے بلند ہونے لگے۔ وہ سب کی توجہ کا مرکز تھی لیکن اسکی وجہ وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔ عادل کے ساتھ تو وہ صرف ایک دوبار یہاں آئی تھی لیکن یہ لوگ تو باقاعدہ طور پہ اسکا اور عادل کا چکر ثابت کرنے پہ تلے ہوئے تھے۔

"اوئے۔۔۔تم نے بتایا کیوں نہیں مس میگی کو؟ کہ تمہارا عادل خان سے چکر چل رہا ہے؟؟" دو تین لڑکیوں نے اسے گھیرے میں لے لیا۔

"واؤ۔۔آج تو برقع بھی پہنا ہے۔۔" ایک اور کا نعرہ بلند ہوا۔

"دیکھنے میں بس ٹھیک ہی لگتی ہو۔۔عادل خان تک کیسے تمہارا ہاتھ پہنچ گیا بہن؟؟ کچھ بتاؤ تو؟ کوئی ٹرک ہمیں بھی بتا دو۔۔ " ایک سے بڑھ کر ایک آواز اسکے کانوں میں گونج رہی تھی جبکہ اسکا دماغ مکمل طور پہ ماؤف ہو چکا تھا۔

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

رابی ہجوم کو چیرتے ہوئے آگے بڑھی۔"یو ایڈیٹ۔۔ "اس نے سب کو ہنکار کر کہا اور عروہ کا ہاتھ پکڑتے ہی اسے وہاں سے لے گئی۔اسکا دماغ چکرانے لگا تھا۔آنکھوں پہ جیسے کوئی پردہ سا چھا گیا تھا وہ کچھ بھی دیکھنے سے قاصر تھی۔رابی کے ہاتھ میں اسکا ہاتھ تھا اور وہ بس اسکے ساتھ چلتی جارہی تھی۔

وہ اسے کینٹین میں لے آئی۔

"بیٹھو۔۔ "اسکا ہاتھ چھوڑتے ہی اس نے سامنے کرسی کی جانب اشارہ کیا اور خود کرسی گھسیٹ کر اسکے سامنے لے آئی۔

"کیا حال بنایا ہوا ہے تم نے اپنا؟؟ "قدرے غور سے اسکے چہرے کو دیکھتے ہوئے وہ بولی۔

جواب ندارد۔

"عروہ۔۔۔میں تم سے کچھ پوچھ رہی ہوں۔۔کیا ہے یہ سب؟؟ "وہ اسے جھنجوڑ کر بولی تھی۔

اب کہ وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔رابی نے ارد گرد نگاہ دوڑائی۔عروہ سب طلبہ و طالبات کی توجہ کا مرکز بنی ہوئی تھی۔

"اشش۔۔سب دیکھ رہے ہیں۔۔مجھے بتاؤ کہ کیا ہوا؟ دیر سے کیوں آئی ہو؟ "اسکے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتے ہوئے وہ بولی۔

"دیر سے آئی ہوں تو کیا ہوا؟ "سسکی بھرتے ہوئے وہ سوالیہ نگاہیں لیے بولی۔"صبح آنکھ ہی نہیں کھلی تھی۔جب آنکھ کھلی تو کافی دیر ہو گئی تھی۔"

"کیا تمہیں نہیں معلوم کہ مس میگی کتنا مائنڈ کرتی ہیں؟اور تم انہی کی کلاس میں دیر سے آئی ہو۔اگر دیر ہو ہی گئی تھی تو نہ آتی آج۔۔کل آجاتی۔۔"

عروہ نے اسپاٹ نظروں سے اسے دیکھا۔یہ بات تو اس نے سوچی ہی نہیں تھی۔

"تو اور۔۔اگر یونیورسٹی آہی گئی تھی تو کم از کم مس میگی کی کلاس بنک کر لیتی۔۔"

"مجھے مس میگی کی کسی بات کا برا نہیں لگا رابی۔۔تم نے دیکھا نہیں انہیں۔۔ستارہ بیگ لوگوں کا گروپ تو جیسے میرے پیچھے ہی پڑ گیا ہے۔۔میں نے آخر کیا بگاڑا ہے ان کا۔۔ "آنسو پھر سے ٹپ ٹپ اسکی آنکھوں سے رواں تھے۔

"ان سب کو تو میں دیکھ لوں گی۔۔تم رونا بند کرو۔۔ "رابی کو اب غصہ آرہا تھا تبھی وہ ذرا ڈپٹ کر بولی تھی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"کچھ کھایا ہے؟؟ "

اس نے نفی میں سر ہلا کر رونی صورت بنا کر جواب دیا۔

"رُکو۔۔ میں بر گر لاتی ہوں تمہارے لیے۔۔ "وہ اٹھ کر جانے ہی لگی تھی۔

"نہیں۔۔ یہ ٹفن۔۔ "عروہ نے فوراً سے اپنے بیگ کے اندر سے ٹفن نکالا۔

رابی نے حیرانی سے اسکے ہاتھ میں ٹفن کو دیکھا۔"یہ کس نے بنا کر دیا؟"

"اوئے ہوئے۔۔ تو عادل خان سے نخرے اٹھوائے جا رہے ہیں۔۔ "ستارہ بیگ کا گروپ ایک دفعہ پھر سے وہاں آ دھمکا۔ہاتھ آگے بڑھاتے ہی ستارہ بیگ نے اسکے ہاتھ سے ٹفن پکڑا اور اسکا ڈھکن ایک ہی جھٹکے سے کھولا۔

"اُمم۔۔ بریڈ۔۔ انڈہ۔۔۔ لو کیلریز۔۔ امیزنگ۔۔ تو عادل خان کو تم فٹ اینڈ سمارٹ چاہیے ہو۔۔ اوہ۔۔ مکھن بھی۔۔ "

"مکھن توانائی کے لیے ہو گا ناں؟؟ "کھسیانی انداز میں ہنستے ہوئے اسکی دوسرے ساتھی نے اسکی بات مکمل کی تو سبھی یکبارگی میں قہقہہ لگا کر ہنس دیے۔

" کھاؤ۔۔ کھاؤ۔۔ "ستارہ بیگ نے ٹفن میز پہ رکھا اور تمسخریہ نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی۔عروہ کا ایک بار پھر سے رونے والا منہ بن چکا تھا۔

"تم لوگوں میں شرم نام کی چیز ہے کہ نہیں؟ دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔ "رابی نے سبھی کو خوب آڑے ہاتھوں لیا۔

اپنی زلفوں کو ہاتھوں کی انگلیوں پہ لپیٹتے ہوئے وہ ہنسی۔"ہم تو دفع ہو ہی جائیں گے۔۔۔ عادل خان کا پرسنل نمبر تو لے دو ذرا اس سے۔۔ دیکھو تو ذرا۔۔ میں ستارہ بیگ۔۔ اس سے کتنی زیادہ خوبصورت ہوں۔۔ شکل میں بھی۔۔ اور حلیے میں بھی۔۔ "وہ ذرا آنکھیں مٹکا مٹکا کر بے نیازی سے بولتے ہوئے عروہ کے قریب آئی اور اسکے کندھے سے برقعے کو پکڑتے ہوئے مزید بولی۔

"اس برقعے کے بناء تو پھر تمہارا کچھ رنگ روپ تھا۔۔ اب تو بالکل ماسی لگ رہی ہو۔۔ "

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"برقعے میں تو وہ صوبر لگ رہی ہے تمہاری طرح نہیں کہ کھلے بالوں کے ساتھ چڑیل لگے۔۔اونہہ۔۔ "اس نے ناک چڑھا کر اسے دیکھا اور ساتھ ہی ساتھ اسکی کھلی زلفوں کو آگے بڑھ کر کندھوں سے پیچھے کیا۔

"سنبھال کر رکھو ان زلفوں کو۔۔کسی روز محلے کے بچوں کو ڈرانے کے کام آئیں گی تمہاری یہ زلفیں۔ کھی۔۔ کھی۔۔ کھی۔۔ "

ستارہ بیگ کی آنکھیں غصہ سے لال انگارہ ہو چکی تھیں۔اپنا تمسخر اسے عام لگا تھا لیکن اب رابی کا تمسخر اس سے برداشت نہیں ہو پایا تھا۔دانتوں کو کچکچاتے ہوئے وہ دھمکی آمیز نظروں سے اب رابی کو گھور رہی تھی۔ارد گرد کے لوگ اب ستارہ پہ ہنس رہے تھے۔

"دیکھو۔۔ستارہ بیگ۔۔ہمارا تم سے کوئی جھگڑا نہیں۔۔بہتر یہی ہو گا کہ تم۔۔"آخر معاملے کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے عروہ کا منہ کھلا۔

"دیکھ لوں گی تم دونوں کو۔۔ "پیر پٹختے ہی وہ وہاں سے نکل گئی اور اسکے پیچھے پیچھے اسکے گروپ کے افراد بھی وہاں سے چلتے بنے۔

"یہ سب کیا تھا رابی۔۔اسے یہ سب کہنے کی کیا ضرورت تھی؟؟ "وہ ذرا ڈپٹ کر بولی۔

"کیا سب؟؟ "اسکے سوال پہ رابی ششدر تھی۔"تم نے نہیں دیکھا اسے۔۔کیا کہہ رہی تھی تمہیں۔۔تمہارے برقعے کو اور تمہاری شکل پلس حلیے کو؟؟ "

"وہاٹ ایور۔۔وہ مذاق اڑا رہی تھی تو اسکا کیا مطلب؟؟ہم بھی ویسا ہی کریں گے؟؟"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"مجھے اب لیکچر مت دینا۔جیسا کہے گی اس سے دوگنا سنے گی۔۔ "وہ منہ بناتے ہوئے کرسی پہ بیٹھ گئی۔

عروہ نے ناراضی سے اسے دیکھا۔"کہا تو اس نے مجھے تھا۔۔میں نے کوئی جواب دیا؟ نہیں ناں؟؟تو تم خوامخواہ۔۔ "وہ تاسف سے بولی۔"جھگڑا بڑھا دیا تم نے رابی۔۔"

lg@aestheticnovels.online

باب نمبر 23

"کوئی جھگڑا نہیں بڑھا۔۔منہ توڑوں گی اگلی دفعہ میں انکا۔۔ "اسکا غصہ ابھی تک کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔"اور تم۔۔یہ عادل خان سے جان چھڑوا‌ؤ اپنی۔۔پڑھنا ہے تو اس بندے سے پیچھے رہو۔۔دیکھا نہیں ابھی کہ کیسے یہ لوگ اوچھی باتیں کر رہے ہیں۔۔بالفرض تمہاری شادی کا اگر یہاں علم ہو جاتا ہے تو۔۔۔ "

اسکی بات سن کر وہ سہم گئی تھی۔ تبھی وہ مزید بولی۔

"جس روز انکل بلال اور عادل خان کے باپ نے یہاں تماشا کھڑا کیا اس روز شکر کرو یہ سب نہیں تھیں۔۔ابھی تو تمہیں عادل خان کی گاڑی سے ایک دو مرتبہ اترتے ان لوگوں نے دیکھا ہو گا۔"

وہ اپنی کن پٹی کھجانے لگی مگر پھر اگلے ہی لمحے بولی۔"میں کوشش کر تو رہی ہوں رابی۔۔لیکن وقت لگے گا۔۔اسے خود چھوڑوں گی تو کچھ ہاتھ نہیں آئے گا میرے۔۔ "

"جانتی ہوں۔۔لیکن جو کچھ بھی کرنا ہے۔۔جلدی کرو۔۔ "وہ اسے پھر سے پٹیاں پڑھانے لگی تھی۔

"اچھا۔۔ایک پلین ہے میرے پاس۔۔ "

"پلین۔۔ "وہ بھنوئیں سکیڑ کر بولی۔

"بر گرلاتی ہوں۔۔کھا پی کر بتاتی ہوں۔۔ "کہتے ہی وہ اٹھی۔اب وہ کافی حد تک پر سکون ہو چکی تھی۔نجانے کونسا پلین اسکے دماغ میں اب پنپ رہا تھا جس سے اسے ایک سو ایک فیصد امید تھی کہ اسے عادل خان سے چھٹکارا مل جائے گا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

☆☆☆☆☆☆☆

یونیورسٹی کے باہر وہ رابی کے ساتھ کھڑی تیمور کا انتظار کر رہی تھی۔ دو سے اڑھائی بج چکے تھے لیکن تیمور کا کچھ اتا پتا نہیں تھا۔

"مجھے لگتا ہے کہ وہ تمہیں لینے نہیں آئے گا۔۔ "رابی نے اپنے ہاتھ میں پکڑی فائل کو اپنے سر پہ سایے کی صورت رکھتے ہوئے کہا۔

"گھر کا ایڈریس تو میرے پاس تھا۔۔ لیکن فون میں سیوڈ تھا۔۔ صبح جلدی میں موبائل گھر بھول آئی۔ "وہ بھی بار بار اپنے ہاتھ پہ پہنی گھڑی کو دیکھ رہی تھی۔

"میں تو بہت تھک گئی ہوں عروہ۔ ایسا کرو تم بھی میرے ساتھ ہاسٹل چلو۔۔"

رابی کی پیشکش سن کر اس نے آنکھیں پھیلا کر اسے دیکھا۔ "ہاسٹل؟؟"

"ہاں۔۔ ہاسٹل ہی کہا ہے بہن۔۔ افغانستان تو لے کر جانے سے رہی تمہیں۔۔ جو تم اتنا خوفزدہ ہو رہی ہو۔۔ "اسکے چہرے پہ پھیلا خوف وہراس دیکھ کر وہ کھسیانی انداز میں ہنسی تو عروہ نے برا سا منہ بنا کر اسے دیکھا۔

"خوفزدہ نہیں ہو رہی۔۔ وہ لینے آ گیا بعد میں تو؟؟"

"تو دفع کرو۔۔ دیکھ نہیں رہی۔۔ دو سے اڑھائی ہو گئے۔۔ اور اب پونے تین ہونے کو ہیں۔۔ ہر کوئی آنکھیں پھاڑے ہمیں ہی دیکھ رہا ہے۔۔ مجھے تو لگتا ہے کہ یہ جو سامنے ستارہ بیگ کی دوست ہے ناں۔۔ پنکی میڈم۔۔ اسکا منہ آج میرے ہاتھوں ضرور ٹوٹے گا۔۔ "کہتے ہی وہ آگے پنکی کی جانب بڑھی جو ہاتھ میں موبائل لیے کبھی موبائل کو دیکھتی تو کبھی سامنے کھڑی عروہ کو۔

"رابی۔۔ کیا کر رہی ہو تم۔۔ رکو۔۔۔ "وہ بھی اسکے پیچھے بھاگی مگر بے سود۔

رابی نے اپنے ہاتھ میں پکڑی فائل عروہ کو تھمائی اور اپنی آستینیں اوپر چڑھاتے ہوئے اس پہ چڑھ دوڑی۔

"ہاں۔۔ بھئی۔۔ کیا مسئلہ ہے تمہارا؟ تم لوگ تو خوامخواہ پیچھے ہی پڑ گئی ہو۔۔ کیا دیکھ رہی ہو ہمیں؟؟"

"رابی۔۔ رابی۔۔۔ "عروہ نے اسکا بازو پکڑ کر اسے فوراً سے پیچھے کیا۔

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"تو تم وہی عروہ بلال ہو؟؟ "پنکی نے ہاتھ میں موجود موبائل اسکرین پہ چلنے والی ویڈیو کو بغور دیکھتے ہوئے سامنے دیکھ کر اسے کہا۔ عروہ نے بھنوئیں سکیڑ کر اسے ذرا نا سمجھی والے انداز میں دیکھا۔

اتنی دیر تک ایک گاڑی ان کے مابین آکر رُکی۔ ستارہ بیگ اپنے اسی ناز و نخرے کے ساتھ ایک بار پھر سے سامنے آئی۔ اس نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور باہر آئی۔

"تو تم ہو وہ عروہ بلال۔۔ حیرت ہوئی مجھے۔۔ عادل خان نے تم جیسی مولانی کو گھر سے بھگایا؟ آخر کیا دیکھا اس نے تم میں؟؟ "

وہی ہوا جس کا اسے ڈر تھا۔ رابی بھی ہکا بکا رہ گئی کہ یہ سب اسے کیسے پتہ چل گیا؟

"مجھ سے پنگا لے رہی تھی ناں تم دونوں؟؟ کیا کہا تھا تمہاری دوست نے؟ میں چڑیل ہوں؟؟ "وہ بے ضبط ہنسی تو رابی نے منہ بگاڑ کر اسے دیکھا۔

"چڑیل تو تم لوگ ہو۔۔ حلیہ دیکھو اور اپنی حرکتیں دیکھو۔۔ پینڈو کہیں کی۔۔۔ "اسکا صاف اشارہ عروہ کی طرف تھا۔

اس نے ہاتھ میں پکڑا موبائل اسکے سامنے کیا جس میں یونیورسٹی والے روز کی ویڈیو چل رہی تھی۔ یہ ابھی تک سوشل میڈیا پہ گردش کر رہی ہو گی؟ اس نے سوچا نہیں تھا۔ وہ آنکھیں پھاڑے کبھی رابی کو دیکھتی تو کبھی ستارہ بیگ کو اور کبھی اسکے ہاتھ میں پکڑے موبائل فون کو جس میں ویڈیو چل رہی تھی۔

"اوئے۔۔ ہیلو۔۔ یو ایڈیٹ۔۔ چڑیل کہیں کی۔۔ عادل خان کی اب یہ بیوی ہے۔۔ سمجھی۔۔ "رابی کا خون کھولنے لگا تھا۔ وہ اپنے اعصاب پہ قابو نہ رکھ پائی تو بے دریغ اسکے منہ سے نکل پڑا۔

ستارہ بیگ اور اسکی دوست پنکی کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا اور آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ عروہ بھی سر پکڑ کر رہ گئی کہ ابھی تو اس نے اسے عادل خان سے پیچھے چھڑوانے کا منصوبہ بتایا اور اب یہ سب میں اعلان کر رہی ہے۔

"لگتا ہے آدھی معلومات ہاتھ لگی ہے تم چڑیلوں کے۔۔ "ایک پھر سے وہ رابی کے تمسخر کے شکنجے میں پھنس گئی تھی۔

"وہاٹ؟؟ بیوی؟؟ "بمشکل ہی ستارہ بیگ کے منہ سے نکلا۔

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"جی۔۔بیوی۔۔ عادل خان کو فالو تو کرتی ہو لیکن یہ بات تمہیں پتہ نہیں۔۔۔افسوس۔۔ "وہ تاسف سے مسکرائی تھی۔ستارہ بیگ تو جیسے بولنا ہی بھول گئی تھی۔

اسی اثناء میں ایک گاڑی برق رفتاری سے ان کے درمیان بڑھتی ہوئی نظر آئی۔اس نے گاڑی کو بریک لگائی اور گاڑی کا شیشہ نیچے کرتے ہوئے وہاں در پیش معاملے کی نزاکت کو بھانپا۔اسکا پہلا دھیان ہی عروہ پہ پڑا جس کی ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں۔اس نے گاڑی کا ہارن بجایا تو سبھی کی توجہ اسکی جانب ہو ئی۔اسے وہاں دیکھ کر اسے اپنی آنکھوں پہ یقین نہیں آرہا تھا۔

"لو آگیا تم سالیوں کا بہنوئی۔۔ "رابی نے چڑاتے ہوئے کہا۔

ان دونوں کا منہ تو دیکھنے والا ہی تھا لیکن عروہ کا سٹپٹایا چہرہ بھی قابلِ دید تھا۔

"جاؤ۔۔عروہ۔ان چڑیلوں کا منہ توڑنا رابی کمال خوب جانتی ہے۔۔ "

اس نے دوبارہ سے گاڑی کا ہارن بجایا تو عروہ بھاگی بھاگی گاڑی کی جانب بڑھی۔

اس نے گاڑی کی پچھلی نشست کا دروازہ کھولا ہی تھا کہ وہ تحکم سے بولا۔"ملازم نہیں ہوں تمہارا۔۔ آگے آکر بیٹھو۔"

اسکا ہاتھ گاڑی کے دروازے پہ ہی ٹھہر سا گیا۔اس نے گاڑی کا دروازہ بند کیا اور آگے کا دروازہ کھول کر بیٹھ گئی۔

ستارہ بیگ اور پنکی دونوں تو جل بھُن کر رہ گئیں۔جبکہ ان کا اترا منہ دیکھ کر رابی فاتحانہ انداز میں مسکرائی۔"اوئے۔۔۔ "اس نے چٹکی بجا کر ستارہ بیگ کا دھیان اپنی جانب کیا جو گاڑی کی جانب بناء آنکھیں جھپکائے عروہ اور عادل کو دیکھ رہی تھی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"آئندہ سے پنگا لینے سے پہلے اپنی اس تاریخی بے عزتی کو یاد ضرور کرلینا۔۔ آئندہ کوئی حرکت کی ناں تو یونیورسٹی کے باہر چھٹی کے وقت نہیں بلکہ یونیور سٹی کے اندر سب کے سامنے ایسا مزا چکھاؤں گی کہ تمہاری آئندہ نسلیں رابی کمال کا نام زندگی بھر نہیں بھولیں گی۔۔ سمجھی۔۔ "دھمکی آمیز لہجے میں ا نگلی کے اشارے سے کہتے ہی یہ جاوہ جا۔جبکہ وہ دونوں وہاں کھڑی دانت پیستے ہی رہ گئیں۔

lg@aestheticnovels.online

باب نمبر 24

"کیا ہو رہا تھا وہاں؟؟" دوسری طرف اس نے گاڑی کو ریس دے کر آگے کو بڑھایا اور اسے یونیورسٹی کی سڑک سے کھلی کشادہ سڑک پہ لے آیا۔

جواب ندارد۔

"کچھ پوچھ رہا ہوں میں۔۔" وہ مکرر بولا۔

"مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی۔" وہ کرخت آمیز لہجے میں بولی۔

"ہاں تو میں تو جیسے مرا جا رہا ہوں ناں۔۔ اونہہ۔۔۔" یہ وہ صرف سوچ ہی سکتا تھا۔

"تمہارا مسئلہ کیا ہے آخر؟ صبح تم نے تیمور کے ساتھ بھی بدتمیزی کی اور اب۔۔" آخر وہ بول اٹھا۔

"کیا؟؟ تیمور کے ساتھ بدتمیزی ؟؟ اور میں نے؟؟" چونک کر حیرت بھری نگاہیں لیے وہ بولی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

"تم تو ایسے کہہ رہی ہو جیسے تم نے کبھی کسی کے ساتھ بد تمیزی کی ہی نہ ہو۔۔" منہ بناتے ہوئے طنز بڑی مہارت سے داغا گیا۔

"کک۔۔کک۔۔کیا؟؟ کیا مطلب ہے اس بات کا؟؟" وہ تقریباً چیخ اٹھی تھی۔

"اب دیکھ لو ذرا خود کا حال۔۔۔ خیر۔۔بڑی ہو جاؤ پلیز۔۔۔ آئی رئیلی کانٹ افورڈ یور بیہیویر۔۔" عاجز آ کر وہ بولا تھا۔

اس نے آنکھیں پھیلا کر اسے دیکھا۔ وہ جس صورتحال سے نکل کر آئی تھی اس سب کا ذمہ دار وہی تھا اور اب وہ اسے ہی سنا رہا تھا۔

"شٹ اپ۔۔ جسٹ شٹ اپ۔۔" برداشت کی حد اب ختم ہوئی تھی۔

اس نے فوراً سے بریک پہ پاؤں رکھا اور اپنی نظریں گھما کر اسے دیکھا۔"کیا بد تمیزی ہے یہ؟ میں تم سے کیا کہہ رہا ہوں اور تم ہو کہ۔۔۔" ناگواری کے تاثر لیے وہ بولا تھا۔

"میں کروں گی بد تمیزی تم سے۔۔ہاں۔۔ کروں گی۔۔۔ کیا کر لو گے۔۔ہاں۔۔" وہ ہاتھ نچا نچا کر پاگلوں کی طرح بولی تھی۔

"پاگل ہو گئی ہو تم؟؟ یہ کونسا طریقہ ہے بات کرنے کا؟؟"

"اور جو تم کر رہے ہو۔۔ وہ سب کیا ہے؟؟" آنکھوں کو گول کرتے ہوئے اس نے پوچھا۔

"کیا؟؟ کیا کر رہا ہوں میں؟؟"

"تیمور کو فون لگاؤ۔۔" سخت کڑوے لہجے میں وہ بولی۔

"کیا اب اسے مزید کچھ سنانا باقی ہے؟؟" وہ سر پکڑ کر رہ گیا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

"اسے پہلے تو کچھ نہیں کہا لیکن اب۔۔۔۔"

"فار گاڈ سیک عروہ۔۔بس کرو۔۔خدا کے لیے۔۔"

"یہی تو۔۔۔خدا کے لیے۔۔تم سب میری جان چھوڑ دو۔۔تنگ آگئی ہوں میں اب اس سب سے۔۔۔" ہاتھ جوڑے کہتے ہوئے اسکی آواز بھرائی اور آنکھیں نم ہونے لگیں۔

"کس سب سے؟؟" خشمگیں نگاہیں اسکے چہرے پہ ڈال کر اس نے سوال پوچھا۔

"تم سے۔۔اور تمہارے سکینڈلز سے۔۔"

"مجھ سے تنگ ہو یہ تو سمجھ سکتا ہوں میں۔۔مگر میرے سکینڈلز۔۔کونسے سکینڈلز؟؟" وہ دبے دبے انداز میں اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا جو اپنے آنسوؤں کو اس سے چھپانے کی کوشش میں تھی۔

اس نے فوراً سے اے سی آن کیا اور اسٹیئرنگ سے ہاتھ ہٹا کر اسکے اسکارف کو کھولا۔ اسکی اس بے ساختہ حرکت پہ وہ اس سے دور ہٹی ہی تھی کہ اس نے اسکا بازو پکڑ کر اسے اپنے قریب کیا۔اسکا اسکارف اگلے لمحے کھول دیا گیا تھا۔

گہری کالی زلفیں اسکے کندھوں کو ڈھانپ گئی تھیں۔ایک لمحے کے لیے تو وہ اسکی آنکھوں کے سحر میں کہیں محو سی ہوگئی۔

وہ قہقہہ لگا کر ہنسا تو اس نے اپنی آنکھیں جھپکائیں۔"بیگم جان۔۔برقعے سے لگتا ہے تمہارے دماغ کو گرمی چڑھ گئی ہے۔۔" ایک اور قہقہہ بلند ہوا تھا۔

وہ ہنس رہا تھا اور عروہ لب بھینچ کر اسے دیکھ رہی تھی۔

"اچھا یہ لو۔۔ایزی ہو جاؤ۔۔" اس نے اسکا اسکارف فوراً سے اسکے ہاتھ میں تھمایا جسے اس نے اسکے منہ پہ پھینک دیا۔

اسکی اس بد تمیزانہ حرکت پہ اسکا خون کھول اٹھا تھا۔اس سے پہلے وہ کچھ بولتا عروہ نے اسے کچھ کہنے کا موقع ہی نہ

lg@aestheticnovels.online

دیا۔

"تم بھی ویسی ہی سطحی سوچ رکھتے ہو جیسی ستارہ بیگ لوگوں کے گروپ کی ہے۔۔" اسکی آواز بھرائی تھی۔

اس نے ذرا نا سمجھی والے انداز سے اسے دیکھا۔

"یہ جو ابھی تم نے دیکھاناں۔۔ جو لڑکیاں کھڑی تھیں۔۔ وہ بُلی کر رہی تھیں مجھے۔۔ میرے اس برقعے کا مذاق بنا رہی تھیں۔ اور یہی نہیں۔۔ وہ سب جا نتی ہیں کہ میری شادی تم سے ہوئی ہے۔۔۔ دی فلمسٹار۔۔ عادل خان۔۔

اونہہ۔۔۔" منہ بناتے ہوئے قدرے ناگواری سے وہ بولی۔

اسے تو لگا تھا کہ استحقاق کے مارے وہ یہ سب کہہ رہی ہے مگر یہاں استحقاق کہاں کا؟ جب تعلق ہی نہیں بن پایا کبھی۔۔۔

وہ بولنے ہی والا تھا کہ وہ مزید بولی۔

"جانتے ہو۔۔ وہ ویڈیو تک آج بھی سوشل میڈیا پہ گردش کر رہی ہے۔۔ تماشا بن کر رہ گئی ہوں میں۔۔ جانتے ہو میں نے آج تک اپنے گھر سے باہر ابا کی اجازت کے بغیر قدم نہیں نکالا۔۔ صرف ایک دفعہ مجھ سے یہ غلطی سرز ہوئی تھی۔۔ اسکی سزا میں تم میرے مقدر میں لکھ دیئے جاؤ گے۔۔ میں نے سوچا نہیں تھا۔۔" وہ اب باقاعدہ سسکیاں بھرتے ہوئے رو رہی تھی۔

"عروہ۔۔۔ اب یہ زیادہ ہو رہا ہے۔۔" وہ جو اپنے اعصاب کو ضبط کیے ہوئے تھا، اب بے ضبط ہو کر بولا تھا۔

"یہی تو۔۔ زیادہ ہی تو ہو گیا ہے سب۔۔ سب کو ہی حیرت ہو رہی ہے کہ آخر عادل خان نے مجھ جیسی مولانی کو کیا

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

دیکھ کر گھر سے بھگایا ہے۔۔" آنکھوں سے بہنے والے متواتر آنسوؤں کو اپنے رخساروں سے صاف کرتے ہوئے وہ سسکیاں لیتے ہوئے بول رہی تھی۔

"وہاٹ؟؟؟ یہ سب کہا ہے ان لوگوں نے تم سے؟؟" اسکا دماغ سٹپٹا گیا تھا۔

جواباً وہ خاموشی سے آنسو ہی بہاتی رہی۔

"بس۔۔ آنسو بہانے ہی آتے ہیں تمہیں۔۔ یہ جو اتنی لمبی زبان مجھ پہ چلاتی ہو۔۔ ان پہ چلائی ہوتی تو یہ نوبت نہ آتی۔" وہ ذرا ڈپٹ کر بولا تھا۔

اسکا کہا ایک ایک لفظ حق تھا۔

وہ مزید رونے لگی تھی۔

"اب تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہیں چپ کرواؤں گا تو امپاسبل۔۔ خود خاموش ہو جاؤ تو یہ زیادہ مناسب ہے۔۔" چڑ کر وہ بولا تھا۔

"مجھے ایسی کوئی امید بھی نہیں ہے تم سے۔۔" آنسوؤں کو صاف کرتے وہ بولی تھی۔

"اچھی بات ہے۔۔ امید ہونی بھی نہیں چاہیے۔۔" ترخ کر اس نے جواب دیا تو وہ ہکا بکا رہ گئی۔

"اچھی بات ہے۔۔ واضح کر دیا تم نے۔۔" کہتے ہی اس نے ہونٹ بھینچے اور اپنا اسکارف اسکے ہاتھ سے لے کر سر پہ اوڑھا اور بیگ کندھے پہ لٹکاتے ہی گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر آئی۔

اسکی اس حرکت پہ وہ آگ بگولہ ہو کر رہ گیا۔ بجلی کی تیزی سے وہ گاڑی سے باہر آیا۔

"کیا بدتمیزی ہے یہ۔۔ گاڑی کے اندر بیٹھو۔۔"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

مگر وہ تھی کے اسے ان سنا کرتے ہوئے آگے بڑھتی جا رہی تھی۔وہ سرعت سے آگے بڑھتا جا رہا تھا اور وہ تھی کہ

اسکی کسی بات کو سننے سے ہی قاصر تھی۔

سورج سوا نیزے پہ آگ برسا رہا تھا اور یہاں دونوں سنسان تپتی سڑک پہ ابل رہے تھے۔اس نے ارد گرد نگاہ

دوڑائی تو کوئی ٹیکسی یا رکشہ نظر نہیں آرہا تھا۔ہر گزرنے والی گاڑی اپنی ہی دھن میں محو سڑک سے فراٹے بھرتے ہوئے گزرتی جا رہی تھی۔

وہ ایک ہی جھٹکے سے آگے بڑھا اور اسکا بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔

"تم اتنی خود سر ہو گی۔۔کاش میں جانتا ہوتا۔۔"

"اور تم اتنے کانوں کے کچے ہو نگے۔۔کاش میں بھی یہ بات جانتی ہوتی۔۔"

"گاڑی میں بیٹھو۔۔۔ہم گھر جا کر بات کرتے ہیں۔۔" قدرے تحکم سے وہ بولا تو اس نے ایک ہی جھٹکے سے اپنا بازو اسکی گرفت سے چھڑوایا۔

"کونسا گھر؟؟اوہ۔۔اچھا۔۔آپکا گھر۔۔۔جن سے مجھے کوئی امید نہیں رکھنی چاہیے۔۔ہاں۔۔"

"تم غلط مطلب لے رہی ہو میری بات کا۔۔" آخر وہ نرم پڑا تھا۔

"نہیں۔۔۔بالکل ٹھیک مطلب لیا ہے میں نے۔۔"

"چاہتی کیا ہو آخر اب؟؟" آنکھوں کو بند کیے خود کو پر سکون کیے اس نے پوچھا تھا جبکہ اس لمحے اسے اس پہ شدید غصہ آرہا تھا۔

"تیمور سے ملنا چاہتی ہوں۔۔۔" برجستگی سے وہ بولی تھی۔

"وہاٹ؟؟؟" اس نے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا۔"تیمور سے؟مگر کیوں؟؟"

جواب ندارد۔۔

lg@aestheticnovels.online

"دیکھو اگر تو تم اس سے معافی مانگنا چاہتی ہو تو اس سب کی کوئی ضرورت نہیں۔۔اور۔۔"

اسکی بات ادھوری رہ گئی تھی جب وہ جھنجلا کر بولی۔"معافی مائی فُٹ۔۔۔معافی تو وہ مجھ سے مانگے گا۔۔"

اسکی کیفیت کے پیشِ نظر اس نے کچھ دیر سوچا اور پھر اگلے ہی لمحے تیمور کو کال ملائی۔

فون کان کے ساتھ لگائے وہ بھلے ہی تیمور کے کال اٹھانے کے انتظار میں تھا مگر اسکی نظریں عروہ پہ ہی مرکوز تھیں جو غصہ سے ابل رہی تھیں۔

"کہاں ہو؟؟"

"ہیون میں۔۔" دوسری طرف سے وہ ذرا مذاق کے موڈ میں بولا تھا۔

"لوکیشن واٹس ایپ کر رہا ہوں۔۔ جلدی پہنچو۔۔" بناء تاثر اس نے کہا تھا۔

"خیریت؟ کہیں سیر کا پروگرام ہے میرے بچے؟؟ تو عروہ بھابھی کو لے جاؤ ناں۔۔"

اسکے چٹکلے تھے کہ ختم ہی نہیں ہو رہے تھے۔ مگر عادل کی طرف سے فون رکھ دیا گیا تھا۔

"چلیں اب؟؟" کسی کنیز کی طرح ہاتھ کے اشارے سے وہ بولا تو ہونٹ سختی سے بھینچے وہ چپ چاپ آگے بڑھی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

☆☆☆☆☆☆☆

باب نمبر 25

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

ایمپریس مارکیٹ میں موجود ریسٹورنٹ میں دونوں ایک ہی میز پہ دو اجنبیوں کی طرح بیٹھے تیمور کا انتظار کر رہے تھے۔عادل نے چاہا کہ وہ اس سے تیمور کو بلانے کی وجہ دریافت کرے مگر اسکے غصے کے پیشِ نظر وہ اب مزید کوئی بدمزگی نہیں چاہتا تھا۔

"آرڈر سر؟؟" ہاتھ میں نوٹ بک اور پنسل تھامے ویٹر نے آگے بڑھ کر پوچھا۔

"آ۔۔آپ۔۔۔آپ۔۔۔" عادل خان کو اپنے سامنے دیکھ لینا اسکے لیے کسی خوش قسمتی سے کم نہ تھا۔وہ منہ کھولے تصرف سے مسکرانے لگا تھا۔

عروہ نے جیسے ہی منہ بنا کر ناگواری سے اسے دیکھا تو وہ جزبز ہو کر رہ گیا۔

"بعد میں آرڈر کرتے ہیں۔۔" پرسکون نگاہ ویٹر پہ ڈال کر اس نے کہا تو وہ خاموشی سے چلا گیا۔

"کوئلے چبا کر آئی ہو کیا؟؟" چاہ کر بھی وہ خود کو بولنے سے روک نہ سکا۔

اس نے بھنویں سکیڑ کر اسے ذرا بے نیازی سے دیکھا۔اس سے پہلے وہ کچھ بولتی اسے سامنے سے تیمور آتا دکھائی دیا۔

"واؤ۔۔وہاٹ اے سرپرائز۔۔کیا شادی کی ٹریٹ دینے کے لیے مدعو کیا ہے مجھے؟" کالر ٹھیک کرتے ہوئے وہ بارعب انداز میں دونوں کے سامنے ٹانگ پہ ٹانگ رکھ کر بیٹھا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"ابھی تک آرڈر کیوں نہیں کیا بھئی؟؟اوہ۔۔۔اچھا۔۔۔میرا ویٹ کر رہے ہوں گے آپ لوگ؟" وہ خود ساختہ انداز میں بولا۔

"ویٹر۔۔۔" ہاتھ کے اشارے سے اس نے ویٹر کو بلوایا اور میز پہ رکھے مینیو کارڈ پہ نظریں جما دیں۔

عروہ کو رہ رہ کر اسکی حرکت پہ غصہ آرہا تھا لیکن وہ انتظار میں تھی کہ کب عادل بات اسے روکے گا۔ جبکہ عادل

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

اس انتظار میں تھا کہ کب عروہ اسے یہاں بلانے کا مدعا بیان کرے گی۔

"کرسٹ پیزا۔۔ بہت زیادہ چیز ڈال کر لانا۔۔ اور ہاں فرنچ فرائز۔۔ دو۔۔" اس نے آنکھ اٹھا کر عادل کو دیکھا جو

اسے سخت نظروں سے گھور رہا تھا۔

"تم دونوں شیئر کر لینا ناں۔۔" بتیسی باہر نکالے وہ بے شرمی سے بولا تو عادل کو اور غصہ آیا۔

"اوہ۔۔ اچھا۔ غصہ کیوں کر رہے ہو۔۔ اچھا بھئی تین لے آنا۔۔ ٹھیک؟؟" جواب طلب نظروں سے اس نے پوچھا مگر عادل کے تاثرات میں کوئی کمی نہیں آئی تھی۔

"ایک ٹھنڈی بوتل بھی لے آنا۔۔ یخ ٹھنڈی۔۔ ہمارے ہیرو صاحب لگتا ہے شدید غصہ میں ہیں۔۔" کچھ کچھ

اسے بھی اندازہ ہو رہا تھا۔

جیسے ہی ویٹر وہاں سے اوجھل ہوا تو وہ دونوں کی جانب متوجہ ہوا۔ "سب ٹھیک تو ہے؟؟ کیا بات ہے؟؟"

"یہ بات تمہیں کھانا آرڈر کرنے سے پہلے نہیں پوچھنی چاہیئے تھی؟؟ نہیں؟؟" کندھوں کو اچکا کر اس نے سوال

کیا تو وہ غیر ارادی طور پہ مسکرایا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"بھابھی نے میری شکایت کی ہو گی؟؟" آئی برو اچکا کر اس نے سوال کیا۔

عادل نے نا سمجھی والے انداز میں اسے دیکھا۔ اس سے پہلے وہ کچھ بولتا عروہ بولی۔

"نہیں۔۔ یہ تو آپکا ڈپارٹمنٹ ہے ناں۔۔ عورتیں تو بس ویسے ہی بدنام ہیں۔۔ چغلیاں لگانے میں آپ مردوں کا

تو کوئی جوڑ ہی نہیں۔۔ واؤ۔۔" داد طلب نظروں سے دیکھتے ہوئے اس نے ذرا آہستہ سے تالی بجائی۔

lg@aestheticnovels.online

"عروہ؟" عادل نے سرزنش کرنا چاہی تھی۔

"ارے۔۔ کیا عروہ۔۔۔ پوچھیں اس سے کہ میں نے کب کی اس سے بد تمیزی؟؟" وہ عاجز آچکی تھی۔

"بد تمیزی؟؟ اور آپ نے؟؟ کب؟؟ یہ کس نے کہا آپ سے؟؟" وہ تو ایک سیکنڈ میں ہی پلا جھاڑ چکا تھا۔

عادل نے حیران کن نظروں سے اسے دیکھا جو اب اسے جھوٹا ثابت کرنے پہ تُلا تھا تو دوسری طرف عروہ نے

عادل کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔ عادل تو لاجواب ہو کر رہ گیا تھا۔

"تم۔۔ تم نے خود ہی تو کہا تھا کہ۔۔۔" وہ ذرا رُک کر بولا تھا۔

"ارے۔۔۔۔ میں نے کب کہا؟ لو دیکھو ذرا۔۔۔ رات میں بھابھی کے ہاتھ کا بنا کھانا کھایا ہے میں نے۔۔

نمک حرامی تھوڑی نا کروں گا۔۔ افففف۔۔۔ عادل۔۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں؟؟" کانوں کو ہاتھ لگائے وہ اداکارانہ

انداز میں بولتے ہوئے جیسے ہی ہنسا تو اسکا جی چاہا کہ اسکی یہی بتیسی توڑ کر اسکے ہاتھ میں رکھ دے۔

"ہو گیا کلیئر؟؟ آپ مجھ سے چھٹکارا پانا چاہتے ہیں تو صاف صاف کہیے ناں۔۔ ایسے اوچھے ہتھکنڈے کیوں آزما

رہے ہیں؟؟" اسکے لہجے میں نمی در آئی تو تیمور ہنستا ہنستا سنجیدہ ہوا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

یہ کیا؟؟ اس نے تو یہ سب محض اپنی اداکاری دکھانے کے لیے ہی کیا تھا لیکن نوبت یہاں تک آجائے گی؟ اس نے ایسا سوچا نہیں تھا۔

"بھابھی۔۔۔ نہیں۔۔ یہ بات نہیں ہے۔۔ آپ غلط سمجھ رہی ہیں۔۔" وہ فوراً سے بولا تھا۔

"پلیز۔۔ تیمور صاحب۔۔ آپ بس کیجیے اب۔۔ صبح آپ نے جیسے گاڑی چلائی وہ سب میں بھولی نہیں۔۔" ایک

لمحے کے لیے وہ رُکی اور پھر اپنا سانس بحال کرتے ہوئے بولی۔ "آپ دونوں ہی شاید مجھے یہاں سے بھیجنے کی

lg@aestheticnovels.online

پلاننگ کر رہے ہیں۔۔ تو صاف صاف کہہ دیتے۔۔ آپ نے صبح کسی سوپر مین کی طرح گاڑی چلائی اور ابھی آپ کا

دوست مجھے کہہ رہا ہے کہ میں نے اسکے دوست تیمور سے بد تمیزی کی ہے۔۔یعنی آپ لوگ میری ذمہ داری سے عاجز آ چکے ہیں۔۔"

اسکا خود ساختہ اندازہ سن کر عادل کا دماغ ماؤف ہو کر رہ گیا۔

"نہیں۔۔ بھابھی۔۔۔ ایسا۔۔۔" تیمور نے بولنے کی اپنی سی کوشش کی۔

"ایسا ہی ہے تیمور صاحب۔۔ لیکن مجھے آپ دونوں سے کوئی گلہ نہیں۔۔ جس لڑکی کو اسکے گھر والے بے گھر

کر دیں، انکے نصیب میں پھر زمانے بھر کی ٹھوکریں ہی لکھ دی جاتی ہیں۔" کہتے ہی وہ ایک ہی جھٹکے سے اٹھی۔

اپنے بیگ کو کندھے پہ لٹکایا اور وہاں سے جانے لگی۔

"بھابھی پلیز۔۔۔ دو منٹ۔۔ میری بات سن لیں۔۔ پلیز۔۔۔" تیمور سرعت سے آگے بڑھا اور اسکے سامنے جا

کھڑا ہوا۔

"عادل نے آپ سے جو کچھ کہا وہ سب سچ ہے۔۔ میں نے ہی اسے کہا تھا کہ۔۔۔" ندامت کے مارے اسکی آنکھیں زمین میں گڑھ گئیں۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

وہ دونوں کے سامنے کسی مجرم کی طرح کھڑا تھا۔

"ایم سوری بھابھی۔۔۔" معذرتانہ انداز میں وہ گردن جھکائے کھڑا تھا۔

"وجہ جان سکتی ہوں؟؟" سخت لہجے میں وہ بولی۔

عادل بھی حیرانی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمٰی ضیاء

"اسے میں نے کئی دفعہ کہا کہ مجھے بھی چانس دلوادے۔۔لیکن اسے لگا کہ میں کبھی اداکاری کر ہی نہیں سکتا۔۔تو بس۔۔خیال گزرا کہ کیوں ناں۔۔۔"

عادل کا ضبط جواب دے گیا تھا۔ بلا تاخیر وہ آگے بڑھا اور اسکے منہ پہ زوردار تھپڑ رسید کیا۔ "چٹاخ۔۔"

عروہ ٹھٹھر کر رہ گئی۔ اسکی طرف سے اسے ایسے ردِ عمل کی ہرگز امید نہیں تھی۔

تھپڑ کی گونج ریسٹورنٹ میں جیسے ہی گونجی، وہ سبھی کی توجہ کا مرکز بن گئے۔ پھر کیا تھا وہی چہ مگوئیاں۔۔باتیں۔۔کھسر پھسر۔۔بس ایک اور نیا اسکینڈل اب اسکا منتظر تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

باب نمبر 26

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

دن سے رات ہو گئی تھی لیکن وہ ابھی تک اپنے کمرے سے باہر نہیں آیا تھا۔ آج جو کچھ ہوا تھا وہ کسی فلم کے منظر سے کم نہیں تھا۔ اس نے کئی دفعہ اسکے کمرے کی جانب قدم بڑھائے مگر پھر الٹے قدموں واپس ہو لی۔

عادل نے اپنے ہی دوست کو اس بات پہ تھپڑ مار دیا؟ یہ بات اسکے لیے ہضم کرنا مشکل تھا۔ "اسکے لیے میں اتنی اہم ہوں؟؟" دل میں اٹھنے والے وہم کو اگلے ہی لمحے اس نے دل میں دبایا۔

"اس کے جھوٹ پہ اسے غصہ آیا ہو گا۔۔ لیکن مارنے کی کیا ضرورت تھی۔۔ غصہ کر سکتا تھا۔۔"

جیسے ہی موبائل پہ بیپ ہوئی تو وہ اسکی سوچ کا انہماک ٹوٹا۔

"اسلام علیکم !کیسی ہیں آپ؟ "نارمل انداز میں ہی اس نے دریافت کیا تھا۔

"میں تو ٹھیک ہوں۔۔۔ تم بتاؤ بچے؟ کیا چل رہا ہے وہاں؟؟ "

گمان ہو رہا تھا کہ وہ سب جانتی ہیں۔

"جی۔۔ ک۔۔ کچھ۔۔ کچھ نہیں۔۔ "ذرا ہکلاتے ہوئے اس کے منہ سے ادا ہوا تھا۔

"ایسا بھی کیا ہو گیا عروہ؟ کہ عادل نے تیمور کو تھپڑ ہی مار دیا؟"

"جی؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟ "اسکے حلق میں جی کہیں دب کر رہ گیا تھا۔

"کچھ پوچھ رہی ہوں۔۔ کیا تیمور نے تم سے کوئی بد تمیزی کی ہے؟ "پریشانی سے سدرہ نے استفسار کیا۔

"نہیں۔۔۔ بالکل بھی نہیں۔۔ وہ تو محض ایک مذاق تھا۔۔"

"مذاق؟؟ صاف اور واضح بات کرو۔۔ "اسکے ماتھے پہ پریشانی کی شکنیں اور گہری ہوتی چلی گئیں۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

لمبی تمہید باندھتے ہوئے عروہ نے اسے ساری بات واضحتاً بتائی۔ماتھے پہ موجود پریشانی کے آثار میں کمی آنا شروع ہوئی اور ہونٹوں پہ نیم مسکراہٹ۔"اسکا مطلب عادل کے دل میں عروہ۔۔"

"آپ یہ سب کیسے جانتی ہیں؟؟ "اسکے سوال پہ سدرہ کے دماغ میں گھومتے لفظ ادھورے ہی رہ گئے۔

"ٹی وی ہے ناں۔۔ان نیوز والوں کو تو بس میرے بیٹے سے ہی اللہ واسطے کا بیر ہے۔ "مصنوعی ہنسی لیے وہ ہنسی تھیں۔

"خیر۔۔ تیمور سے بات کرتی ہوں میں۔۔کہتی ہوں کہ چکر لگائے تم لوگوں کی طرف۔۔"

"جی؟؟؟؟ "حیرانی سے وہ بولی۔

"سکول کا دوست ہے اسکا۔۔اب اتنی سی بات پہ دونوں الگ تو نہیں ہو سکتے ناں۔۔اور ہاں عروہ۔

دونوں کی صلح کروانا تمہارا کام ہے۔۔ "قدرے مصلحتی انداز سے جیسے ہی وہ بولیں تو عروہ کے

چہرے کی حیرانی قابل دید تھی۔

"میں؟؟؟ "بناء آواز کے اس نے خود سے سوال کیا تھا۔

"بھلے ہی تیمور نے اپنی اداکارانہ صلاحیت دکھانے کے چکر میں یہ سب کیا لیکن عادل نے اسے تھپڑ صرف اپنی بیوی کے لیے مارا ہے۔۔یعنی کہ تمہارے لیے۔۔"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

ابھی کچھ دیر پہلے اسکے دل کو بھی یہی خیال گزرا تھا۔

"لیکن۔۔ "اس نے بولنا چاہا لیکن سدرہ نے اسے ٹوکا۔

"لیکن ویکن کچھ نہیں عروہ۔۔میں میرے بیٹے کو جانتی ہوں۔۔وہ ہر مذاق برداشت کر لیتا ہے۔۔لیکن یہاں اس نے ایسا نہیں کیا۔۔اور وجہ تم ہو۔۔تیمور کی اداکاری نے تمہیں اسکے سامنے جھوٹا ثابت کر دیا۔۔لیکن تیمور کے سچ بتانے کے بعد اسے خود پہ افسوس ہو رہا ہو گا کہ آخر کیسے اس نے۔۔ "

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

سدرہ کے الفاظ اب اسکے دماغ کو خراب کرنے لگے تھے۔

"پلیز۔۔۔ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔میرے اور اسکے درمیان۔۔کہ اسے فرق پڑے۔۔تیمور نے جھوٹ بولا۔۔غلط بیانی کی۔۔تبھی انہیں غصہ آیا۔۔ ایسی ویسی کوئی بات نہیں ہے۔جیسا آپ۔۔۔ "

اسکی بد دماغی تھی کہ اپنے عروج پہ جس پہ سدرہ محض تاسف کا اظہار ہی کر سکتی تھی۔

"عروہ۔۔۔میرے بیٹے کو سمجھنے کی کوشش کرو۔۔" وہ اتنا ہی کہہ سکی تھیں۔

"آنٹی کیا سمجھنے کی کوشش کروں۔۔میرا جینا دوبھر ہو گیا ہے یہاں اسکی وجہ سے۔۔میں یہاں کراچی

اپنے خواب پورے کرنے آئی تھی۔۔لیکن بدنام ہو کر رہ گئی ہوں۔۔ "اسکے سخت لہجے میں نمی در آئی تھی اور آنکھیں آنسوؤں سے سیراب ہونے لگی تھیں۔

"نام دیا تو ہے اس نے تمہیں اپنا۔۔اب۔۔۔"

"یہی تو مسئلہ ہے۔۔اسکے نام نے ہی تو میری زندگی اجیرن کر رکھی ہے۔۔یونیورسٹی میں ہر کوئی مجھے بُلی کرتا ہے۔۔مذاق بناتا ہے میرا۔۔ "کہتے کہتے اسکی آواز بھرائی تھی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE

اسکا دکھ سن کر سدرہ دل پسیج کر رہ گئی۔

-Explore, Dream and Read

"مجھے نہیں سمجھ آرہی کہ اپنا دکھ کس سے بیان کروں۔۔میرے ماں باپ بھی چھین لیے اس نے مجھ سے۔۔۔اور آپ۔۔"

"میں؟؟کیا؟؟ "تجسس بھرے لہجے میں سدرہ نے پوچھا۔

"آپ بھی تو اسکی ماں ہیں۔۔اسکی ہی سائیڈ لیں گی۔۔ "سسکتے ہوئے وہ بولی۔

"میں تمہاری بھی ماں ہوں۔۔جہاں وہ غلط ہو گا وہاں بھلا اسکی سائیڈ کیوں لوں گی؟"

lg@aestheticnovels.online

سوالیہ انداز میں انہوں نے پوچھا تو وہ بے حسی سے مسکرا دی۔

"دیکھو عروہ۔۔ تم سمجھ نہیں رہی۔۔ عادل ایسا نہیں ہے۔۔ تمہاری پرواہ کرنے لگا ہے وہ۔۔ سمجھو

اس بات کو۔۔"

"مجھے نہیں سمجھنا کسی بھی بات کو آنٹی۔۔ مجھے بس سکون چاہیئے۔۔ سکون کی زندگی چاہیے۔۔ جیسے میں اپنے گھر میں تھی۔۔ سکون سے۔۔"

جیسے ہی اسے اپنے پیچھے کسی کا سایہ محسوس ہوا تو وہ بولتے بولتے رُکی اور یکدم پلٹی۔

☆☆☆☆☆☆

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

باب نمبر27

وہ آنکھیں کھولے اسے خوب گھور رہا تھا۔ بناء اللہ حافظ کہے ہی عروہ نے فون رکھا۔ خراماں خراماں قدم بڑھاتے ہوئے وہ اسکی جانب آرہا تھا۔ عروہ نے بھنویں سکیڑ کر اسے دیکھا جو اسی کی جانب ہی بڑھ رہا تھا۔ اسکے قدم اپنے آپ پیچھے کو مڑنے لگے کہ وہ یکدم بجلی کی تیزی سے آگے بڑھا ہی تھا کہ عروہ کی پشت دیوار کے ساتھ جا لگی۔ دونوں میں اب کوئی فاصلہ نہیں رہا تھا۔ اسکی سانسوں کی

حرارت وہ واضح طور پہ محسوس کر سکتی تھی۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے؟ پیچھے ہٹو۔۔ "اپنی بوجھل سانسوں کے ساتھ وہ بمشکل ہی بول سکی تھی۔

"سکون چاہیئے تمہیں۔۔ سکون کی زندگی؟ ہاں؟؟ "اپنا چہرہ اسکے چہرے کے قریب لے جاتا ہوا وہ

اذیت سے بولا۔

"اور جو یہاں تم نے میرا سکون غارت کیا ہے؟ وہ سب کیا ہے؟ ہاں؟؟"

اسکی وارفتگی دیکھ کر وہ سہم گئی تھی۔ اس نے اسکے حصار سے نکلنے کی کوشش کرنا چاہی ہی تھی کہ

اس نے اسکے ہاتھ پہ اپنی گرفت مضبوط کر لی۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔ "وہ بری طرح سے کانپ رہی تھی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"اپنے گھر میں سکون سے تھی تم؟ہاں؟؟اگر اتنے ہی سکون میں تھی تو کیوں آئی تھی یہاں؟؟ہاں؟؟نہ تم یہاں آتی۔۔نہ میں تم سے ملتا اور نہ یہ سب کچھ ہوتا۔۔"پچھتاوا اسکے لہجے میں صاف جھلک

رہا تھا جس نے عروہ کو اندر تک توڑ کر رکھ دیا۔

آخر اس نے بھی اسے طعنہ دے ہی دیا۔ابھی تو اسکی ماں اسکے بارے میں قصیدے پڑھ رہی تھی

اور اسے سمجھا رہی تھی کہ اسکا بیٹا ایسا ویسا نہیں۔۔لیکن وہ بھی عام مردوں کی طرح ہی اسے طعنہ

دے رہا تھا۔

"تو چھوڑ دو مجھے۔۔"اپنی ہمتیں مجمع کرتے ہوئے وہ پورے حوصلے سے بولی تو اسکے ہاتھ کی گرفت

اسکے ہاتھ پر سے ڈھیلی ہوئی۔اس نے بے بسی سے اسکے چہرے کو دیکھا اور رخ موڑ کر وہاں سے

جانے لگا۔

"کیوں؟؟کیا ہوا؟؟؟"وہ تیزی سے آگے بڑھی۔

"ہم بعد میں بات کرتے ہیں۔۔"تھوک نگلتے ہوئے وہ بولا اور وہاں سے جانے ہی لگا تھا کہ وہ اسکے سامنے آکھڑی ہوئی۔

"نہیں۔۔۔بعد میں کیوں؟؟ابھی بات کرو۔۔"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"ہٹو راستے سے۔۔"وہ اسکے پاس سے ہو کر گزرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر وہ تھی کہ راستے سے ہٹ ہی نہیں رہی تھی۔

"کیا چاہتی ہو تم آخر؟؟"آخر وہ چیخ کر بولا۔

"سکون چاہتی ہوں میں۔۔۔سکون۔۔جو کہ یہاں ایک لمحے کے لیے بھی مجھے میسر نہیں ہے۔"

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

اسکا دکھ ابھی بھی اپنی جگہ تھا۔

"تمہاری وجہ سے بے سکون ہو کر تو میں رہ گیا ہوں۔۔ اور تم کہہ رہی ہو۔۔ "اس سے پہلے وہ مزید بولتا اس نے اسکی بات کاٹی۔

"تو کہہ رہی ہوں ناں کہ چھوڑ دو مجھے۔۔۔ "لب بھینچ کر وہ بولی تو اس نے قدرے ناگواری سے اسے دیکھا۔

"یہ اتنا آسان ہے؟؟ "لہجے میں نرمی آئی تھی۔

"ہاں۔۔ تم شوبز کے لوگوں کے لیے کیا مسئلہ ہے بھلا؟ مجھے چھوڑ بھی دو گے تو کیا فرق پڑے گا؟ "کندھوں کو اچکا کر سوال بھری نگاہیں لیے وہ بولی۔

"آئی ایم سوری۔۔ "وہ ذرا آہستہ سے بولا۔

"ک؟ کیا؟؟ کیا کہا؟؟"

"آئی سیڈ ایم سوری۔۔ تیمور کی وجہ سے ہم میں جو غلط فہمی ہوئی۔۔ میں اس پہ تم سے۔۔ "گہری لمبی سانس لیے

اس نے اسے دیکھا اور پھر آنکھیں بند کرتے ہوئے دوبارہ کھولیں۔

"میں اس میں تم سے معافی مانگتا ہوں۔۔ "خلافِ طبیعت اس نے کہا تھا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE

عادل اور وہ بھی معافی۔۔ عجیب تھا یہ سب۔۔ ایک لمحے کے لیے تو وہ اپنی آنکھیں جھپکانا ہی بھول گئی تھی۔

-Explore, Dream and Read

"تیمور کو تھپڑ کیوں مارا تم نے؟؟ "اگلے لمحے ہی اس نے سوال کیا۔

"جھوٹ بولا اس نے۔۔"

"جھوٹ؟؟ اس کے مطابق تو وہ اداکاری کر رہا تھا۔ "

"ایک ہی بات ہے۔۔ "تنگ آ کر وہ بولا۔

lg@aestheticnovels.online

"تو خود کو جھوٹا کیوں نہیں کہتے؟ "ذو معنی انداز میں وہ بولی تو اس نے غضب آلود نگاہیں لیے اسے دیکھا۔

"اداکاری کرنا میرا پیشن ہے۔۔"

"ہاں تو اسکا بھی تو پیشن ہے۔۔ اس نے بھی تو وہی کی۔۔ لیکن تم نے اسے تھپڑ کیوں مارا؟؟ "اسکا سوال ابھی بھی وہی تھا۔

"کیوں کہ اس نے عادل خان کی بیوی کو اپنی اِس اداکاری میں استعمال کیا ہے۔۔ ہم دونوں میں غلط فہمی کو پروان چڑھانے کی کوشش کی ہے۔۔ "آخر بے ضبط ہو کر وہ بول اٹھا۔

وہ جتنی سنجیدگی سے بول رہا تھا، دیکھ کر عروہ کی ہنسی چھوٹ گئی۔ وہ بے ساختہ ہنس پڑی۔

"تو بیوی مانتے ہو تم مجھے؟؟ "ایک بار پھر سے قہقہہ لگا کر وہ ہنسی تو اس نے بھنویں سکیڑ کر اسے دیکھا۔

"تو بیوی پہ ذرا سا بھی یقین نہیں تمہیں۔۔ تیمور نے جو کچھ کہا تم نے مان لیا۔۔ اور جو کچھ میں کہتی رہی تم نے وہ سنا تک نہیں۔۔ "زخمی مسکراہٹ لیے اس نے شکوہ کناں لہجے میں کہا۔

اسکی آنکھوں میں چھپی شکایت اسکے سامنے اسے چھوٹا کر گئی تھی۔

"کہہ تو رہا ہوں۔۔ آئی ایم سوری۔۔ "

اس نے نظر بھر کر اسے دیکھا۔ اسکے چہرے پہ واقعی پریشانی کے ساتھ ساتھ شرمندگی کے آثار بھی نمایاں تھے۔

"ایک شرط پہ۔۔۔ "کچھ سوچتے ہوئے وہ بولی۔ "تیمور کو معاف کر سکتے ہو؟؟"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

جواباً اس نے نا سمجھی والے انداز میں اسے دیکھا۔

"سمپل سی بات ہے۔۔ تیمور آرہا ہے یہاں تم سے معافی مانگنے۔۔اسے معاف کر دو گے تو سمجھو تمہیں عروہ کی معافی بھی مل گئی۔ "

اس نے ہڑبڑا کر اسے دیکھا جو اپنی معافی کو اسکی معافی سے منسوب کر رہی تھی۔وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ آخر عروہ تیمور کے لیے یہ سب کیوں کہہ رہی ہے؟شک پیشانی پہ صاف جھلکنے لگا تھا جسے عروہ اچھے سے بھانپ چکی تھی۔

"تمہاری سوچ کا اب میں کچھ کر نہیں سکتی۔۔ "خود ساختہ انداز میں جیسے ہی وہ بولی تو عادل نارمل ہوا۔

"وہ تمہارا بہت اچھا دوست ہے۔۔میں نہیں چاہتی کہ تم میری وجہ سے اس کے ساتھ یوں بگاڑو۔۔"

وہ اتنی سمجھ بوجھ بھی رکھتی ہے؟اسے اس لمحے اندازہ ہو رہا تھا۔

"کیا وہ مجھ سے معافی مانگے گا؟؟ "اسے حیرانی تھی کہ تیمور اس سے معافی مانگے گا؟کیونکہ آج تک دونوں کے

مابین بہت سی لڑائیاں ہوئیں لیکن معافی تلافی والی بات آج تک نہیں ہوئی تھی۔دونوں بناء معذرت کیے ہی ایک دوسرے کے لیے دل صاف کر لیتے تھے۔

"معافی کا تو مجھے پتہ نہیں۔۔البتہ وہ یہاں آرہا ہے۔۔"

اگلے ہی لمحے دروازے پہ بیل ہوئی اور وہ وہاں آموجود ہوا۔نظریں جھکائے وہ دونوں کے سامنے کسی مجرم کی

طرح کھڑا تھا۔عروہ نے نظروں کے اشارے سے عادل کو پیش قدمی کے لیے کہا تو وہ خاموشی سے آگے بڑھا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

باب نمبر 28

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore Dream and Read

تیمور نظریں جھکائے آنسو بہار ہا تھا اور عادل اسکے سامنے کھڑا کسی ہیرو کی طرح منہ بنا کر اسے دیکھ رہا تھا۔ دونوں میں سین تو جذباتی قسم کا چل رہا تھا لیکن دونوں ہیرو اور ہیروئن سے کم نہیں لگ رہے تھے۔ ضبط کے باوجود بھی عروہ کی ہنسی نکل پڑی۔ دونوں نے نظریں گھما کر بے ساختہ اسکی طرف دیکھا جو اپنے منہ پہ ہاتھ رکھے اپنی ہنسی کنٹرول کر رہی تھی۔

"سوری۔۔ "معذرتانہ انداز میں اس نے کہا تھا۔

عادل بھی نیم انداز میں مسکرا دیا تھا۔ "اوئے۔۔ چل بس کر۔۔ اب۔۔ نکل آ اپنی اداکاری سے باہر۔۔ "

اسکے بازو پہ ہاتھ مارتے ہوئے اس نے ذرا ڈپٹ کر کہا تو اس نے خشمگیں نگاہیں لیے اسے دیکھا۔

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"چل آجا۔۔سینے سے لگ جا میرے یار۔۔۔ "فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے عادل نے اپنی بانہوں کو کھولا تو تیمور اس سے بغل گیر ہوا۔

"عادل۔۔آئی ایم سوری۔۔ "وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑا تھا۔

ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ وہ تیمور کو اتنا جذباتی دیکھ رہا تھا۔"چپ کر جا میرے باپ۔۔ "اسے اپنے سینے سے الگ کرتے ہوئے وہ عاجز آکر بولا۔

"کرتا ہوں صبح تمہاری بات بھی۔۔ماہ پارہ شیخ کے ایکس بوائے فرینڈ کا رول ہے۔۔کر لوگے؟؟ "کہتے ہی وہ دبے دبے انداز میں ہنسا۔

عروہ دونوں کی شرارتی گفتگو سے خوب محظوظ ہو رہی تھی۔

"واہ۔۔باس۔۔واہ۔۔خود تو ماہ پارہ شیخ کے ہیرو ہو اور ہمارے لیے ایکس بوائے فرینڈ کا کردار۔۔چلو کوئی نہیں۔۔کر لیں گے۔۔ "وہ قدرے تصرف سے مسکرایا تھا۔

"ماہ پارہ شیخ کا ہیرو۔۔ "یہ الفاظ اسکے کانوں میں چبھن سی پیدا کر گئے۔ایک جلن اسکے دل میں پیدا ہونے لگی تھی مگر اگلے ہی لمحے اس نے خود کو نارمل کیا اور دونوں کو خوش دیکھ کر مسکرانے لگی۔

دونوں دوستوں کی ناراضی چند گھنٹوں کی تھی جو کہ اب یکسر ختم ہو گئی تھی جیسے کچھ تھا ہی نہیں۔

دونوں نے ایک ساتھ سیلفی لی اور انسٹا پہ اپ لوڈ کی۔جیسے ہی سیلفی انسٹا گرام اسٹوری پہ اپلوڈ ہوئی ٹی وی پہ گردش کرتی تمام خبریں ٹھنڈی پڑ گئیں۔تمام یوٹیوبرز کو منہ کی کھانی پڑی۔

☆☆☆☆☆☆

بیڈ کراؤن کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھی وہ موبائل پہ عادل خان کا انسٹا اکاؤنٹ اسکرال کر رہی تھی۔جب سے وہ اسکی زندگی میں آیا تھا اس نے کبھی اسکی ذاتی زندگی میں جھانکنے کی کوشش نہیں کی تھی مگر آج ستارہ بیگ کے گروہ کے ساتھ ہوئی لڑائی اور تیمور کے منہ سے ماہ پارہ شیخ کا ذکر سن کر وہ اسکا انسٹا اکاؤنٹ چیک کرنے پہ

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

مجبور ہو ہی گئی۔ جیسے جیسے وہ اسکرال کر رہی تھی، حسد اسکی آنکھوں سے واضح ٹپکنے لگا تھا۔ اسکی ہر

ہیروئن کے ساتھ تصویر کو دیکھ کر اسے چبھن سی ہو رہی تھی۔ اگلے ہی لمحے اس نے موبائل کو لاک لگایا اور خود سے کہیں دور پھینک دیا۔

"نہیں عروہ۔۔ تم ایسا نہیں سوچ سکتی۔۔۔ دور رکھو خود کو اس سب سے۔۔ "بڑبڑاتے ہوئے اس نے اپنے ذہن کو جھٹک کر نارمل کیا اور پھر کورس کی کتابیں کھول کر پڑھائی میں محو ہو گئی۔

دوسری طرف آج جو کچھ ہوا تھا اسکا اسے بے حد افسوس تھا۔ عروہ پہ بلاوجہ اس نے غصہ کیا تھا۔

آج پہلی مرتبہ وہ عروہ کے بارے میں سنجیدگی سے سوچ رہا تھا۔ ورنہ تو جیسے ہی وہ تھکا ہارا ہوتا بستر پہ لیٹتے ہی نیند کی گہری وادی میں چلا جاتا مگر آج سب کچھ اسکے برعکس ہو رہا تھا۔ وہ عروہ جس سے

وہ پیچھا چھڑوانا چاہتا تھا، آج وہ اسکے بارے میں فراغت سے سوچ رہا تھا۔

"وہ لڑکیاں مجھے بُلی کر رہی تھیں۔ "اسکے دماغ میں عروہ کی کہی باتیں منڈلانے لگی تھیں جو اس نے ستارہ بیگ کے گروہ کے حوالے سے اسے بتائی تھیں

۔

"کچھ تو کرنا پڑے گا۔۔ روز روز ایسا چلتا رہا تو اسکی پڑھائی پہ اثر پڑے گا۔۔ "وہ خاصی گہری سوچ میں محو ہوا تھا مگر اگلے ہی لمحے اس نے کچھ کرنے کی ٹھانی تھی۔ وہ اٹھا اور عروہ کے کمرے کے باہر آ کھڑا ہوا۔ اس سے پہلے وہ دستک دیتا اسے اندر سے اسکے سبق یاد کرنے کی آواز صاف آ رہی تھی۔

وہ پرنسپلز آف مینیجمنٹ کو یاد کر رہی تھی۔ بچوں کی طرح وہ رٹا لگاتے ہوئے سبق یاد کر رہی تھی کہ

آوازیں اسکے کمرے سے باہر تک آ رہی تھیں۔ جیسے ہی دستک دینے کی غرض سے اس نے دروازے پہ ہاتھ رکھا تو دروازہ اپنے آپ سرک گیا۔ کمرے کے اندر وہ چکر لگاتے ہوئے اپنا سبق یاد کر رہی تھی۔

"افوہ۔۔۔ مسئلہ کیا ہے عروہ تمہارا۔۔ یاد کرو گی تو یاد ہو گا ناں۔۔ فوکس۔۔ فوکس۔۔۔ جسٹ فوکس۔۔ "کتاب کو ہاتھ میں پکڑے وہ اپنے سر پہ ہاتھ مارتے ہوئے خود کو جھنجوڑ رہی تھی۔ اسے خود کے ساتھ الجھتا دیکھ کر عادل محظوظ ہوئے بنا نہ رہ سکا۔ وہ اس سے بات کرنے کے لیے ارادی طور پہ

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

یہاں آیا تھا لیکن اب وہ دروازے پہ کھڑا ہو کر اسکی حرکتوں سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔

"یہ یاد کیوں نہیں ہو رہا۔۔ "آخر تھک ہار کر اس نے کتاب میز پہ رکھی اور آئینے کے سامنے

جا کھڑی ہوئی۔

"کیا خاک یاد ہو گا تمہیں؟ حالت دیکھو ذرا اپنی۔۔ بھڑ کس نکلا ہوا ہے تقریباً۔۔ "اس نے اپنے

بندھے بالوں کو کھولا جو خاصے الجھے ہوئے تھے۔ بالوں کی ایک لٹ جیسے ہی اسکے ناک کو چھوئی تو

اس نے پھونک مار کر اسے اڑایا۔

اب کمرے میں مکمل طور پہ خاموشی چھا گئی تھی۔ اندر سے اب کسی کی کوئی آواز نہیں آرہی تھی۔

"کہاں گئی؟؟ "عادل نے خود سے سوال کیا اور تھوڑا آگے کو ہو کر کمرے میں جھانکا جہاں آئینے کے سامنے اب کسی کا کوئی وجود نہیں تھا۔

"حیرت ہے؟ کہاں غائب ہو گئی یہ؟؟ "اسے اچھنبا ہوا تھا۔"اوہ۔۔ واش روم۔۔ "اچانک اسے یاد آیا کہ اسکے کمرے میں ایک عدد واش روم بھی ہے، وہ وہاں بھی جا سکتی ہے۔ اسے اپنے دل میں اسکے لیے فکر پیدا ہوتی محسوس ہو رہی تھی اور یہی احساس اسکے دل کو سکون بخش رہا تھا۔

"جانتا ہوں عروہ۔۔ آج جو کچھ ہوا اسکی وجہ سے تمہاری پڑھائی کافی ڈسٹرب ہوئی ہے۔۔ لیکن آج کے بعد میں

ایسا ہونے نہیں دوں گا۔۔ "تہیہ کرتے ہوئے دل میں خود سے سرگوشی کرتے ہی وہ وہاں سے جانے ہی والا تھا کہ اسے عروہ ایک بار پھر سے آئینے کے سامنے کھڑی نظر آئی۔ وہ ہاتھ

ٹاول پہنے سر کے گیلے بالوں کو وہ ہاتھوں سے سلجھاتے ہوئے سنبھال رہی تھی۔ ایک لمحے کے لیے تو وہ اسکی گہری کالی زلفوں میں کہیں محو ہو کر رہ گیا تھا جو اسکی کمر تک کو چھو رہی تھیں۔ وہ اسکے حصار میں گرفتار ہونے لگا تھا۔ جیسے ہی عروہ نے ہاتھ ٹاول ہٹایا تو اس نے اپنا سر جھٹک کر خود کو نارمل کیا اور وہاں سے آناً فاناً غائب ہو گیا۔

"یہ غلط ہے عادل۔۔ بدتمیزی ہے۔ "اسکے کمرے سے اپنے کمرے تک آتے ہوئے وہ خود کو کوسنے لگا تھا۔

lg@aestheticnovels.online

ابھی اس نے ٹاول ہٹایا ہی تھا کہ اسکا دھیان دروازے پہ پڑا۔ اس نے فوراً سے ٹاول ٹھیک طرح سے اوڑھا اور جا کر دروازہ بند کیا۔ "یہ کھلا کیسے رہ گیا؟" مضطرب تو وہ ہوئی تھی لیکن اپنی غفلت

جان کر اس نے خود کو خاصا ملامت کیا۔

"ریلیکس عروہ۔۔۔ ریلیکس۔۔ دو لوگ تو ہو تم یہاں۔۔ مسٹر عادل خان تو اس وقت نیند کی گہری

وادی میں گشت کر رہے ہونگے۔۔ تم خوامخواہ۔۔ "اب وہ اپنے بالوں پہ کنگھی کر رہی تھی۔

دوسری طرف وہ اسکا جو روپ دیکھ چکا تھا اسکے جذبات مچل سے گئے تھے۔ وہ کوئی عام لڑکی تو تھی نہیں اور نہ ہی اسکے لیے نامحرم۔۔ محرم تھی اسکی۔۔ جذبات مچل بھی جاتے تو گناہ کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا۔

☆☆☆☆☆☆☆

علی الصبح جیسے ہی وہ یونیورسٹی کے لیے تیار ہو کر باہر آئی تو ناشتہ اسکا منتظر تھا۔ اسے حیرانی ہوئی تھی کہ میز پہ لوازمات انتہائی شاندار طریقے سے رکھے گئے ہیں۔ دھیرے دھیرے قدم بڑھاتے ہوئے وہ کچن میں آئی جہاں خالہ کرسی پہ بیٹھے چائے میں رس ڈبو کر کھا رہی تھیں۔

"آپ نے خوامخواہ اتنا تکلف کیا۔۔ میں کینٹین سے کھا لیتی۔۔ کل بھی آپ نے ٹفن۔۔ "

"یہ سب میں نے نہیں۔۔ عادل بابا نے بنایا ہے۔۔ "اس کے الفاظ ادھورے رہ گئے جب خالہ بولیں۔

اسکا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔ "عادل۔۔ سیریسلی؟؟ "اس نے فوراً سے اپنا سر جھٹکا۔

"ہاں۔۔ کیا ہوا؟ آپکو نہیں پتہ۔۔ عادل بابا بہت اچھا کھانا بناتے ہیں۔۔ "خالہ نے جیسے ہی عادل کی

تعریفوں کے پل باندھنا شروع کیے وہ ناگواری سے منہ بنائے باہر ڈائننگ ہال میں آ گئی تھی۔

جیسے ہی وہ باہر آئی اسے عادل ڈائننگ ٹیبل کے پاس کھڑا نظر آیا۔ ہاتھ میں ٹاول لیے وہ اپنے گیلے

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

بالوں کو خشک کر رہا تھا۔ اسکی نظریں اس پہ جا ٹھہری تھیں۔ اس قدر روشن چہرہ تھا اسکا۔ گیلے بالوں کی لٹیں اسکے ماتھے کو چھو رہی تھیں اور اسکی زیبِ تن کی سفید شرٹ اسکی آنکھوں کے لیے راحت بخش ثابت ہوئی تھی۔

"بیٹھو ناشتہ کرو۔۔ "ٹاول ایک طرف رکھتے ہوئے اس نے ایک کرسی پیچھے کو کھسکائی اور اس پہ بیٹھ گیا۔

وہ وہیں کی وہیں بدستور کھڑی تھی۔ تبھی اس نے آئی برو اچکا کر آنکھوں کے اشارے سے کندھے

اچکا کر اس سے نہ بیٹھنے کی وجہ جاننے کی کوشش کی۔ اگلے ہی لمحے اس نے اپنی آنکھیں جھپکائیں اور

ایک کرسی پیچھے کو کھسکاتے ہی اس پہ براجمان ہوئی۔

اس نے گہری محبت سے اس پہ نگاہ ڈالی۔ آج اسکی آنکھوں میں اسے اپنے لیے کچھ عجیب سا محسوس ہوا تھا جسے وہ سمجھنے سے قاصر تھی۔ لیکن اسکی چھٹی حس اسے کچھ پیغام ضرور دے رہی تھی لیکن وہ تھی کہ لاپرواہی کا مظاہرہ کر رہی تھی۔

"اتنا سب کیوں بنایا ہے تم نے؟ "میز پہ پڑے ناشتے کی جانب نگاہ کیے وہ بولی۔

"اتنا سب کہاں ہے؟ یہ میٹھے بریڈ ہیں۔۔ یہ لسی ہے۔۔ اور یہ چائے۔۔ اور یہ رہا پراٹھا انڈہ۔۔ تمہارا

فیورٹ۔۔ "سبھی لوازمات کی طرف ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے وہ اسے بتا رہا تھا۔

"تم کیسے جانتے ہو کہ پراٹھا انڈہ میرا فیورٹ ہے؟ "تجسس آمیز لہجے میں اس نے پوچھا۔

"بس دیکھ لو۔۔ اب ساتھ رہنا ہے تو پتا تو لگانا پڑتا ہی ہے ناں۔۔ خیر۔۔ تم آم کھاؤ ناں۔۔ گٹھلیاں

کیوں گن رہی ہو؟ "مذاحیہ انداز میں وہ بولا تھا۔

"نہیں۔۔ اس سب کی ضرورت نہیں تھی۔۔ مجھے لیٹ ہو رہا ہے۔۔ تیمور آ گیا ہو گا۔۔ "بناء کھائے ہی وہ اٹھی تھی۔

"وہ نہیں آئے گا۔۔ "وہ مزے سے ناشتہ کرتے ہوئے ذرا بے نیازی سے بولا تھا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

اسکے جاتے قدم رکے تھے۔"کیا؟ کیا مطلب نہیں آئے گا؟؟ "بھنویں سکیڑ کر اس نے سوالیہ نگاہیں لیے پوچھا۔

"ارے۔۔بیٹھ جاؤ۔۔اتنا بھی برا ناشتہ نہیں ہے۔۔دیکھو ذرا خاص تمہارے لیے پراٹھے بنائے ہیں میں نے۔۔اور تم ہو کہ۔۔ "اسکے سوال کو اس نے پوری طرح سے نظر انداز کر دیا تھا جو کہ عروہ کو ایک آنکھ نہیں بھایا تھا۔

"میں نے کچھ پوچھا ہے تم سے۔۔ "دانتوں کو سختی سے بھینچے وہ بولی تھی۔

"ناکوں چنے چبانے کی ضرورت نہیں مسز۔۔ناشتہ بنایا ہے۔۔کھالو۔۔شاید تمہارا دماغ کام کر جائے۔ "اسکے غصہ کے پیشِ نظر وہ خود کو پر سکون ہی رکھے ہوئے تھا۔

"مسٹر عادل خان۔۔مجھے یونیورسٹی سے لیٹ ہو رہا ہے۔۔تو آپ بتائیں گے کہ مجھے کیسے جانا ہو گا؟؟ "ایک ایک لفظ چبا چبا کر اس نے پوچھا تھا۔

اس نے آخری نوالہ منہ میں ڈالا اور خالہ کو آواز لگائی۔"لنچ باکس لے آیئے گا۔۔ "

اگلے دو منٹ میں ہی خالہ لنچ باکس لے آئیں۔اس نے انکے ہاتھ سے لنچ باکس لیا اور اس میں پراٹھا انڈہ اور میٹھے بریڈ رکھتے ہی بند کیا۔

وہ جتنی نفاست سے رکھ رہا تھا عروہ بھی حیران تھی۔"اتنا کھانے کے بعد اب یہ بھی لے کر جائے گا۔۔پیٹو کہیں کا۔۔ "اسے گھور کر دیکھتے ہوئے وہ اندر ہی اندر ابل رہی تھی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

اس سے پہلے وہ کچھ بولتی اس نے اسکے کندھے پہ لٹکا بیگ اسکے کندھے سے کھینچ کر اتارا اور اس میں لنچ باکس رکھ دیا۔

وہ ہکا بکا رہ گئی تھی۔"یہ۔۔ "اس سے پہلے وہ شدید ردِ عمل کا اظہار کرتی اسکی نگاہیں خالہ پہ جا

ٹھہریں جو عادل کی اس حرکت پہ دبے دبے انداز میں مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھیں۔

تھوک نگلتے ہوئے اس نے خود کو نارمل کیا۔

"خالہ ایک بوتل بھی لے آتیں۔۔"

lg@aestheticnovels.online

خالہ نے فوراً سے اپنی آنکھیں جھپکائیں اور کچن میں بوتل لینے چلی گئیں۔

"میں لسی نہیں پیتی۔۔"

"اوہ۔۔ تبھی تمہارا دماغ کام نہیں کرتا۔۔ "وہ دبے انداز میں بولا تھا لیکن اسے صاف سنائی دے گیا تھا۔ تبھی اس نے گھوری ڈال کر اسے دیکھا ہی تھا کہ خالہ بوتل لے کر آ گئیں۔

اسے اس قسم کی حرکتیں کرتا دیکھ کر اسکے صبر کا پیمانہ لبریز ہو رہا تھا لیکن وہ خود کو ضبط کیے ہوئے تھی۔

"اچھا یہ لو۔۔۔ میں بس۔ دو منٹ میں آ رہا ہوں۔۔ "بوتل اسکے ہاتھ میں تھماتے ہی وہ اپنے کمرے میں گیا۔

تقریباً پانچ منٹ بعد ہی وہ باہر آ چکا تھا۔"چلو۔۔ جانا نہیں۔۔"

بے بسی سے وہ اسکا منہ تکنے لگی۔

"چلو۔۔ پھر کہو گی کہ دیر ہو گئی۔۔ "وہ اسی کے انداز کی نقالی کرتے ہوئے بولا تو وہ جل بُھن کر رہ گئی۔

"تم جانتے بھی ہو کہ۔۔۔ "اس سے پہلے وہ بولتی اس نے اسے خوب آنکھیں دکھائیں۔ اس کی کن آکھیاں خالہ پہ تھیں جو دونوں میں ہوتی تکرار سے محظوظ ہو رہی تھیں۔

"چلیں۔۔۔ "اس نے ذرا زور دے کر کہا تو وہ چڑ کر آگے بڑھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

باب نمبر 29

AESTHETICNOVELS.ONLINE
Explore, Dream and Read

"تم اچھے سے جانتے ہو کہ یونیورسٹی میں میرا مذاق بنتا ہے پھر بھی۔۔ "وہ تقریباً رونے کو تھی۔

وہ بولتی چلی جارہی تھی لیکن وہ تھا کہ اسے برابر اگنور کیے جارہا تھا۔ اسکا پورا دھیان سامنے سڑک پہ تھا۔ صبح کے ساڑھے آٹھ بج رہے تھے۔ کراچی کی بے ہنگم ٹریفک میں ساتھ ساتھ اسکی باتیں سنتے ہوئے گاڑی چلانا کوئی آسان کام نہیں تھا۔ وہ جیسے جیسے بول رہی تھی اسکے خاصی کوفت ہو رہی تھی۔

"مسٹر عادل خان۔۔ پلیز۔۔ مجھے یہیں اتار دیں۔۔ میں رکشہ لے کر چلی جاؤں گی۔۔ "

اب کہ عادل نے گاڑی کے ڈیش بورڈ پہ پڑے ٹشو کو اٹھایا اور اسے انگلیوں کی مدد سے مسل کر

اپنے کانوں میں ٹھونسا۔ اسے ایسا کرتا دیکھ کر وہ چونک اٹھی تھی۔

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"یہ کیا طریقہ ہے تمہارا۔۔ کیوں تنگ کر رہے ہو مجھے۔۔ ابھی کل تم نے مجھ سے معافی مانگی ہے اور آج۔۔۔"

وہ بولتی چلی جا رہی تھی اور اسکی آواز اسکے کانوں میں پھر سے آ رہی تھی۔ تنگ آ کر اس نے ٹشو کانوں سے نکال کر گاڑی کے شیشے سے باہر پھینکا۔

"وِل یو پلیز۔۔ اسٹاپ اِٹ؟؟" ذرا سختی سے لب بھینچے وہ بولا تو وہ روہانسی ہوئی۔

"اب رعب جماؤ گے تم مجھ پہ۔۔ سمجھ گئی سب میں۔۔ سب سمجھ گئی۔۔"

سوالیہ نگاہیں لیے عاجز آ کر اس نے عروہ کو دیکھا تو وہ مزید بولی۔"تم مجھے زچ کرنا چاہتے ہو۔۔ سب کے سامنے میرا مذاق بنانا چاہتے ہو۔۔ اسی سے تم خوش ہو گے ناں؟"

"بول دیا؟ کہ کچھ اور؟؟" اس نے گاڑی کو یونیورسٹی کے باہر روکا اور اسکی طرف نگاہ کیے بولا۔

"کچھ نہیں۔۔۔ "زچ ہو کر وہ گاڑی سے اتری۔"پلیز چلے جاؤ اب یہاں سے۔۔ اس سے پہلے کوئی

دیکھے اور میرا پھر سے مذاق بنے۔۔ جاؤ یہاں سے۔۔ "اترتے ہی اس نے ملتجی نگاہیں لیے ہاتھ جوڑ کر کہا تو اس نے ڈیش بورڈ پہ پڑے اپنے سن گلاسز اٹھائے اور اسے آنکھوں پہ سیٹ کیے گاڑی سے

باہر آیا۔

یہ سب کیا ہونے جا رہا تھا؟ اسکے اندر آگ کا سمندر غوطے کھانے لگا تھا۔ وہ اندر ہی اندر ابل رہی تھی لیکن اسکی آنکھوں سے آگ کے شرارے واضح محسوس ہو رہے تھے۔ وہ جس قدر غصے میں تھی تو عادل اسی قدر پر سکون تھا۔

اگلے ہی لمحے اس نے اسکا ہاتھ پکڑا اور یونیورسٹی کے مین گیٹ سے اندر داخل ہوا۔"یہ سب۔۔"

اس نے بولنا چاہا ہی تھا کہ اس نے اپنے ہاتھ کی گرفت اسکے ہاتھ پہ اور مضبوط کر لی۔

"آج یہ مذاق ختم کرنے آیا ہوں تمہارے ساتھ۔۔ "اس نے ذرا آہستگی سے اسکے کان میں سرگوشی کی تو اس نے آنکھیں پھیلا کر اسے دیکھا جو اسکے ساتھ چلتے ہوئے کسی ہیرو سے کم نہیں لگ رہا تھا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

ستارہ بیگ کا گروہ جو ٹھٹھے بازی میں محو تھا جیسے ہی ان سب کی نگاہ عروہ پہ پڑی جو آج چادر لیے

عادل خان کے ہمراہ اسکے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے آ رہی تھی، سب کی سب اسے عادل خان کے ساتھ دیکھ کر دنگ رہ گئیں۔

عادل کو وہ جاگتی آنکھوں سے پہلی بار اپنے سامنے لائیو دیکھ رہی تھیں۔ اسکی پرکشش شخصیت جتنی ٹی وی پہ دل کش لگتی تھی، اس سے کہیں زیادہ اسکا حسن وجمال سب کو سحر زدہ کر گیا تھا۔ سبھی اس پہ فریفتہ ہو کر رہ گئی تھیں۔

"یہ سب ہیں؟؟ "جیسے جیسے وہ ان دونوں کے قریب آ رہی تھیں عادل نے ذرا آگے کو ہو کر عروہ کے کان میں سرگوشی کی تو اس نے اثبات میں بے بسی سے سر ہلایا۔

"عادل خان۔۔ آ۔۔ آپ۔۔۔ یہاں۔۔۔ "ستارہ بیگ اپنے کندھے پہ بکھرے بالوں کو فوراً سے سیٹ کرتے ہوئے اسکے سامنے آئی۔ جیسے جیسے وہ ادا سے اپنی ادائیں دکھا رہی تھی عروہ کا پارہ چڑھنے لگا تھا

اسکا اندازہ عادل کو تب ہوا جب اس نے اپنے ہاتھ کی ہتھیلی پہ عروہ کے غصہ سے پیوست ہوتے

ناخن محسوس کیے۔ اسکے ایک نظر دیکھ کر وہ قدرے استحقاق سے مسکرایا۔

"بھروسہ رکھو۔۔۔ مسز۔۔ "اس نے اسکے کان کے قریب جا کر جیسے ہی سرگوشی کی تو اس نے بھنویں سکیڑ کر اس پہ نگاہ ڈالی۔ ابھی بھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس سے کیا کہنا چاہ رہا ہے۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
Explore, Dream and Read

"آیئے ناں۔۔ کیا لیں گے؟؟ چائے کافی؟ یا کولڈ ڈرنک؟؟ جاؤ۔۔ فروا۔۔ جا کر کولڈ ڈرنک لے کر آؤ۔۔ "ستارہ بیگ نے مٹک مٹک کر پوچھتے ہی اپنی دوست سے تحکم آمیز انداز میں کہا۔

"نہیں اس کی ضرورت نہیں۔۔ تو آپ۔۔ ستارہ بیگ ہیں؟؟ "

"ج۔۔ جج۔۔ جی۔۔۔ عروہ نے آپکو بتایا تو ہو گا میرے بارے میں۔۔ ہاں؟ "اب کہ اس نے عروہ پہ نگاہ ڈالی جس کی آنکھوں سے آگ کے شرارے پھوٹ رہے تھے۔

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"وہ۔۔ہم میں تو مذاق چلتا رہتا ہے۔۔کیوں عروہ؟ "مصنوعی انداز میں ہنستے ہوئے اس نے منمنا کر عروہ کو دیکھا۔

"یہ کیسا مذاق ہوا مس ستارہ بیگ؟ عادل خان کی بیوی کو آپ سرِ عام پریشان کر رہی ہیں۔۔بولی کر

رہی ہیں۔۔یہ تو غلط بات ہے ناں۔۔ "اس نے تفہیمی انداز میں کہا تھا لیکن لہجے میں تنبیہہ واضح جھلک رہی تھی۔

"ارے۔۔۔نہیں۔۔بالکل بھی نہیں۔۔ہم سب تو آپکی فین ہیں سر۔۔آپکی بیوی سر آنکھوں پہ۔۔ "سر کو ذرا خم دے کر وہ بولی تھی۔

"میری بیوی کو اگر بھابھی سمجھیں گی تو زیادہ اچھا ہو گا۔۔ "اسکی ذو معنی بات سن کر وہ ہڑبڑا اٹھی۔

"وہاٹ؟؟بھابھی؟؟ "

"کیوں کیا ہوا؟؟کچھ برا کہہ دیا میں نے؟؟ "اب کہ وہ نیم انداز میں مسکرایا۔

اسکی ان سب حرکتوں سے اب عروہ عاجز آچکی تھی۔اسے خود پہ غصہ آرہا تھا کہ آخر اس نے کیونکر عادل کو ستارہ بیگ کے بارے میں بتایا۔

"چلیں۔۔مسز۔۔آپکی کلاس کا وقت ہو گیا ہو گا۔۔میں پرنسپل سے مل کر چلتا ہوں۔۔واپسی پہ دو بجے ویٹ کروں گا۔۔آجائیے گا۔۔ "عروہ کے سر پہ موجود دوپٹے کو آگے کی طرف کھسکاتے ہوئے

وہ ذرا خمار آلود انداز میں بولا تو اس نے انگارہ ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھا۔

ستارہ بیگ اور اسکا گروہ تو آہیں ہی بھرتا رہ گیا۔جیسے ہی اس نے پرنسپل کے آفس کی دھمکی لگائی سبھی چونک اٹھیں۔

"نہیں۔۔نہیں سر۔۔پرنسپل سے کیوں ملنا ہے بھلا؟؟ "

"وہ اصل میں۔۔کچھ لوگ ہیں یہاں جو میری مسز کو پریشان کر رہی ہیں۔۔ "اس نے قدرے گہرے غور سے اس پہ نگاہ ڈال کر کہا۔صاف واضح ہو رہا تھا کہ وہ اسکے بارے میں ہی کہہ رہا ہے۔

"نہیں۔۔ہم ہیں ناں۔۔ہم دھیان رکھیں گے ناں۔۔کسی کی جرات جو آپکی مسز کو پریشان کریں۔۔ "وہ منت سماجت پہ اتر آئی تھی۔

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"آپ ہیں ناں۔۔" معنی خیز انداز میں اسے گھورتے ہوئے اس نے کہا تو وہ شرمندہ شرمندہ سی ہوئی۔

رابی جو دور کھڑی سارا منظر دیکھ رہی تھی، حیران ہوئے بنا نہ رہ سکی۔ عادل اور عروہ کے ساتھ۔۔ اور وہ بھی اسکے لیے ستارہ بیگ کے گروہ کو ڈھکے چھپے لفظوں میں تنبیہہ کر رہا ہے، واقعی حیران کن

بات تھی۔

اس نے چاہا کہ آگے بڑھ کر عادل سے بات کرے لیکن اس کے قدم آگے بڑھتے بڑھتے رُک سے گئے۔

"خیر۔۔ آپ کہتی ہیں تو میں پرنسپل کے آفس میں نہیں جاتا۔۔ لیکن میری مسز کو اگر پریشانی ہوئی تو آپ اچھے سے جانتی ہیں کہ ہم میڈیا کے لوگ۔۔ "نرم لہجے میں اس نے کہا تھا البتہ دھمکی واضح تھی۔

سبھی کا سانس خشک ہو کر رہ گیا۔ وہ جو کل تک زمین کی خدا بنی ہوئی تھیں آج ہاتھ پاؤں جوڑنے پہ

آگئی تھیں۔

اس نے عروہ کا ہاتھ چھوڑا اور واپس مڑا۔

"عروہ۔۔ اپنی جان ہو تم۔۔۔ کیا ہو گیا؟ مذاق کیا تھا یار۔۔ چلو آؤ۔۔۔ "ستارہ بیگ نے اسکا ہاتھ پکڑتے ہی ذرا

نرم لہجے میں کہا تو دور کھڑی رابی یہ سب دیکھ کر ہکا بکا رہ گئی۔ وہ جو کل تک اسے تنگ کر رہی تھیں آج کیسے اسکی جی حضوری کر رہی ہیں اور یہ سب عادل کی ہی مرہونِ منت تھا۔

عادل ایک لمحے کے لیے رُکا اور مڑ کر نگاہ ڈال کر ان سب کو دیکھا جو اب عروہ کے ساتھ پیار و محبت سے پیش آ رہی تھیں۔ پر سکون مسکراہٹ لیے وہ آناً فاناً وہاں سے نکلا ہی تھا کہ مین گیٹ کے

پاس اسے لڑکیوں کے ایک اور گروہ نے آگھیرا۔

"واہ۔۔ بھئی۔۔۔ بڑے ہی ٹھسکے ہیں تمہارے ہیرو کے۔۔ "ستارہ بیگ پہلے سے کم ناز و نخرہ ناک پہ

lg@aestheticnovels.online

سجائے اسکے قریب آکر بولی۔ اسکی نگاہیں پیچھے کی سمت دیکھ کر عروہ نے مڑ کر پیچھے دیکھا جہاں عادل کو لڑکیوں کے ایک گروہ نے آگھیرا تھا۔ کوئی اسکے ساتھ سیلفی لے رہی تھی تو کوئی آٹو گراف۔۔ اسکی نگاہیں ہنوز وہیں جمی رہ گئیں جہاں عادل ہنستے ہوئے سب کے ساتھ سیلفی لے رہا تھا۔

"ایک فری ایڈوائس دوں؟ دھیان رکھنا اپنے ہیرو کا۔۔ کہیں یہ نہ ہو۔۔ "ستارہ نے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھا اور اس کے قریب آکر شرارت بھرے لہجے میں کہتے ہوئے آنکھ مارتے ہی جملہ ادھورا

چھوڑا۔

رابی بناء دیر کیے آگے بڑھی۔ "چلو۔۔ کلاس کا ٹائم ہو رہا ہے۔۔ دفع کروان لوگوں کو۔۔ "اسکا ہاتھ پکڑتے ہی اس نے ستارہ بیگ کو منہ چڑھا کر دیکھا۔

"اوئے۔۔۔ ہیلو۔۔۔ صلح ہو گئی ہے ہماری۔۔ تم کچھ زیادہ ہی بن رہی ہو۔۔ "ستارہ بیگ ایک ہی جھٹکے میں آگے بڑھی۔

"اچھا۔۔ چلو چلو۔۔۔ صلح ہو گئی۔۔ اونہہ۔۔۔ "اس نے عروہ کا ہاتھ پکڑا اور اسے وہاں سے لے گئی۔

"یہ سب کیا تھا؟ وہ یہاں کیا کر رہا ہے؟ "

"پتہ نہیں مجھے تو۔۔ پاگل ہو جاؤں گی میں رابی۔۔ "کمرہ جماعت کی جانب جاتے جاتے وہ اپنا دکھڑا

اس سے بیان کرنے لگی۔

"کل تم نے ان سب کو بتا دیا کہ میں اسکی بیوی ہوں۔۔ اور آج یہ منحوس یہاں سب کو بتانے آگیا۔۔"

"سوری عروہ۔۔۔ لیکن کل حالات ہی کچھ ایسے ہو گئے تھے۔۔ کیا تم نہیں جانتی کہ کتنا بکواس کر رہی تھیں وہ۔۔ "اس نے فوراً سے اپنی پوزیشن واضح کی تھی۔

"لیکن مجھے یہ سمجھ نہیں آرہی کہ یہ یہاں کیا کر رہا تھا؟ "کمرہ جماعت میں آکر وہ سب سے پچھلی نشست پہ آبیٹھی۔

"پتہ نہیں مجھے۔۔۔ میں اس سے جتنا چھٹکارا پانے کی کوشش کر رہی ہوں۔۔ اتنا ہی اس سب میں

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

الجھتی جا رہی ہوں۔۔یقین مانو رات میں سبق تک یاد کرنے نہیں ہو رہا تھا۔۔ "وہ خاصے رونے والے انداز میں بولی تھی۔

"اچھا ریلیکس۔۔۔ "جیسے ہی کمرہ جماعت میں مس میگی کا داخلہ ہوا اس نے قدرے تسلی آمیز لہجے میں اس سے کہا۔

"ریلیکس کیا خاک ہونا ہے۔۔اب اس کو بھی بھگتنا باقی ہے۔۔"

عروہ نے کہنی مار کر اسے چپ کروایا اور پھر دونوں مس میگی کی طرف سے دیئے جانے والے لیکچر کی جانب ہمہ تن گوش ہوئیں۔اگلے ہی لمحے ستارہ بیگ کا گروہ وہاں آ پہنچا۔

مس میگی نے کڑی نگاہ ڈال کر ان سبھی کو دیکھا اور پھر ناگواری سے منہ بنائے اثبات میں سر ہلا کر

انہیں نشست پہ بیٹھنے کا کہا۔پوری جماعت کو اچھے سے اندازہ ہو رہا تھا کہ مس میگی کو ان سب کا

دیر سے آنا سخت ناگوار گزر رہا ہے لیکن وہ ان تمام بگڑی ہوئی لڑکیوں سے الجھ کر اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتی تھیں۔

دورانِ جماعت مس میگی کی طرف سے عروہ سے کوئی سوال وجواب نہیں کیا گیا تھا۔وہ بھی حیران تھی کہ وہ مس میگی جس کا اس سے سوال کیے بناء گزارا نہیں ہوتا تھا آج اسکی طرف دیکھ کر بڑی ہی محبت سے مسکرا رہی ہیں۔انکی نرم دلی اسے کچھ ہضم نہیں ہو رہی تھی۔

"نوٹ کر رہی ہو مس میگی نے مجھ سے کچھ پوچھا نہیں آج۔۔ "عروہ نے ذرا آہستگی سے رابی سے کہا تو رابی نے کہنی مار کر اسے چپ کروایا۔

"شش۔۔۔ادھر ہی دیکھ رہی ہیں۔۔۔چپ کر جا۔۔۔"

جماعت کا وقت اختتام پذیر ہوا تھا۔مس میگی نے ڈائس پہ رکھی اپنی ضروری چیزیں اٹھائیں اور

جماعت سے جاتے جاتے رکیں۔

"عروہ۔۔یو پلیز کم۔۔جسٹ فار اے منٹ۔۔"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

سبھی کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ستارہ بیگ کے گروہ نے بھی چونک کر مس مبگی کو دیکھا اور پھر ایک نگاہ عروہ پہ ڈالی جو خاصی کنفیوز ہوتے ہوئے اٹھی۔

مس مبگی جماعت سے باہر جاچکی تھیں۔

"اوئے۔۔سن۔۔ہیرو کی ہیروئینی۔۔۔ہماری شکایت نہ لگائی جاکے۔۔او۔۔کے۔۔اب تو تو جگر ہے ہماری۔۔۔ "ستارہ بیگ منہ میں ببل چبائے ذرا مٹک مٹک کر اسکے قریب آکر بولی۔

رابی نے قدرے غصیلی نگاہ اسکے چہرے پہ ڈال کر دیکھا۔وہ جس قدر غصے سے جھنجھنا رہی تھی ستارہ بیگ کا ایک پر زور قہقہہ بلند ہوا۔

"اوئے۔۔سمجھا اس کو ہیروئینی۔۔یہ خوامخواہ پنگا لینا چاہتی ہے ہم سے۔۔ "اب کہ وہ رابی کے

قریب آکر اسکا گال تھپتھپاتے ہوئے بولی تو رابی کو اور غصہ آیا۔

"چلو۔۔ "عروہ نے لب بھینچتے ستارہ بیگ کو دیکھا اور کمرہ جماعت سے باہر آئی جہاں مس مبگی

کھڑی اسکی منتظر تھیں۔

"یس میم۔۔ "ادب سے گردن جھکائے وہ بولی۔

"عروہ۔۔کوئی مسئلہ ہے؟کوئی پریشانی ہے؟"

"جی؟؟؟ "اس نے جھٹ سے گردن اٹھا کر انہیں دیکھا۔"ن۔۔ن۔۔نہیں۔۔نہیں تو۔۔ "اگلے ہی لمحے اس نے نفی میں گردن ہلائی۔

"امم۔۔۔اصل میں عادل خان کی کال آئی تھی مجھے۔۔ہزبینڈ ہیں وہ آپکے؟؟ "

انکا کیا سوال اسکا دماغ گھما گیا تھا۔اسکا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

باب نمبر30

"دیکھو عروہ۔۔ستارہ بیگ کے گروپ سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔۔ایک نمبر کی بگڑی ہوئی لڑکیاں ہیں۔۔ان کو سیریس لینے کی ضرورت نہیں۔۔"

وہ لب بھینچے اپنے غصے کو ضبط کیے مس میگی کی بات سن رہی تھی۔اسکے ساتھ کھڑی رابی بھی حیرانی سے مس میگی کی کہی باتوں کو سن رہی تھی۔

"عادل خان میرے ہزبینڈ کے دوست ہیں۔۔انہوں نے مجھ سے خاص ریکوئیسٹ کی ہے کہ آپکا

خیال رکھوں۔۔لیکن دیکھو عروہ۔۔تم بچی تو ہو نہیں۔۔ سمجھ رہی ہوناں کہ میں کیا کہنا چاہ رہی ہوں؟"

معنی خیز انداز میں کہتے ہوئے مس میگی نے پوچھا۔اسکی طرف سے گہری خاموشی تھی تبھی مس میگی مزید بولیں۔

"ستارہ بیگ کے گروہ کو جتنا ہو سکے اگنور کرو۔۔عادل کی تمہارے لیے کیئر اپنی جگہ لیکن یہاں

یونیورسٹی میں تمہیں خود کے لیے خود اسٹینڈ لینا ہوگا۔۔وہ تو پرنسپل میم کے پاس جانے والا تھا۔۔وہ تو شکر ہے

ذیشان نے مجھے رات میں بتادیا۔۔جانتی ہوناں عروہ کہ ایک دفعہ مسئلہ پرنسپل آفس تک پہنچ جائے تو وہ مسئلہ فیثا غورث بن جاتا ہے۔۔یعنی پڑھائی کا حرج الگ اور اوپر سے عادل خان کے لیے نیا اسکینڈل۔اور اس سب میں گھسیٹی تم جاؤگی۔عادل کو تو جیسے ان سکینڈلز کی عادت ہوگئی ہے۔لیکن میں سمجھتی ہوں کہ عروہ تمہیں ان سب سے خود کو دور رکھنا ہوگا۔۔او۔کے؟؟"

"لیکن میم۔۔۔وہ لوگ اپنی حد پار کر رہی تھیں۔۔فضول بول رہی تھیں۔۔اسی لیے جھگڑا ہوگیا۔۔" رابی نے وضاحت بیان کرنا چاہی ہی تھی کہ مس میگی نے اسے روک دیا۔

"وہ کچھ بھی بولیں۔۔تم لوگوں کو اگنور کرنا ہوگا۔۔او۔۔کے؟؟" اب کہ انہوں نے دونوں کو سمجھایا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

"باقی کوئی بھی مسئلہ ہو تو مجھ سے کہہ سکتی ہیں آپ۔۔ ہم خود دیکھ لیں گے۔۔ عادل سے کہنے کی

ضرورت نہیں۔۔ سمجھتی ہوں کہ وہ اپنی بیوی کے لیے تھوڑا پوزیسیو ہے۔۔ "عروہ کے چہرے کی

جانب دیکھتے ہوئے وہ ذو معنی انداز میں بولی اور وہاں سے چلی گئی۔

رابی منہ کھولے حیرانی سے عروہ کی طرف دیکھتی رہ گئی جو اپنی آنکھوں میں آئے آنسوؤں کو

بے حسی کے مارے اب صاف کر رہی تھی۔

"عروہ۔۔۔ "اس نے اس سے بات کرنے کی کوشش کرنا چاہی ہی تھی کہ عروہ نے ذرا لاپرواہی سے اسے دیکھا اور تیز تیز قدم بڑھائے اسکے پاس سے نکلی۔

"عروہ۔۔ رکو۔۔۔ "وہ بھی پھرتی سے اسکے پیچھے بھاگی۔ "رکو تو یار۔۔ کیا ہو گیا ہے؟"

جھٹ سے وہ اسکے سامنے آ کھڑی ہوئی۔ "ریلیکس۔۔۔ "اسکا بازو سہلاتے ہوئے وہ بولی تو وہ اسکے سینے سے جا لگی اور زار و قطار رونے لگی۔

"اور کتنا ریلیکس ہوں میں؟ تم نے دیکھا نہیں ابھی۔۔ پہلے تو وہ یہاں آ پہنچا۔۔ اور اب مس میگی۔۔ وہ بھی سب جانتی ہیں۔۔ میں اس شخص سے پیچھا چھڑوانا چاہتی ہوں۔۔ اور یہ ہے کہ ہر جگہ اپنے اور میرے نام کے جھنڈے گاڑھنے پہ تُلا ہے۔۔"

"عروہ۔۔ پلیز۔۔ چپ کر جاؤ۔۔ "اسکا کندھا سہلاتے ہوئے اس نے اسے خود سے الگ کیا اور اسکا

ہاتھ پکڑے اسے کینٹین تک لے آئی۔

"انکل۔۔ دو کولڈ ڈرنک دینا۔۔ "اشارہ کرتے ہی اس نے کینٹین والے انکل سے کہا اور اسکی جانب متوجہ ہوئی۔

"آخر عادل کو یہ سب پتہ کیسے لگا؟؟"

"میری غلطی۔۔۔ غلطی کی کہ اسے یہ سب بتا دیا۔۔ مجھے نہیں پتہ تھا کہ نتیجہ یہ ہو گا۔۔ "ایک بار پھر سے وہ رونے لگی تھی۔

lg@aestheticnovels.online

"پلیز رو نہیں۔۔ عروہ پلیز۔۔ "اسکے ہاتھ پہ ہاتھ رکھے وہ تسلی آمیز لہجے میں بولی۔"میں ہوں ناں۔۔ کوئی نا کوئی جگاڑھ لگا لیں گے۔۔"

"کیا جگاڑھ لگانا ہے اب۔۔ ٹھیک ہی ہو رہا ہے میرے ساتھ۔۔ جن کے باپ انکے سر سے اپنا سایہ چھین لیں ناں، انکا یہی حال ہوتا ہے۔۔ "

دو کولڈ ڈرنک انکے سامنے لائی جا چکی تھیں۔"ریلیکس عروہ۔۔ "اس نے بوتل اسکی جانب کی۔

"نہیں پینی یار۔۔۔ "وہ بے دلی سے بولی۔

"اور یہ دیکھ۔۔ "اگلے ہی لمحے اس نے اپنی بوتل اسکے سامنے کی اور بیگ سے لنچ باکس بھی نکالا۔

رابی نے بناء دیر کیے بوتل کو کھولا۔"ارے واہ لسی۔۔ "اسکی آنکھوں میں خوشی کی لہر دیکھ کر عروہ نے گھور کر اسے دیکھا۔

اگلے ہی لمحے رابی نے لسی کا ایک گھونٹ بھرتے ہی تعریفوں کے پل باندھ دیے۔"واؤ۔۔ بڑے

مزے کی ہے۔۔ کولڈ ڈرنک چھوڑو۔۔ یہ پیو۔۔ سکون آ گیا قسم سے۔۔ "سکون کا سانس بھرتے ہی

رابی نے ہاتھ نچا نچا کر کہا۔

"تو ساری ختم کر دو۔۔ کس نے روکا ہے؟ "وہ یکسر رونا ہی بھول گئی تھی۔ اب وہ رابی کے ساتھ

مغزماری کر رہی تھی جو بڑی ہی فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے لسی کی پوری بوتل خالی کر گئی تھی۔

"کس نے بنائی؟ خالہ نے؟؟ "بوتل میز پہ رکھتے ہی اس نے پوچھا مگر عروہ کی طرف سے گہری

خاموشی تھی۔

اگلے ہی لمحے رابی نے لنچ باکس کا ڈھکن کھولا۔ اندر موجود پراٹھا انڈہ اور میٹھے بریڈ دیکھ کر اسکی

آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

lg@aestheticnovels.online

"ڈونٹ سے۔۔ کہ یہ سب عادل نے بنایا۔۔ "قدرے بے یقینی سے وہ بولی تو عروہ نے عاجز آکر اسے دیکھا۔

"سیریئسلی؟؟ "اسکی آنکھوں میں چھپی بات وہ سمجھ چکی تھی لیکن اسے ابھی بھی یقین نہیں آرہا تھا کہ عادل اسکے لیے اتنا سب کر سکتا ہے۔

"لیکن کیوں؟؟"

"مجھے نہیں پتہ۔۔۔ مجھے بس اتنا پتہ ہے کہ مجھے اس سب سے نکلنا ہے۔۔ کیسے نکلنا ہے؟ میں یہ سب نہیں جانتی۔۔ لیکن مجھے اس سب سے نکلنا ہے عروہ ۔۔ "وہ دانتوں کو کچکچاتے ہوئے ذرا ٹھوس لہجے میں پوری طرح سے تہیہ کرتے ہوئے بولی تھی۔

رابی بھی گہری سوچ میں محو ہو گئی تھی۔ عادل کی اس پہ اتنی عنایت کسی اور طرف ہی اشارہ کر رہی تھی۔ اگلے ہی لمحے رابی نے اپنا سر جھٹکا۔

"اچھا زیادہ نہیں سوچو۔۔ کوئی نہ کوئی راہ نکال لیتے ہیں۔۔ "

"کیا راہ نکلنی ہے رابی۔۔ جیسے تم نے کہا تھا ویسے ہی میں نے کیا۔ اسے جتنا تنگ کروں۔۔ جتنی بدتمیزی کروں۔۔ جتنی بحث کروں۔۔ اب اس پہ اس سب کا اثر ہی نہیں ہوتا۔۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ آخر کیسے اس عذاب سے نجات ملے گی مجھے۔۔ "سر کو پیٹے وہ غصے سے ابل رہی تھی۔

"کہیں عادل کو تم سے محبت۔۔۔ "اسکے الفاظ اسکے منہ میں ہی رہ گئے تھے جب عروہ اچھل پڑی۔

"اللہ نہ کرے کبھی ایسا ہو۔۔"

"کیوں؟ شوہر ہے تمہارا۔۔ وہ اپنا اور تمہارا رشتہ own کر رہا ہے۔۔ صاف نظر آرہا ہے کہ اسے۔۔"

"خدا کا واسطہ ہے رابی۔۔ چپ کر جاؤ۔۔ وہ کہاں اور میں کہاں۔۔ گلیمر کی دنیا سے ہے وہ۔۔ اور میں۔۔ زمین آسمان کا فرق ہے ہم میں۔۔"

اسکی منطق سن کر رابی بے اختیار ہنسی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"عروہ میڈم۔ محبت کاروبار نہیں ہوتی کہ اونچ نیچ دیکھے۔۔ محبت محبت ہوتی ہے۔۔مانا کہ میں نے تمہیں اس سے چھٹکارے کی تراکیب بتائیں۔۔ لیکن میری مانو تو ذہن سے نکال دو یہ سب۔۔ مجھے لگتا ہے کہ عادل خان خاصا سنجیدہ ہو چکا ہے تمہیں لے کر۔۔"

عروہ نے فوراً سے اپنے کانوں پہ ہاتھ رکھے۔"خدا کا واسطہ ہے۔۔ چپ ہو جاؤ۔۔ اسے مجھ سے محبت ہو یا نہ ہو۔۔ لیکن تمہارے بار بار کہنے سے مجھے ضرور ہو جائے گی اس سے محبت۔۔ "وہ دانت بھینچے

بولی تو رابی نے چپ سادھ لی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دن کے بارہ بجے تھے۔ سین کی شوٹنگ کی جارہی تھی۔ ماہ پارہ شیخ کی کمر میں ہاتھ ڈالے وہ

رومینٹک سین کی شوٹنگ کروا رہا تھا۔ جیسے جیسے وہ ماہ پارہ شیخ کو دیکھتا جارہا تھا اسے عروہ کا عکس اس میں نظر آنے لگا تھا۔

"تم نہیں جانتی کہ میں نے کتنا انتظار کیا ہے اس پل کا۔۔ آج تم میری بانہوں میں ہو آفرین۔۔ لیکن سچ کہوں تو آج صرف تمہیں دیکھنے کو جی چاہ رہا ہے۔ جی بھر کے دیکھنا چاہتا ہے تمہیں بختیار ملک۔۔۔ اتنا جی بھر کر کہ۔۔ تمہاری روح میں میری روح سما جائے اور پھر ہم دونوں کو ایک دوسرے سے

کوئی جدا نہ کر سکے۔۔ لیکن ایک وعدہ کرو مجھ سے۔۔ کچھ بھی ہو جائے۔۔ چاہے دنیا ادھر کی ادھر ہو جائے تم مجھ سے کبھی دور نہیں ہو گی۔۔ وعدہ کرو مجھ سے عروہ۔۔ وعدہ کرو۔۔ "اسکی آنکھوں میں بغور دیکھے وہ وارفتگی سے بولتے ہوئے کہیں محو ہو کر رہ گیا۔

اسکے منہ سے آفرین کی بجائے عروہ نکلا تھا۔ شوٹنگ ہال میں موجود سبھی کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔ تیمور کے چہرے کی حیرانی بھی قابلِ دید تھی مگر اگلے ہی لمحے اسکے لبوں پہ شرارت بھری مسکراہٹ

ابھری۔

"کٹ۔۔ "ڈائریکٹر کی طرف سے پرزور انداز میں کہا گیا۔

دونوں ایک دوسرے سے الگ ہوئے۔

lg@aestheticnovels.online

"یہ کیا بول رہے ہو تم؟ آفرین نام ہے کریکٹر کا۔۔ خوامخواہ۔۔ سارا سین ہی خراب کر دیا۔۔ "

ڈائریکٹر نے خاصی ناراضی کا اظہار کیا تھا تو وہاں ماہ پارہ شیخ بھی تیمور کی طرح استہزائیہ انداز میں ہنسی۔

"میری مانو تو شوٹنگ بعد میں کر لیتے ہیں ڈائریکٹر صاحب۔۔ اسے اسکی بیوی کے ساتھ ہنی مون پہ بھیج دیں تو زیادہ مناسب ہو گا۔۔ "شرارت بھرے لہجے میں ماہ پارہ شیخ نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا تھا۔

عادل نے اپنے حواس بحال کیے سب سے نظریں چرا رہا تھا۔"ایم سوری۔۔ ایک ٹیک اور۔۔ "

ماہ پارہ نے آنکھوں کو سکیڑ کر اسے دیکھا۔"ٹیک سے مسئلہ نہیں کوئی۔۔ لیکن تم میرا وقت بھی برباد کر رہے ہو عادل۔۔ مجھے دوسرے سیٹ پہ بھی پہنچنا ہے۔۔ "اس نے التجائیہ انداز میں کہا تھا۔

"بے بی۔۔ دوبارہ سین شوٹ کریں گے۔۔ عادل۔۔ پلیز یار۔۔ کم آن۔۔ "ڈائریکٹر کی جان پہ بنی ہوئی تھی کہ کہیں ماہ پارہ اب کی بار پھر ناراض ہو کر نہ چلی جائے۔

"او کے فائن۔۔ لیکن پلیز اسے بولیں کہ نام نہ ہی بولے تو بہتر ہو گا۔۔ پھر سے عروہ بولے گا اور سین خراب ہو جائے گا۔ "آنکھ مار کر ماہ پارہ نے اسکا خوب مذاق بنایا تھا۔

پہلے کی نسبت اسکا موڈ اب خاصا خوشگوار تھا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"نہیں نام کے بغیر کیسے ہو سکتا ہے بے بی؟؟ "ڈائریکٹر نے کندھوں کو اچکا کر کہا۔

"آفرین بختیار ملک ہی تو اس فلم کی پہچان ہے۔۔ "

وہ مزید بولا تو عادل نے تھک ہار کر عاجز نظروں سے انہیں دیکھ کر بولا۔

"ایزی ہو جائیں۔۔ انسان ہوں۔۔ اب اپنی بیوی کا نام لے لیا تو کونسا گناہ ہو گیا۔۔ خوامخواہ آپ لوگ۔۔ "

وہ جیسے استحقاق بھرے لہجے میں کہہ رہا تھا تیمور کی آنکھیں باہر کو نکل آئیں۔

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"ملنا پڑے گا بھئی عروہ سے۔۔ "ماہ پارہ نے زیرِلب مسکرا کر کہا۔

سین کی دوبارہ سے فلمایا جانے لگا تھا۔ اب کہ اس نے پورے ہوش وحواس میں سین فلمایا۔ سین کے پورے ہوتے ہی اس نے سکون کا سانس لیا لیکن ا گلے ہی لمحے میں شوٹ کی بی ٹی ایس اسکی

انسٹاسٹوری پہ اپلوڈ ہو چکا تھا جبکہ عادل اس چیز سے بالکل ہی بے خبر تھا۔

"جب آپ کی نئی شادی ہو اور اوپر سے رومینٹک سین کسی ہیروئن کے ساتھ فلمانا ہو۔۔ نام پھر منہ سے بیوی کا ہی نکلتا ہے۔۔ "ڈھیر سارے ایموجی کے ساتھ اس عنوان کے ساتھ ایک بی ٹی ایس کی ویڈیو بھی اپلوڈ تھی۔ بہت سے سوشل میڈیا اکاؤنٹس اور فین پیج نے اسے اپنی پروفائل پہ بھی شیئر کیا۔ دس منٹ میں ہی پورے سوشل میڈیا پہ بھونچال آ گیا تھا۔ ہر کوئی عادل خان کی اپنی بیوی کے لیے محبت کو سراہ رہا تھا۔ کچھ دیوانی لڑکیوں کے کمنٹس تھے کہ "ہائے کاش! یہ ہمارا نصیب ہوتا۔۔ ہائے۔۔ عروہ کتنی لکی ہے۔۔ وغیرہ وغیرہ۔۔

شوٹنگ کا ابھی کچھ حصہ باقی تھا جیسے ہی اسکا دھیان گھڑی پہ پڑا وہ چونک اٹھا۔ دو بجے تو اس نے

عروہ کو یونیورسٹی سے لینے جانا تھا۔ دو بجنے میں صرف پندرہ منٹ باقی تھے۔

"وہ مجھے کچھ کام سے جانا ہے۔۔ آدھے گھنٹے کی بریک لیں؟ "ڈائریکٹر سے التجائیہ انداز میں اس نے کہا تھا۔

"آج ان ڈور شوٹنگ ختم کرنی ہے عادل۔۔ ایک منٹ کی بھی بریک نہیں لے سکتے۔۔"

"ک۔۔ کک۔۔ کیا مطلب؟ ایک منٹ؟ مجھے ضروری کام سے جانا ہے۔۔ اچھا چلیں بیس منٹ؟؟ اوکے؟ میں یوں گیا۔۔ اور بس یوں آیا۔۔ "ہاتھ کے اشارے سے اس نے کہا تھا۔

"عادل۔۔ میں۔۔ میں چلا جاتا ہوں۔۔ "تیمور سمجھ گیا کہ وہ کہاں جانا چاہ رہا ہے، تبھی اس نے خود ہی پیشکش کی۔

"نہیں۔۔ مجھے خود جانا ہو گا۔۔ پلیز سر۔۔ بس تھوڑی دیر؟؟"

ڈائریکٹر نے تیکھی نگاہ اٹھائے اسے دیکھا اور پھر تیمور کو۔۔ "یہ کہہ تو رہا ہے کہ چلا جائے گا۔۔"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

"سر پلیز۔۔وہ میرا انتظار کر رہی ہے۔۔بس بیس منٹ؟؟ "وہ منت سماجت پہ آگیا تھا۔

ڈائریکٹر خاصا تلملایا ہوا تھا لیکن جیسے ہی اس نے التجائیہ نگاہیں لیے کہا تو وہ نرم پڑ ہی گیا۔اگلے ہی لمحے اس نے تالی بجائی۔

"آدھے گھنٹے کا بریک لیں گے۔۔عادل صاحب کی طرف سے کھانا ہے۔۔"

عادل جو ابھی اسے تشکر بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا یکدم گڑبڑایا۔"وہاٹ؟؟"

ڈائریکٹر نے کندھے اچکا کر آنکھوں کے اشارے سے ہنس کر اسے دیکھا تو وہ منہ بنا کر چلتا بنا۔

"بل دے دینا۔۔او۔کے۔۔ "تیمور سے کہتے ہی اس نے اپنی گاڑی کی چابی اس سے لی اور وہاں سے نکل گیا۔

تیمور بھی حیران تھا کہ اسے کیا ہو گیا ہے؟

☆☆☆☆☆☆☆☆

یونیورسٹی کے مین گیٹ کے باہر گاڑی روکے وہ اسکا انتظار کر رہا تھا۔تقریباً پانچ منٹ بعد وہ باہر آئی تھی۔

"کال کروں گی۔۔ "رابی جو اسکے ساتھ ہی باہر آئی تھی،اسے کہتے ہی وہ عادل کی گاڑی کی جانب

AESTHETICNOVELS.ONLINE

بڑھی۔

-Explore, Dream and Read

اس نے گاڑی کا ابھی پیچھے کا دروازہ کھولا ہی تھا کہ عادل نے گاڑی کے فرنٹ مرر سے عاجز بھری

نگاہیں لیے اسے دیکھا۔

"اوہ۔۔کم آن۔۔عروہ۔۔آگے آکر بیٹھو۔۔"

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

تلملا کر اس نے دروازے کو زور سے بند کیا کہ عادل کے کان گونج اٹھے۔ تھوک نگلتے ہوئے اس نے خود کے غصہ کو ضبط کیا اور اپنے خشک لبوں پہ زبان پھیرتے ہوئے اسکی طرف دیکھا جواب

گاڑی کے آگے کا دروازہ کھول کر اسکے ساتھ آ بیٹھی تھی۔

"یار۔۔ تم کبھی خوشگوار موڈ میں نہیں رہ سکتی۔۔"

"نہیں۔۔ "بناء اسکی طرف دیکھے برجستگی سے جواب آیا تھا۔ اسکی حاضر جوابی پہ وہ ہکا بکا رہ گیا تھا۔

"دیکھو عروہ۔۔ میں جتنا کوشش کر رہا ہوں کہ ہم دونوں کے تعلقات بہتر ہو جائیں۔۔ تم اتنا ہی۔۔ "گاڑی اسٹارٹ کیے وہ دل خراش لہجے میں بولا تھا۔

"تو مت کرو کوشش۔۔ کس نے مانگی ہے تم سے کوشش؟ "زبان پھر سے انگارے اگل رہی تھی۔

تاسف بھری نگاہیں لیے اس نے اسے دیکھا اور پھر کچھ دیر توقف کے بعد بولا۔

"ابھی مجھے تمہیں گھر ڈراپ کر کے شوٹنگ پہ جانا ہے۔۔ بہت کام پینڈنگ ہے۔ رات میں بات کریں گے۔"

"شیور۔۔ انتظار رہے گا مجھے۔۔ "قدرے کرخت لہجے میں وہ بولی تھی۔

اس کا لہجہ اسے ناگوار گزر رہا تھا۔

"عروہ۔۔ تم خوامخواہ اپنے ذہن پہ فضول چیزوں کو سوار کر رہی ہو۔۔ ٹھنڈے دماغ سے کام لو۔۔ "اپنا لہجہ کسی حد تک نرم اور ٹھنڈا رکھے وہ ملتجی نگاہیں لیے اسے دیکھ کر بولا تو اس نے آنکھوں کو سکیڑ کر اسے دیکھا۔

"سیریسلی؟؟ "کندھے اچکائے اس نے پوچھا۔

اس نے گاڑی گھر کے قریب روکی ہی تھی کہ وہ فوراً سے اتری مگر پھر جاتے جاتے رُکی اور پلٹی۔

"رات میں انتظار کروں گی تمہارا۔۔ ٹائم پہ آنا۔۔ "اسکے لہجے میں ایک عجیب قسم کی ہی دھمکی تھی لیکن عادل کو اسکے ان لفظوں پہ پیار سا آ گیا تھا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

وہ نیم انداز میں مسکرایا تو اس نے ائی برو اچکا کر اسے دیکھا۔"اس میں ہنسنے کی بات؟؟"

سرد لہجہ لیے کندھے اچکائے وہ استفہامیہ انداز میں بولی۔

بناء کچھ کہے اس نے پھر سے اسے مسکرا کر دیکھا اور گیئر لگاتے ہی گاڑی کو لے کر وہاں سے نکل گیا۔

"عجیب پاگل ہے۔۔ "وہ منہ میں بڑبڑاتی ہوئی گھر کے اندر داخل ہوئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

باب نمبر 31

"سو سویٹ۔۔میرا کیوٹ بچہ۔۔۔ "عالیہ ہاتھ میں موبائل لیے اپنی بائیں گال پہ ہاتھ رکھے بچوں کی طرح بیہیو کر رہی تھی۔فاروق صاحب ہاتھ میں اخبار لیے پڑھ رہے تھے۔عالیہ بیگم کو اوٹ پٹانگ حرکتیں کرتا دیکھ کر وہ تمسخرانہ انداز میں ہنسے۔

"کیا ہوا؟ تمہارے کیوٹ بچے نے پھر کوئی کارنامہ سرانجام دے دیا؟؟ "

"فاروق۔۔۔ "وہ قدرے خفگی سے بولی تھی۔"ایک تو آپ۔۔میرے بچے کے پیچھے ہی پڑ جاتے ہیں۔۔دیکھیں تو سہی۔۔ "اس نے فون انکی جانب گھمایا۔

"اب ایسا کیا ہو گیا؟ "انہوں نے فون ہاتھ میں لیا جس میں عادل کی شوٹنگ بی ٹی ایس کی ویڈیو چل رہی تھی۔

جہاں عالیہ کے لیے یہ ویڈیو مثالی تھی تو وہاں فاروق صاحب ویڈیو دیکھتے ہی چلا اٹھے۔"اب یہ گھر کی بہو بیٹیوں کا نام سرِ عام لے گا؟بے شرمی کی انتہاء دیکھو۔۔ساتھ میں لکھا کیا ہے۔ "انہیں ویڈیو کے ساتھ لکھے گئے عنوان پہ بھی اعتراض تھا۔

عالیہ تو سر پکڑے رہ گئی۔"آپ کبھی کسی چیز کو پازیٹیو بھی لیں گے؟؟"

"نہیں۔۔ "وہ منہ بنا کر بولے تھے۔

"ظاہر ہے۔۔بلڈ گروپ جب نیگیٹو ہو گا تو پازیٹیو سوچ کہاں سے آئے گی؟ اونہہ۔۔ "وہ بھی انہی کے انداز سے بولی تو انہوں نے خشمگیں نگاہیں لیے اسے دیکھا۔

"میں بتا رہا ہوں عالیہ۔۔یہ لڑکا مجھے ذلیل کروا کر ہی دم لے گا۔۔بلال بھائی تک اگر یہ ویڈیو پہنچ گئی تو تمہارے بیٹے کی بے شرمی کو کیسے جسٹیفائی کروں گا میں؟"

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

عالیہ نے عاجز بھری نظریں لیے انہیں دیکھا۔"بلال بھائی کو جسٹیفائی؟؟ "استہزائیہ انداز میں وہ ہنسی تھی۔

"وہ جنہیں پرواہ تک نہیں اپنی بیٹی کی۔۔واؤ۔۔فاروق۔۔کیا کہنے آپکے خیر۔۔آپ اگر میرے بیٹے کو سراہ نہیں سکتے تو کم از کم اس طرح کے کمنٹ توپا س نہ کریں۔"

"میں کمنٹ پاس نہ کروں۔۔اور یہ دیکھو ذرا لڑکیوں کے آہیں بھرے کمنٹس۔۔ "دوسرے سوشل میڈیا اکاؤنٹس پہ لگی پوسٹ کے کمنٹ پڑھتے ہوئے وہ غصہ سے بھنبھنانے لگے۔

"تو اس میں عادل کا کیا قصور۔۔اب میرا بیٹا اتنا ڈیشنگ اور ہینڈسم ہے کہ اسکا باپ تک اس سے جلتا ہے۔۔یہ تو پھر رشک بھرے کمنٹس ہیں۔۔آپ کی طرح نہیں کہ۔۔۔ "مذاحیہ انداز میں کہتے

ہوئے وہ ہنسی تو فاروق صاحب نے تیوری چڑھا کر اسے دیکھا۔

"بس یہ تمہاری ڈھیل کا ہی نتیجہ ہے۔۔"

"اچھا۔۔بھئی۔۔میری توبہ۔۔دماغ خراب تھا میرا جو آپکو دیکھا بیٹھی۔۔لائیں واپس دیں مجھے میرا

فون۔۔ "ہاتھ آگے کو بڑھائے عالیہ نے جھٹ پٹ اپنا فون انکے ہاتھ سے لیا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رات گہری ہو چکی تھی۔وہ اسکا انتظار کرتے کرتے تھک گئی تھی لیکن اسکا کچھ اتا پتہ نہیں تھا۔رات کے ساڑھے دس بج رہے تھے اور وہ گھر میں اکیلی تھی۔خالہ بھی چھٹی لے کر ضروری کام سے چلی گئی تھیں۔اس نے فون ہاتھ میں لیا اور عادل کو کال ملائی۔کئی بار اسے فون کرنے کے باوجود

اسکی طرف سے فون ریسیو نہیں کیا گیا تھا۔گھر میں ہونے والی سائیں سائیں سے اسے وحشت ہونے لگی تھی کہ اچانک اسے کسی کی آہٹ محسوس ہوئی۔وہ فوراً سے اپنے کمرے سے نکلی اور لاؤنج میں

lg@aestheticnovels.online

آئی لیکن وہاں کوئی نہیں تھا۔ بھوک کے مارے اسکا برا حال ہو رہا تھا۔ دھیرے دھیرے قدم بڑھاتے ہوئے وہ کچن کی جانب بڑھی تا کہ اپنے لیے کچھ کھا نے کے لیے لا سکے کہ اچانک پی ٹی سی ایل فون کی گھنٹی بجی۔ کچن کی جانب بڑھتے قدم رُک سے گئے۔ وہ تھر تھر کانپنے لگی۔ بعد ازاں دل پہ ہاتھ رکھ کر اس نے خود کو نارمل کیا اور سرعت سے کریڈل اٹھایا۔

دوسری طرف عالیہ موجود تھی۔ "ہاں عروہ؟ کیسی ہو؟ عادل کا فون نہیں لگ رہا تھا۔ سب ٹھیک تو ہے؟"

"جی؟ پتہ نہیں۔۔ " کپکپاتی آواز میں اس نے جواب دیا تھا۔

"کیا مطلب پتہ نہیں؟ کہاں ہے وہ؟"

"گھر نہیں آئے ابھی تک۔۔ " جیسے ہی اس نے اطلاع دی عالیہ ششدر رہ گئی۔

"کیوں؟ کال کی تم نے؟"

"جی۔۔ لیکن انہوں نے فون نہیں اٹھایا۔ " اسکا روکھا روکھا لہجہ عالیہ کو کوئی اور مطلب ہی دے رہا تھا۔

"سب ٹھیک تو ہے ناں؟ تم دونوں کے درمیان؟"

"جی۔۔۔ " یک حرفی جواب ہی دیا گیا تھا۔

"امم۔۔ شکر ہے۔۔ ویسے بھی آج شوٹنگ کا بی ٹی ایس دیکھ کر ہی مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ عادل کا

دل تمہاری طرف مائل ہو رہا ہے۔۔"

وہ چونک اٹھی تھی۔ وہ کیا کہنا چاہ رہی تھی عروہ کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

"خالہ کہاں ہیں؟"

"وہ انہیں کچھ کام تھا۔۔ بتا رہی تھیں کہ بیٹی کے ہاں بیٹا ہوا ہے۔ تو ہسپتال میں رات کے لیے رکنا ہے انہیں۔۔ " قدرے سنجیدگی سے اس نے بتایا تھا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

"یہ تو اچھی خبر ہے۔۔ لیکن۔۔ تم اکیلی۔۔ عادل کو خیال کرنا چاہیے تھا۔۔ اچھا تم نے کھانا کھایا؟"

"جی۔۔ " اسکی زبان لڑکھڑانے لگی تھی اور سر گھومنے لگا تھا۔ وہ فون پہ اسکی لڑکھڑاتی آواز اچھے سے محسوس کر سکتی تھی۔

"عروہ؟؟ آر یو آل رائٹ؟؟ "

"ج۔۔ جج۔۔ جی۔۔۔ " کریڈل اسکے ہاتھ سے نیچے جا گرا تھا اور وہ زمین پہ ڈھے سی گئی۔

"عروہ؟؟ عروہ؟؟ " عالیہ کافی دیر تک بولتی رہی مگر دوسری طرف سے آتی آواز اب بالکل خاموش ہو گئی تھی۔

اگلے ہی لمحے اس نے فون رکھا اور عادل کو دوبارہ فون لگایا مگر بے سود۔ آخر تنگ آ کر اس نے تیمور کو کال ملائی۔

"جی۔۔ کہیے۔۔ کیسی ہیں آپ؟ مجھ ناچیز کو کیسے یاد کیا؟ " خلافِ توقع استہزائیہ انداز میں اسکی طرف سے کہا گیا۔

"عادل کہاں ہے؟ " سختی سے لب بھینچے وہ بولی۔

"عادل؟ ساتھ ہی ہے۔۔ وہ اصل میں آج انڈور شوٹنگ کا آخری دن تھا۔ ابھی فارغ ہوئے۔۔ میں

کرواتا ہوں اس سے بات۔۔ لیکن بتائیں۔۔ سب ٹھیک تو ہے؟ " وہ چلتا چلتا عادل کے پاس آیا جو

اپنی کاسٹ کے ساتھ ہنس ہنس کر باتیں کر رہا تھا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"اوہ۔۔ پلیز تیمور۔۔ عادل سے بات کرواؤ میری۔۔ " وہ غصہ سے بولیں تو اس نے عادل کو فون

دینے میں ذرا تاخیر نہ کی۔

"بعد میں بات کرتا ہوں۔۔ " اس نے جیسے ہی فون اسکے سامنے کیا تو اس نے ہاتھ کے اشارے سے کہا۔

عالیہ کو اسکی بات فون پہ سنائی دے چکی تھی۔ اسکے غصہ کی لہر میں اضافہ ہونے لگا تھا۔

lg@aestheticnovels.online

"وہ ابھی بزی ہے کہہ رہا ہے کہ۔۔ "

تیمور کے الفاظ ادھورے رہ گئے جب وہ چیخ کر بولیں۔"آسک ہیم۔۔ڈو کم آن فون رائٹ ناؤ۔۔"

انکے جھنجلانے کی آواز جیسے ہی اسکے کانوں میں پہنچی، اسکے کانوں میں درد کی لہر سی پیدا ہوئی۔

"گھر سے فون ہے۔۔ "وہ پھر سے عادل کے پاس آیا۔

"یار۔۔بس دو منٹ۔۔ "اس نے فون اسکے ہاتھ سے پکڑا اور کاسٹ گروپ سے اجازت طلب کی اور شوٹنگ ایریا سے باہر آیا۔

"ہاں۔۔عروہ؟"

"گھر پہنچو فوراً کے فوراً۔۔ابھی۔۔۔ "فون پہ عالیہ کی گونج دار آواز سن کر اسکا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

"ممی۔۔۔آ۔۔آپ۔۔؟"

"ہاں میں۔۔گھر پہنچو۔۔ "وہ پھر سے جھنجلائیں۔

"ممی۔۔ہوا کیا ہے؟ "وہ فوراً سے گاڑی میں بیٹھا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE

"سب ٹھیک ہے؟ عادل؟؟؟ "تیمور اسکے ساتھ والی دوسری نشست پہ آموجود ہوا۔

-Explore, Dream and Read

"کیا ہوا ہے؟ یہ تو تم مجھے گھر جا کر بتاؤ گے کہ کیا ہوا ہے؟ "قدرے برہمی سے وہ بولیں تو اسے ایک خوف نے آگھیرا تھا۔

اس نے جھٹ سے فون رکھا اور گاڑی اسٹارٹ کی۔

"عجیب پاگل لڑکی ہے۔۔کچھ کر بیٹھی ہو گی۔۔ "وہ منہ میں بڑبڑاتے ہوئے تیز رفتاری سے گاڑی چلا

رہا تھا۔

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمٰی ضیاء

"کیا مطلب؟ کچھ کر بیٹھی ہو گی؟ سمجھدار لگتی ہے۔۔ مجھے نہیں لگتا۔۔ "تیز رفتار گاڑی سے ہچکولے

کھاتے ہوئے وہ اسکی طرفداری میں بولا تو عادل نے آنکھیں نکال کر اسے خوب کڑی نگاہ سے دیکھا۔

"تمہیں بڑا پتہ ہے اسکا۔۔"

"ارے نہیں۔۔ اصل میں وہ خودکشی کرنے والوں میں سے لگتی نہیں۔۔ بلکہ کسی کو خودکشی کرنے پہ مجبور کرنے والوں میں سے ہے۔ "اس نے جیسے ہنستے ہوئے شگوفہ چھوڑا تھا جو عادل کو ایک آنکھ نہ بھایا تھا۔

"میری یہاں جان پہ بنی ہے اور تمہیں مذاق سوجھ رہا ہے؟"

"سوری۔۔ لیکن کچھ ہوا تھا؟ "متجسس نگاہیں اسکے چہرے پہ گاڑھے وہ بولا۔

"یونیورسٹی چھوڑنے اور لینے گیا ہوں۔۔ اور تو کچھ خاص نہیں ہوا۔۔"

"یہ بات خودکشی کرنے والی ہے تو نہیں۔۔ ہمم۔۔۔ ہمم۔۔۔ "وہ گہری سوچ میں مبتلا ہوا تھا۔

تھوڑی ہی دیر میں عادل گھر آموجود ہوا تھا۔ جیسے ہی اس نے لاؤنج میں قدم رکھا اسے پی ٹی سی ایل ٹیلی فون کے

پاس عروہ نظر آئی جو زمین پہ بے سدھ پڑی ہوئی تھی۔ بناء دیر کیے وہ بجلی کی تیزی سے اسکی طرف بڑھا۔

"عروہ؟؟ عروہ؟ کیا ہوا تمہیں؟؟ "اسکے منہ پہ ہاتھ مارتے ہوئے وہ اسے ہوش میں لانے کی کوشش میں تھا مگر بے سود۔

اگلے ہی لمحے اس نے اسے زمین سے اٹھایا اور اپنے کمرے میں لے گیا کیونکہ اس کا کمرہ سامنے ہی تھا۔ اس نے فوراً سے اسے بستر پہ لٹایا اور اسکے گلے میں لپٹا سرخ رنگ کا دوپٹہ اتارتے ہی اسکے سر پہ

اوڑھایا۔

"کیا ہوا؟ سب ٹھیک ہے؟؟ "تیمور جیسے ہی اسکے کمرے میں آیا، عروہ کو بے سدھ حالت میں بستر پہ پڑا دیکھ کر خاصا پریشان ہوا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

"پتہ نہیں۔۔ "وہ یکے بعد دیگرے اسکی ہتھیلی کو رگڑ رہا تھا۔

"میں ڈاکٹر کو کال کرتا ہوں۔۔ "اس نے فوراً سے فون کو اپنی پینٹ کی جیب سے نکالا اور ڈاکٹر کو

کال ملائی۔

تقریباً بیس منٹ بعد ڈاکٹر وہاں آموجود ہوا تھا۔ اسکا معائنہ کرنے میں اسے دس منٹ تو لگے تھے۔

"بی پی کافی ہائی ہے۔۔ لگتا ہے کسی چیز کا سٹریس ہے ان پہ۔۔ "

جیسے جیسے ڈاکٹر بتا رہا تھا تیمور قدرے تفکر میں مبتلا ہو کر عادل کو دیکھ رہا تھا۔

"مجھے لگتا ہے کچھ کھایا پیا بھی نہیں ہے انہوں نے۔۔ کافی خستہ حالت لگ رہی ہے ان کی۔۔ بخار بھی کافی ہائی ہے۔ ٹھنڈے پانی کی پٹیاں کریں۔ میں انجیکشن لکھ دیتا ہوں لیکن کھانا کھائے بناء نہیں لگا سکتے۔۔ آپ میں سے کوئی انجیکشن لگا سکتا ہے؟ کیونکہ میں زیادہ دیر رک نہیں سکتا۔۔ "

"جی۔۔ جی۔۔ میں لگالوں گا۔۔ آپ لکھ دیں۔۔ "عادل نے فوراً سے کہا۔ اسکی ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں اور دماغ تقریباً ماؤف ہو کر رہ گیا تھا۔

ڈاکٹر نے انجیکشن کے ساتھ ساتھ دوا لکھی اور وہاں سے چلا گیا۔ تیمور سرعت سے کچن کی جانب بڑھا

فریج سے ٹھنڈا پانی نکالا اور ساتھ ہی کچن میں رکھی صافی کو پھاڑ کر پانی میں ڈبویا۔

جیسے ہی وہ کمرے میں آیا عادل کو عروہ کا ہاتھ پکڑے سہلاتے دیکھ کر نیم انداز میں مسکرایا۔

"عادل خان۔۔ فائنلی تمہاری زندگی میں بھی کوئی بریک تھرو آیا۔۔ "

جیسے ہی عادل کا دھیان اس پہ پڑا جو ہاتھ میں باؤل لیے کمرے کے دروازے کی چوکھٹ پہ ہنوز

نگاہیں اسکی جانب کیے کھڑا تھا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

تیمور نے اپنی آنکھیں جھپکائیں اور آگے بڑھا۔"یہ لو۔۔۔پٹیاں کرو میں تب تک میڈیسن لے کر آتا ہوں۔۔ "اس نے پانی کا بھرا باؤل سائیڈ ٹیبل پہ رکھا اور دوا کا نسخہ ہاتھ میں لیے اسکے پریشان کن چہرے پہ نگاہ ڈال کر وہاں سے نکل گیا۔

اس نے اسکا ہاتھ بستر پہ رکھا اور باؤل میں موجود پٹی کو نچوڑ کر اسکے ماتھے پہ رکھا۔اسکی حالت دیکھ کر اسکا دل پسیج رہا تھا۔

"رات میں انتظار کروں گی تمہارا۔۔ٹائم پہ آنا۔۔ "اسکے کہے الفاظ اسکے کانوں میں گونج رہے تھے۔وہ لب کاٹ کر رہ گیا۔

"تم نے آج آنے میں واقعی دیر کر دی عادل۔۔انتظار کر رہی تھی یہ تمہارا۔۔ "اس نے جیسے خود کو کوسا تھا۔

اسکے چہرے کی جانب بغور دیکھے وہ اسکے حصار میں مبتلا ہونے لگا تھا جو اسکے رحم و کرم پہ تھی۔اپنے گیلے ہاتھوں کو آگے بڑھائے اس نے اسکی گردن کے پیچھے ہاتھ ڈال کر دوسرا تکیہ رکھنا ہی چاہا تھا کہ اس نے اپنی مندی مندی آنکھیں کھولیں۔اسکے گیلے ہاتھ اسکے حرارت نما وجود میں ہلچل سی پیدا کر گئے تھے۔وہ اسکے بے انتہاء قریب تھا۔مندی مندی آنکھیں اب حیرت کے مارے پوری کی پوری کھل چکی تھیں۔اسے اسکی بازوؤں کے حصار میں دیکھ کر وہ ہڑبڑاتے ہوئے اٹھ بیٹھی۔

وہ ایک ہی جھٹکے میں اس سے پیچھے ہٹا تھا۔"تم ٹھیک ہو؟؟ "قدرے نرم لہجے میں اس نے استفسار کیا۔

جواب ندارد۔وہ قدرے گہرے تاثر سے اسے بغور دیکھنے لگی۔

"کیا کھاؤ گی؟بتاؤ؟"

اسکی نظریں اس پہ ابھی بھی ہٹ نہیں رہی تھیں۔

"عروہ؟؟تم ٹھیک ہو؟؟"

وہ بیڈ سے اتری اور وہاں سے جانے کے لیے آگے بڑھی ہی تھی کہ اسکا سر پھر سے چکرانے لگا۔

اس نے سرعت سے قدم آگے بڑھا کر اسے اپنی بانہوں کے حصار میں لیا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

باب نمبر32

"کیا کر رہی ہو؟ تم ٹھیک نہیں ہو عروہ۔۔ پلیز بیٹھو یہاں۔۔ "اسے کندھوں سے تھامے وہ اسے بیڈ کی طرف لے آیا۔

"مجھے یہاں سے جانا ہے۔۔ "التجائیہ انداز میں کہتے ہوئے اس نے ذرا آہستہ آواز میں کہا۔

"کم آن۔۔ حالت دیکھو اپنی۔۔ بیٹھو یہاں۔۔"

اپنے کندھے سے اسکے ہاتھ ہٹاتے ہوئے وہ خوب آگ بگولہ ہونے لگی تھی۔

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"جانتا ہوں کہ تمہیں میرے دیر سے آنے پہ غصہ ہے۔۔ لیکن یقین مانو مجھے ذرا سا بھی پتہ نہیں تھا کہ خالہ یوں اچانک جا سکتی ہیں۔۔ ان کی تو میں صبح خبر لیتا ہوں۔۔"

"کوئی ضرورت نہیں۔۔ میں نے ہی انہیں کہا تھا جانے کے لیے۔۔" وہ سرمہری سے بولی۔

اس نے سوالیہ نگاہیں لیے اسے دیکھا تو وہ مزید بولی۔ "انکا نواسا ہوا ہے۔۔ جانا ضروری تھا۔"

وہ اسے بغور دیکھتا رہ گیا۔ آخر کچھ دیر توقف کے بعد بولا۔ "کیا کھاؤ گی؟ بتاؤ؟"

"کچھ نہیں۔۔ مجھے میرے کمرے میں جانے دو۔۔ پلیز۔۔" خود کو ضبط کرتے ہوئے تھوک نگلتے ہی وہ

التجائیہ انداز میں بولی۔ صاف اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ شدید غصہ میں ہے۔

"یہ بھی تمہارا ہی کمرہ ہے۔۔ ایزی ہو جاؤ۔۔" اس نے قدرے نرمی سے ذرا ٹھوس لہجے میں زور

دے کر کہا تو وہ لب بھینچے غصہ سے اسے دیکھتی رہ گئی۔

جیسے ہی دروازے پہ دستک ہوئی اسکی نظروں کا زاویہ دروازے کی جانب ہوا۔ تیمور ہاتھ میں دوائی

کا شاپر لیے کھڑا تھا۔ تیمور کو وہاں دیکھ کر عروہ کو اور حیرت ہوئی۔ دونوں ہی سمجھ چکے تھے کہ اسے تیمور کو وہاں دیکھ کر اچھا نہیں لگا تھا۔

"یہ دوا۔۔" وہ اتنا ہی بول سکا تھا تبھی عادل نے آگے بڑھ کر اسکے ہاتھ سے شاپر لیا۔

"بہت شکریہ۔۔ اچھا۔۔ تم جاؤ۔۔ صبح ملتے ہیں۔۔"

"اپنا خیال رکھیئے گا۔۔" جاتے جاتے وہ واپس مڑا اور اندر نگاہ ڈال کر ذرا اونچی آواز سے بولا تو عروہ نے منہ بسور کر اسے دیکھا۔

عادل نے آنکھوں کے اشارے سے اسے جانے کے لیے کہا تو وہ معنی خیز انداز میں شرارت بھرے لہجے میں مسکرایا۔ "ہیو۔۔ اے۔۔ گڈنائٹ۔۔"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

"اچھا میرے باپ۔۔ "وہ تیکھی نگاہیں لیے عاجز بھرے لہجے میں بولا۔

"یہ۔۔ تمہارا فون۔۔ میڈم کی کال آ رہی تھی۔"اس نے جھٹ سے فون اسکے ہاتھ سے پکڑا اور اسے

منہ بسور کر دیکھا۔ ہنستے ہنستے تیمور اب وہاں سے جا چکا تھا اب کہ وہ کمرے کی جانب آیا جہاں وہ اپنے ہاتھوں کی انگلیاں غصہ سے مسل رہی تھی۔

"کیا کھاؤ گی؟ بتاؤ؟ "اس نے اب یہ دوسری مرتبہ پوچھا تھا۔

جواب ندارد۔ کن پٹی پہ ہاتھ رکھے وہ ماتھے کو کھجانے لگی تھی۔

"کچھ بھی۔۔ جو تمہیں پسند ہو۔۔ میں بنالاتا ہوں۔۔"

"اچھا۔۔ واقعی؟؟ "بھنوئیں سکیڑے اس نے طنز بھری نگاہیں لیے اسے دیکھا۔

"ہاں۔۔ واقعی۔۔ بتاؤ تو۔۔ میں سب بنالیتا ہوں۔۔ تم کہو۔۔ کیا کھاؤ گی؟"

"زہر۔۔ لادو گے؟ "زہر آلود لہجے میں وہ بولی تھی جس پہ اسکی آنکھیں پھیل سی گئیں۔

اب اسے بھی غصہ آنے لگا تھا مگر اس نے خود کو ضبط ہی کیے رکھا۔ اپنے خشک لبوں پہ زبان

پھیرتے ہی اس نے تھوک نگلا اور خود کو پر سکون کیا۔

"ہاں۔۔ ابھی لے کر آتا ہوں۔۔ شرط یہ ہے کہ تم کھالو گی۔۔ "

عروہ نے آئی برو اچکا کر اسے دیکھا جو بڑی ہی دیدہ دلیری سے یہ بول رہا تھا۔

اس سے پہلے وہ کچھ بولتی عادل کا فون بجا۔

"جی مام۔۔ سب ٹھیک ہے۔۔"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"میری بات کرواؤ اس سے۔۔ "عالیہ نے قدرے برہمی کا اظہار کیا۔

اس نے فون کان سے ہٹایا اور اسکے سامنے کیا۔ وہ فون پکڑنے سے بھی نالاں تھی تبھی اس نے ملتجی نگاہیں لیے اسے دیکھا تو چاروناچار اسے فون پکڑنا ہی پڑ ا۔

"جی۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔ آپ پریشان نہ ہوں۔۔"

"کیوں پریشان نہ ہوں عروہ۔۔ اسے اپنی ذمہ داری کا احساس ہونا چاہئے تھا۔ رات کے گیارہ بجے گھر آرہا ہے۔۔ صبح میں خود آتی ہوں کراچی۔۔"

"نہیں۔۔ اس کی ضرورت نہیں۔۔ آپ۔۔ "اس نے سرعت سے کہا تھا۔

عادل آنکھوں کو سکیڑے سمجھنے کی کوشش میں تھا تبھی اس نے فون کان سے ہٹا کر اسے کندھے اچکا کر دیکھا تو وہ چپ چاپ وہاں سے چلتا بنا۔

وہ کچن میں آیا اور اسکے کھانے کے لیے کچھ بنانے لگا۔ "اسے چاولوں کی کھیر تو بہت پسند ہے۔۔ "اسکے ذہن میں کسی کے الفاظ گھومے تھے تبھی وہ نیم ا نداز میں مسکرایا اور چاولوں کی کھیر بنانے میں

جھٹ گیا۔

دوسری طرف وہ عالیہ سے محوِ گفتگو تھی۔

"عروہ۔۔ اپنے بیٹے کے بی ہاف پہ میں تم سے معافی مانگتی ہوں۔۔ میں اسے سمجھاؤں گی۔۔ آج کے بعد ایسا نہیں ہو گا۔۔"

وہ چپ چاپ خاموشی سے انکی ساری باتیں سنتی جارہی تھی۔

"جانتی ہو وہ تمہیں لے کر سنجیدہ ہو رہا ہے۔۔ اور مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ میرا بیٹا تم میں

انٹرسٹ لے رہا ہے۔"

AESTHETICNOVELS.ONLINE
Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

عالیہ کی یہ بات اسے گہری پریشانی میں مبتلا کر گئی تھی۔" جانتی ہو۔۔ آج شوٹنگ کے دوران کیا ہوا؟ "کھسیانی ہنسی ہنستے ہوئے اس نے سوالیہ انداز میں کہا۔

"کیا ہوا؟ "تجسس آمیز لہجے میں وہ بولی۔

"عادل کی انسٹاسٹوری دیکھو۔۔ ساری بات سمجھ آجائے گی۔۔"

"جی۔۔۔ "اس نے فوراً سے فون رکھا اور وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف جانے کی غرض سے آگے بڑھی ہی تھی کہ پھر سے اسکا دماغ چکرانے لگا تھا۔

پیروں میں تو جیسے ہمت ہی نہیں رہی تھی۔ سر پہ ہاتھ رکھے وہ واپس سے بیڈ کی جانب بڑھی۔

"ارے۔۔ تم پھر اٹھ گئی؟ بیٹھ جاؤ۔۔ "کھیر کا باؤل ہاتھ میں لیے وہ کمرے میں آیا۔ سائیڈ ٹیبل پہ جھک کر کھیر کا باؤل رکھتے ہی وہ سیدھا کھڑا ہوا۔

اس نے کھیر کی طرف نگاہ ڈال کر ایک نظر اسے دیکھا جو اطمینان بھری نگاہیں اس پہ گاڑھے کھڑا مسکرا رہا تھا۔

ناشتے میں بھی اس نے اسکی پسند کی چیزیں بنائی تھیں اور ابھی بھی۔ وہ شش و پنج میں مبتلا ہوئی۔

"زیادہ نہیں سوچو۔۔ کھالو۔۔ پھر دوا بھی کھانی ہے۔"

"کھالوں گی لیکن۔۔ "

"لیکن؟؟"

"اپنے فون کا لاک کھول کر دو۔۔ "بے تاثر نگاہیں لیے اس نے کہا۔

اسکی فرمائش پہ وہ چونکا ضرور تھا مگر پھر اگلے ہی لمحے اس نے فون اٹھایا اور اسکے ہاتھ میں دیا۔

"وائے ناٹ میری جان؟ "

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

اس نے چونک کر ذرا اہڑبڑا کر اسے دیکھا۔

"پاسورڈ ہے۔ تیمور کے پاس زیادہ تر ہوتا ہے۔ اسی نے ہی لگایا تھا۔" اگلے ہی لمحے اس نے اسکا تجسس دور کیا۔

بناء کچھ کہے اس نے پاسورڈ ٹائپ کیا اور ڈائریکٹ اسکی انسٹاگرام سٹوری پہ گئی۔ اسٹوری پہ لگی ویڈیو میں اسے

ماہ پارہ شیخ کی کمر کے گرد حالہ بنایا دیکھ کر اسکے تن من میں آگ لگی تھی۔ وہ خود کی حالت کو سمجھنے سے قاصر تھی کہ آخر ماہ پارہ کو اسکے اتنے قریب دیکھ کر اسے کیوں برا لگ رہا ہے؟ اور عالیہ آنٹی نے یہ سب دیکھانے کے لیے اسے انسٹا سٹوری دیکھنے کا کہا تھا۔ واقعی حیرانی کی بات تھی۔

"جب آپ کی نئی شادی ہو اور اوپر سے رومینٹک سین کسی ہیروئن کے ساتھ فلمانا ہو۔۔ نام پھر منہ سے بیوی کا ہی نکلتا ہے۔۔ "اسٹوری پہ لگے عنوان کو دیکھ کر وہ الجھن کا شکار ہوئی۔ ویڈیو اور عنوان دونوں ہی

الگ الگ معنی بیان کر رہے تھے۔

عادل اسے ناسمجھی والے انداز میں دیکھ رہا تھا آخر اس نے کرسی کو آگے کھینچا اور اس پہ ہاتھ باندھے اسکے سامنے بیٹھ گیا۔ وہ موبائل میں کیا ٹٹولنا چاہتی ہے؟ یہ سوال اسکے دماغ کو الجھا رہا تھا۔

اس سے پہلے وہ اسے موبائل واپس کرتی اس نے موبائل کی آواز اونچی کی اور اسٹوری پہ لگی ویڈیو کو دوبارہ دیکھا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

"تم نہیں جانتی کہ میں نے کتنا انتظار کیا ہے اس پل کا۔۔ آج تم میری بانہوں میں ہو آفرین۔۔ لیکن سچ کہوں تو آج صرف تمہیں دیکھنے کو جی چاہ رہا ہے۔۔ جی بھر کے دیکھنا چاہتا ہے تمہیں بختیار ملک۔۔۔ اتنا جی بھر کر کہ۔۔ تمہاری روح میں میری روح سما جائے اور پھر ہم دونوں کو ایک دوسرے سے

کوئی جدا نہ کر سکے۔۔ لیکن ایک وعدہ کرو مجھ سے۔۔ کچھ بھی ہو جائے۔۔ چاہے دنیا ادھر کی ادھر ہو جائے تم مجھ سے کبھی دور نہیں ہو گی۔۔ وعدہ کرو مجھ سے عروہ۔۔ وعدہ کرو۔۔"

اپنے شوٹنگ پہ کہے الفاظ اسکے کانوں میں بھی گونجے تھے۔ اس نے سرعت سے آگے بڑھ کر اپنا

موبائل اسکے ہاتھ سے لیا۔

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمٰی ضیاء

"یہ۔۔یہ سب۔۔ "اسکا دماغ ماؤف ہو کر رہ گیا تھا۔اس نے فوراً سے اپنے انسٹا گرام اکاؤنٹ کے

نوٹیفیکیشن پہ نظر ڈالی جہاں اسے مختلف ریلز، پوسٹ اور اسٹوری پہ مینشن کیا گیا تھا۔

"یہ سب تیمور نے کیا ہو گا۔۔تم چھوڑو اسے۔۔کھانا کھاؤ۔۔"وہ بوکھلایا بوکھلایا سا تھا۔

بناء آنکھوں کو جھپکائے وہ اسے دیکھتی چلی جا رہی تھی جبکہ وہ اس سے برابر نظریں چرانے لگا تھا۔

"جانتی ہو وہ تمہیں لے کر سنجیدہ ہو رہا ہے۔۔اور مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ میرا بیٹا تم میں

انٹرسٹ لے رہا ہے۔ "

عالیہ کے الفاظ اسکے کانوں میں گونجنے لگے تھے۔وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ کیا ری ایکٹ کرے۔

"عروہ؟؟ "اس نے اسکا نام لیا لیکن وہ تھی کہ بناء آنکھوں کو جھپکائے اسے دیکھتی جا رہی تھی آخر وہ خود ہی آگے بڑھا اور کھیر کا باؤل ہاتھ میں لیے باؤل میں چمچ ہلاتے ہوئے کھیر اکو ٹھنڈا کرنے لگا۔

کھیر کا ایک چمچ بھر کر اس نے اسکے سامنے کیا تو چاروناچار اس نے منہ کھولا اور کھیر کھانے لگی۔

جیسے جیسے وہ اسے کھیر کھلا رہا تھا اسکے اندر آنسوؤں کا سیلاب امڈنے لگا جس سے اسکا حلق بھاری ہو گیا۔آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی تھیں۔

"سچ میں زہر نہیں ہے اس میں۔۔ "اپنی صفائی میں جیسے ہی وہ بولا تو وہ بچوں کی طرح ہنس دی۔

ڈھیروں آنسو اسکی آنکھوں سے بہہ نکلے۔

"کاش۔۔اس میں زہر ہوتا۔۔"آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے وہ بولی۔

"امی کی یاد آ رہی ہے؟؟ "قدرے بے چارگی سے اسے دیکھ کر وہ بولا۔

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

بناء کچھ کہے وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ اس نے فوراً سے باؤل ایک طرف رکھا اور اسکے پاس آ

بیٹھا۔

"پلیز عروہ۔۔۔ سنبھالو خود کو۔۔ میں ہوں ناں۔۔ "اسے شانوں سے پکڑے جیسے ہی وہ بولا تو وہ اپنا سر اسکے سینے سے لگائے بلک بلک کر رونے لگی۔

"مجھے نہیں پتہ تھا کہ امی ابا سے میں اتنا دور ہو جاؤں گی کہ انکی شکل تک دیکھنے کو ترسوں گی۔۔ میں نافرمان تھی لیکن بد کردار نہیں تھی۔۔ بس اپنی زند گی اپنی مرضی سے جینا چاہتی تھی۔۔ یہ نافرمانی ہو گئی مجھ سے۔۔۔ میں نہیں جانتی تھی کہ اس سب میں ابا مجھے بے آسرا کر دیں گے۔"

"عروہ۔۔ پلیز سنبھالو خود کو۔۔ میں ہوں ناں۔۔ "اسکا سر سہلاتے ہوئے وہ بولا تھا۔

وہ اسکے سامنے اپنے دل کا غبار نکالتے ہوئے خود کو بہتر محسوس کرنے لگی تھی کہ اچانک ایک سوچ نے دوسری سوچ سے پلٹا کھایا۔ ایک ہی جھٹکے سے اس نے اسکے سینے پہ رکھا اپنا سر اٹھایا تو وہ چونک

اٹھا۔

سوالیہ نگاہیں لیے چونک کر اس نے اسے دیکھا۔

"تم ہو۔۔ یہی تو مسئلہ ہے۔۔ "یکدم اسکا لہجہ کرخت ہوا تھا۔ عادل نے آنکھیں پھیلا کر اسے دیکھا۔

اسکا بدلا تاثر اور لہجہ دیکھ کر وہ ایک لمحے کے لیے کچھ بول ہی نہ سکا۔ اسکی آنکھوں میں اسے اپنے لیے حقارت صاف نظر آ رہی تھی۔

"کیا مطلب ہے تمہارا؟ "آخر اپنے حواس بحال کیے اس نے پوچھا۔

"اب مطلب بھی میں بتاؤں؟ یونیورسٹی تک چلو ٹھیک۔ لیکن۔ تم نے مس میگی کو بھی سب بتا دیا کیوں؟ "قدرے ٹھوس لہجے میں کہتے ہوئے اس کی آواز بھرائی تھی۔

"مس میگی؟؟ اب یہ کون؟؟ "بھنوئیں سکیڑے وہ بولا تو اس نے منہ بسور کر اسے دیکھا۔

lg@aestheticnovels.online

بابِ نمبر 33

"مس میگی کا تمہیں نہیں پتہ؟؟ہاں؟؟ "

"ہاں؟؟نہیں پتہ۔۔کون ہے یہ؟؟ "اس نے ذرا نا سمجھی والے انداز میں پوچھا۔

"اب تم کہو گے کہ تم کسی ذیشان کو بھی نہیں جانتے؟حد ہوتی ہے جھوٹ کی۔۔ "غصہ کے مارے وہ اپنی انگلیاں کاٹ رہی تھی۔

اس نے جھٹ سے اسکے ہاتھ کو پکڑا جسے وہ غصہ سے مسل رہی تھی،اگلے ہی لمحے اس نے اپنا ہاتھ

اسکی گرفت سے چھڑوانا چاہا ہی تھا کہ اس نے اسکے ہاتھ پہ اپنی گرفت اور مضبوط کرلی۔

"میں نے کب کہا کہ میں ذیشان کو نہیں جانتا۔۔دوست ہے وہ میرا۔۔اسکی بیوی تمہاری یونیورسٹی میں لیکچرار ہے۔۔"

"پہلے کہتے ہو تم نہیں جانتے مس میگی کو۔۔اور اب۔۔ "طنزیہ کاٹ دار لہجے میں وہ بولی۔

"سیرئیسلی۔۔مس میگی کو میں نہیں جانتا۔۔ "وہ الجھ چکا تھا مگر پھر اگلے ہی لمحے رُکا۔

"اوہ۔۔۔ماہی بھابی کو تم لوگ۔۔مس میگی کہتے ہو؟ "

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

وہ بحث سے اب عاجز آچکی تھی، تبھی اس سے ہاتھ چھڑواتے ہوئے اسکے سامنے سے اٹھنے کی کوشش کرنے لگی تھی مگر وہ تھا کہ گرفت بنائے بیٹھا مسکرا رہا تھا۔

"بھابھی کے بالوں کی وجہ سے انہیں میگی بلاتے ہو تم لوگ؟" قہقہہ لگا کر وہ ہنسا تو وہ جزبز ہو کر رہ گئی۔

"جواب نہیں یار۔۔" پیٹ پہ ہاتھ رکھے وہ بے ضبط ہنسے جا رہا تھا۔ اس نے کھینچ کر اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے نکالا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تمہارے لیے سب مذاق ہی تھا۔۔" آواز میں نمی لیے وہ بولی تو وہ ہنستا ہنستا رُکا۔

"کیا ہو گیا ہے تمہیں؟" وہ اٹھا اور اسکے قریب آ کھڑا ہوا۔

"کچھ نہیں ہوا۔۔ تنگ آ گئی ہوں میں۔۔"

"تنگ تو میں آ گیا ہوں اس سب سے۔۔" وہ جس قدر نرم لہجے میں ہو سکتا تھا بولا مگر اب اسکا ضبط بھی جواب دے گیا تھا۔

"خبردار اب ایک لفظ بھی منہ سے نکالا تم نے۔۔ میں تمہیں لے کر خاصا سنجیدہ ہوں۔۔ اسکا اندازہ تمہیں تب بھی نہیں ہوا جب میں یونیورسٹی گیا؟ ہاں بولو؟"

اب وہ کیا بولتی؟ وہ تو خود اس سوال کا جواب کھوج رہی تھی۔

"اب پلیز۔۔ بس کر دو۔۔ آل ریڈی تمہارا بلڈ پریشر ہائی ہے۔۔ اس سے پہلے پریشر ککر کی طرح پھٹ جاؤ۔۔ بیٹھو آرام سے۔۔" کندھوں سے پکڑے وہ جیسے ہی بولا تو اس نے اپنے کندھے سے اسکے ہاتھ پیچھے کیے اور اس سے تھوڑا دور ہوئی۔ اسکی حالت دیکھ کر مقابل کے چہرے پہ دلفریب مسکان ابھری تھی۔

"آفیشل ہزبینڈ ہوں تمہارا۔۔" چلتے ہوئے وہ ڈریسنگ ٹیبل کی جانب آیا۔ دوائیوں کے شاپر سے انجیکشن اور سرنج نکالتے ہوئے بھرنے لگا۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"یہ سب کیا؟ کیا کرنا چاہ رہے ہو تم؟؟ "اسکی آنکھیں خوف کے مارے پھیل سی گئیں۔

"اشش۔۔۔ "سرنج میں انجیکشن بھرتے ہی وہ مڑا اور اسکی جانب آیا۔

اسکی خوف سے دوچار آنکھیں اور حالت سے وہ خاصا لطف اندوز ہو رہا تھا۔وہ آگے بڑھتا جا رہا تھا تو

وہ قدم پیچھے کی جانب کھسکاتے ہوئے اس سے دور جا رہی تھی کہ اس نے ایک ہی جھٹکے میں اسکا بازو پکڑا۔

"کیا کر رہے ہو تم؟ کیا کرنا چاہ رہے ہو؟؟ بدتمیزی ہے یہ۔۔ چھوڑو میرا بازو۔۔"

وہ بولتی چلی جا رہی تھی اور وہ لاپرواہی سے نیم انداز میں مسکراتے ہوئے اسکی آستین اوپر کیے جا رہا تھا۔اس سے اپنا بازو چھڑوانے کی وہ حتی المقدور کوشش کر رہی تھی لیکن مقابل کی گرفت سے نکلنا

خالہ جی کا گھر نہیں تھا۔آخر وہ جیم میں ویٹ لگاتا تھا۔وہ معصوم جان آخر کتنا اس سے لڑ سکتی تھی؟

اس نے سرعت سے انجیکشن اسکی بازو میں لگایا تو اسکی ٹیس اٹھ گئی۔"کک۔۔ کیا ہے یہ؟؟ "

خوف کے مارے اسکی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی تھی جبکہ وہ اسکی کیفیت سے خوب لطف

اندوز ہو رہا تھا۔

"کیوں؟ زہر چاہیے تھا ناں تمہیں؟ بس وہی تھا اس میں۔۔ تمہارے ہر دکھ درد کا علاج۔۔ "وہ دبے دبے انداز میں مسکرایا تو وہ حواس باختہ ہو کر رہ گئی۔

"سچ سچ بتاؤ۔۔ کیا تھا اس میں؟؟ "اسکی طبیعت بگڑنے لگی تھی۔کن پٹی پہ ہاتھ رکھے وہ دوبارہ سے

بیہوش ہونے والی ہی تھی کہ وہ قہقہہ لگا کر ہنسا۔

"ارے۔۔ ارے۔۔ تم تو مجھ سے بھی بڑی ایکٹر ہو۔۔ ایزی ہو جاؤ مسز۔۔ تمہارے بخار کو کنٹرول

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

کرنے کے لیے تھا۔"

وہ جو ابھی بیہوش ہونے ہی والی تھی اس نے فوراً سے اپنے حواس بحال کیے۔ آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی تھیں جس سے اسکا حلق بھاری ہو گیا تھا۔ کچھ کہنے کے لیے اس نے جیسے ہی لب کھولے اسکے حلق سے آواز ہی نہ نکل سکی۔ آخر پیر پٹختے ہی وہ آناً فاناً وہاں سے نکل گئی۔

کمرے میں آتے ہی وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ خشک تکیہ اسکے آنسوؤں سے سیر اب ہو چکا تھا۔

"مذاق بن کر رہ گئی ہوں میں۔" بلک بلک کر وہ رو رہی تھی تبھی کمرے کا دروازہ کھلا اور

نصیبِ دشمناں وہاں بھی آدھمکا۔

"عروہ۔۔۔ مذاق کر رہا تھا یار۔۔ پلیز۔۔" وہ آگے کو جھکا تو اس نے اپنا تکیہ میں دیا سر نکالا۔

"چلے جاؤ یہاں سے۔۔" رندھی آواز میں وہ بولی تھی۔

"لیکن کیوں؟؟" قدرے بے چارگی سے اس نے پوچھا۔

"کیونکہ مجھے تمہاری موجودگی برداشت نہیں ہو رہی۔۔" لہجے میں کرواہٹ لیے جیسے ہی وہ بولی تو وہ معنی خیز انداز میں ہنسا۔

"میری موجودگی یا میرے ساتھ کسی کی موجودگی؟؟"

اسکی ذو معنی بات وہ اچھے سے سمجھ چکی تھی۔ اس نے سرعت سے اپنے آنسوؤں کو صاف کیا جو اسکے گالوں پہ متواتر بہہ رہے تھے۔

"تم جس کسی کے ساتھ ہو۔ مجھے کیا؟" اسکی لڑکھڑاتی زبان اس بات کی طرف صاف اشارہ کر رہی تھی کہ اسے فرق پڑتا ہے۔

"تو پھر میرا فون کیوں مانگا مجھ سے؟ اور ماہ پارہ شیخ کے ساتھ مجھے دیکھ کر جلن کیوں ہوئی تمہیں؟"

اسکی آنکھوں میں بغور دیکھے وہ بولا جو اس سے برابر نظریں چرا رہی تھی۔

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read-

lg@aestheticnovels.online

"بولو۔۔۔؟ "

"کیا بکواس کر رہے ہو تم۔۔مجھے کیوں جلن ہو گی۔۔فضول۔۔"وہ رخ موڑے کھڑی ہوئی تو وہ

سرعت سے آگے بڑھا اور اسے شانوں سے پکڑتے ہوئے خود کے قریب کیا۔اسکی کھلی زلفوں کے محور میں وہ محو ہونے لگا تھا تو دوسری طرف اسکا حال بھی کچھ الگ نہیں تھا۔اسکی قربت کا لمس

محسوس کرتے ہوئے وہ خود پہ اپنا اختیار کھو رہی تھی۔سانسوں کی اس بے ترتیبی کو عادل اچھے سے محسوس کر رہا تھا۔کل رات جو روپ اسکا وہ دیکھ چکا تھا، اسکے بعد خود کو اسکے حصار سے نکالنا اسکے بس سے باہر تھا۔

"جانتی ہو عروہ۔۔عادل خان تمہارے عشق میں پاگل ہو چکا ہے۔۔میری ادھوری ذات کو مکمل

ہونے کے لیے تمہاری ضرورت ہے۔تمہاری ضرورت ہے مجھے عروہ۔"وہ اپنے ہوش کھو بیٹھا تھا۔

اسکی وارفتگی دیکھ کر وہ مبہوت ہو کر رہ گئی تھی۔اسکا اقرار سن کر اسکا پورا وجود لرز گیا۔کپکپی سی

طاری ہونے لگی تھی اس پہ۔

"عادل کو کہیں تم سے محبت۔۔"اسکے ذہن میں رابی کے الفاظ گونجے جو اس نے اسے کہے تھے لیکن اس نے اسکے کہے کی ہی مذمت کر دی تھی۔لیکن ا بھی عادل کے منہ سے سب سن کر اسکی

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

سانس ساکت ہو کر رہ گئی تھی۔

اسکی حالت دیکھ کر اس پہ اور دیوانگی چھانے لگی تھی کہ اچانک عروہ نے اپنی بند آنکھوں کو کھولا اور اس سے دور ہٹی۔وہ جو اپنے بدحواسی میں مبتلا ہوا تھا، ہوش میں آیا۔

"یہ سب غلط ہے۔۔ "اپنے سانس کو بحال کیے وہ بولی تھی۔آواز میں لرزش صاف محسوس کی جا سکتی تھی۔

"کیا غلط ہے؟"وہ آگے کو بڑھا۔

lg@aestheticnovels.online

"یہ سب۔۔"

"کچھ غلط نہیں ہے۔۔ نکاح میں ہو تم میرے۔۔ "تفہیمی انداز میں وہ بولا تھا۔

"میں یہ سب نہیں چاہتی۔۔ "قدرے بے حسی سے وہ بولی تھی۔

"کیوں؟ "وہ الجھا۔

"میرے یہاں آنے کا مقصد کچھ اور تھا۔ نجانے تم کہاں سے آ گئے بیچ میں۔ "دل کو مٹھی میں قید کیے اس نے بولنے کی کی۔ ابھی اسکی بات مکمل ہوئی نہیں تھی کہ وہ سر پکڑ کر رہ گیا۔

"دیکھو عادل۔۔ میں تمہیں ہرٹ نہیں کرنا چاہتی۔۔ لیکن پلیز۔۔ مجھے میری پڑھائی پہ فوکس کرنا ہے۔۔ نہیں پڑنا تمہارے عشق میں۔۔ یہ سب فضول کے کام ہیں۔ پلیز۔۔ "اس نے ملتجی نگاہیں لیے کہا تھا۔ اس سے پہلے وہ مزید کچھ بولتی عادل نے ہاتھ کے اشارے سے اسے مزید کچھ بھی بولنے سے منع کیا۔

اسکے زبان پہ آئے الفاظ اسکے منہ میں ہی رہ گئے تھے۔

"بس بہت بول چکی تم۔۔ اور بہت سن لیا میں نے۔۔ "وہ خوب جھنجلایا تو وہ گھبرا گئی۔

"کیا چاہتی تھی تم؟ ہوسٹل میں رہنا ناں؟ ہاں؟؟ "وہ خاصا جذباتی ہوا۔

"عادل۔۔ تم۔۔ "اس نے بات کرنے کی کوشش کرنا چاہی لیکن وہ تھا کہ آپے سے باہر ہو گیا تھا۔

"چپ۔۔ ایک دم چپ۔۔ تمہیں عادل خان فضول لگتا ہے ناں تو میں تمہیں ہرگز مجبور نہیں کروں گا ایک فضول آدمی کے ساتھ گزارا کرنے پہ۔۔"

"عادل۔۔ میں نے تمہیں فضول نہیں کہا۔۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں؟"

"کیا ہوا؟ فکر ہو رہی ہے پڑھائی کی؟ ہاں؟ تو بے فکر رہو۔۔ تمہاری پڑھائی کا سارا خرچ اٹھاؤں گا۔۔ لیکن تمہیں خود سے باندھ کر کبھی نہیں رکھوں گا۔۔ سمجھی۔۔ "کہتے ہی وہ جانے لگا تو وہ بولی۔

Ig@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

"کیا مطلب؟؟" "سہمتے ہوئے اس نے پوچھا تھا۔

"کیوں؟ کس بات کا ڈر ہے اب؟ یہی تو چاہتی ہوناں تم۔۔تو بس۔۔وہی کروں گا میں۔۔"اسکی ذو معنی باتیں کیا معنی بیان کر رہی تھیں کچھ کچھ اسکی سمجھ میں آرہا تھا۔

"عادل۔۔میری بات۔۔"

پیر پٹختے ہی وہ وہاں سے نکل گیا تو وہ لب کاٹ کر رہ گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ اسکے ساتھ تعلق استوار کرنا چاہتا تھا لیکن اس نے اسے جیسے دھتکارا وہ کوئی عام بات نہیں تھی۔

پوری دنیا اس پہ مرتی تھی۔سارے جہاں کی لڑکیاں اسکی ایک جھلک دیکھنے کے لیے بے تاب رہتی تھیں اور یہاں وہ اسے سارے کا سارا میسر تھا لیکن وہ اسکی ناقدری کر رہی تھی۔

جاری ہے۔۔

اپنی قیمتی آراء سے ہمیں ضرور آگاہ کریں۔

Insta Id @Uzmaziaofficial1

@aestheticnovels.online

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read

lg@aestheticnovels.online

از قلم عظمیٰ ضیاء

AESTHETICNOVELS.ONLINE
-Explore, Dream and Read